صدائے عرش

زیر سر پرستی:

عاشقِ رسُول، شاہِ شاہاں، خواجۂ خواجگان، قطب العالم،

فقیرِ بے بدل، فقیرِ بے مثال، فقیرِ محمدی، فقیرِ فانی فی اللہ باقی باللہ

حضرت خواجہ شاہ محمد افضل

قادری چشتی (صابری نظامی)، قلندری

المعروف افضل سرکار رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

NO

Marfat.com

221343
DATE ...RED

صدائے عرش

زیرِ سرپرستی:

عاشقِ رسول، شاہِ شاہاں، خواجۂ خواجگان، قطب العالم
فقیرِ بے بدل، فقیرِ بے مثال، فقیرِ محمدی، فقیرِ فانی فی اللہ باقی باللہ

حضرت خواجہ شاہ محمد افضل

قادری چشتی (صابری نظامی) قلندری

المعروف افضل سرکار رحمۃ اللہ علیہ

پبلشرز
حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ نوریہ
۶۸-۶۷، اوورسیز ہاؤسنگ سوسائٹی، بلاک ۸/۷، کراچی

Marfat.com

نام کتاب ـــــــــ صدائے عرش

ترتیب و پیشکش ـــــــــ حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ، کراچی

ناشر ـــــــــ حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ، کراچی

تاریخِ اشاعت	تعداد
صفر المظفر ۱۴۳۱ھ فروری ۲۰۱۰ء	۴۰۰۰

89744

Marfat.com

مناجات

اے اللہ کریم ! ہم گناہ گار و خطا کار ہیں۔ ہمیشہ تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور مشکل سے مشکل گھڑی میں تجھے ہم نے پُکارا، تُو نے ہماری پُکار اپنی رحیمی و کریمی کے صدقے میں اور وسیلۂ جلیلہ، اپنے پیارے حبیب صَلّی اللہ عَلَیہِ وآلہٖ وسلّم کا قبول فرما کر ہمیں ہمیشہ اپنی رحمت سے نوازا اور اس مشکل سے نجات دی۔ تُو کریم المعروف ہے، قدیم الاحسان ہے، حنّان و منّان و دیّان ہے، ذوالجلال والاکرام ہے اور عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ اور کُنْ فَیَکُوْن کی طاقت رکھتا ہے۔

تیری اس عاجز بندی نے ڈرتے ڈرتے "صدائے عرش" کے عنوان سے اس موضوع پر اپنے مُرشد شاہِ شاہاں، خواجۂ خواجگان، قطب العالم، فقیرِ بے بدل، فقیرِ بے مثال، فقیرِ محمدی، فقیرِ فانی فی اللہ باقی باللہ، حضرت خواجہ شاہ محمّد افضل قادری، چشتی (صابری، نظامی)، قلندری المعروف "افضل سرکار" رحمتہ اللہ علیہ کے زیرِ سرپرستی یہ کتاب پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور اب یہ تیری بارگاہِ عالیہ میں نذر ہے۔ اسے شرفِ قبولیت عطا فرما۔ امیدوار ہوں تو مایوس نہیں فرمائے گا۔ کاش یہ تیری اور تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خوشنودی کا باعث بنے۔ آمین ! جو جو میری خامیاں ہیں، اُن کو درگزر فرما۔

17-5-2010

Marfat.com

میرے پاس کوئی عذر نہیں، صرف معافی کی طلبگار ہوں۔

اس کے پڑھنے والے کی حاجتیں اور مُرادیں پوری فرما۔ اُن کو دین کی بھلائی عطا فرما۔ اُن کو اپنی اور حضور صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اور پنجتن پاکؑ کی محبّت عطا فرما۔ یا اللّٰہ! جو شخص بھی حاجتمند ہے وہ اس کو پڑھنے تک ہی اپنے آپ کو محدود نہ کرلے بلکہ اس میں ایسا ذوق وشوق عطا فرما کہ وہ دین کے کسی عالمِ حق کے سامنے زانوئے ادب تہہ کر کے کلامِ پاک کے معانی اور تفسیر غور سے پڑھے۔ اس کے بعد اس کو توفیق عطا فرما کہ وہ تیری اور تیرے رسول صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اطاعت کرے تیری دی ہوئی توفیق سے۔ محض اس نیّت سے کہ تُو اور تیرے حبیبِ پاک (صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم) اُس سے راضی ہو جائیں۔

دُعاگو اور دُعاجو

رابعہ ثانی

Marfat.com

اظہارِ تشکّر

میں اپنی اُن دینی بہنوں اور بھائیوں کی ممنون ہوں، جنھوں نے دامے، درمے، سُخنے اس کام میں میری مدد کی۔ اے اللہ! اُن سب پر اپنے فضل و کرم کی بارش فرما اور انہیں ہر بلائے ناگہانی، آفت، مصیبت، پریشانی، بدنامی، بے عزتی، مُفلسی، محتاجی، بیماری، قرض داری، رُجعتِ دین، ذکر و فکر اور نماز سے غفلت، سے محفوظ فرما اور انہیں اس معاونت کا اجرِ عظیم عطا فرما! آمین

دُعاگو اور دُعاجو

رابعہ ثانی

Marfat.com

گُزارش

اس تالیف میں اگر کہیں زیر، زبر یا کتابت کی کوئی غلطی نظر آئے تو اُسے از راہِ کرم اپنے قلم سے خود درست کر لیجئے گا۔ آپ کی بڑی نوازش ہوگی۔

دُعاگو اور دُعاجو

رابعہ ثانی

Marfat.com

فہرست

باب (۵۸) ۵ ر جون ۲۰۰۹ء ______ 9

باب (۵۹) ۱۲ ر جون ۲۰۰۹ء ______ 24

باب (۶۰) ۱۹ ر جون ۲۰۰۹ء ______ 39

باب (۶۱) ۲۶ ر جون ۲۰۰۹ء ______ 54

باب (۶۲) ۳ ر جولائی ۲۰۰۹ء ______ 69

باب (۶۳) ۱۰ ر جولائی ۲۰۰۹ء ______ 85

باب (۶۴) ۱۷ ر جولائی ۲۰۰۹ء ______ 100

باب (۶۵) ۲۰ ر جولائی ۲۰۰۹ء ______ 117

باب (۶۶) ۲۴ ر جولائی ۲۰۰۹ء ______ 134

باب (۶۷) ۳۰ ر جولائی ۲۰۰۹ء ______ 149

باب (۶۸) ۳۱ ر جولائی ۲۰۰۹ء ______ 163

باب (۶۹) ۶ ر اگست ۲۰۰۹ء ______ 177

باب (۷۰) ۷ ر اگست ۲۰۰۹ء ______ 191

باب (۷۱) ۱۱ ر اگست ۲۰۰۹ء ______ 205

باب (۷۲) ۲۱ ر اگست ۲۰۰۹ء ______ 220

باب (۷۳) ۲۸ ر اگست ۲۰۰۹ء ______ 237

باب (۷۴) ۴ ر ستمبر ۲۰۰۹ء ______ 251

باب (۷۵) ۱۶ ر ستمبر ۲۰۰۹ء ______ 261

Marfat.com

باب (۷۶) ۱۳ر ستمبر ۲۰۰۹ء ______ 286

باب (۷۷) ۱۸ر ستمبر ۲۰۰۹ء ______ 306

باب (۷۸) ۱۷ر ستمبر ۲۰۰۹ء ______ 320

باب (۷۹) ۲۵ر ستمبر ۲۰۰۹ء ______ 334

باب (۸۰) ۲ر اکتوبر ۲۰۰۹ء ______ 351

باب (۸۱) ۹ر اکتوبر ۲۰۰۹ء ______ 368

باب (۸۲) ۱۶ر اکتوبر ۲۰۰۹ء ______ 382

باب (۸۳) ۲۳ر اکتوبر ۲۰۰۹ء ______ 399

Marfat.com

۵ جون ۲۰۰۹ء

باب (۵۸)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے جو اُن سب کا دوست ہے جن کے دل پاک وصاف ہیں۔ اللہ اُن سب پر رحمت برساتا ہے جو اس کے ہیں اور اللہ بہترین ہدایت دینے والا اور مددگار ہے۔

درود وسلام ہوں اُس سب سے زیادہ حساس دل پر جو اپنی اُمت کے لئے محبت اور عشق سے لبریز ہے۔ جن پر سب سے زیادہ رحمت ہے اور جو سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں، جو ہر ایک کے لئے علم وعرفان کی روشن شمع ہیں۔

سلامتی، برکتیں اور رحمتیں آپ سب کے لئے اور آپ کے گھر والوں کے لئے۔ سلام آپ سب پر جو اپنے اللہ سے نسبت رکھتے ہیں۔ جو اس کی محبت سے آگاہ ہیں، اور اپنے دلوں میں موجود اس احساس سے محبت رکھتے

Marfat.com

ہیں۔

کسی انسان کے بدن کا اہم ترین حصہ کون سا ہے؟ آپ کہیں گے کہ سب حصے یکساں اہم ہیں۔ اگر کسی کی آنکھیں نہیں ہیں تو وہ دیکھ نہیں سکتا۔ اگر کسی کے کان نہیں ہیں تو وہ سُننے کے قابل نہیں رہتا۔ اگر کسی کا دماغ صحیح طور پر کام نہ کرے، تو وہ عام انسانوں کی طرح نہیں سوچے گا۔ حتیٰ کہ اس کے دل، جگر یا کسی اور عضو میں کوئی خرابی ہے، تو اس کی زندگی کا نظام صحیح طور پر کام نہیں کرے گا۔

یہ سب سچ تو ہو سکتا ہے، لیکن انسانی جسم میں ایک عضو ہے جو سب سے ضروری عضو ہے۔ جس کے بغیر آدمی کو گھمبیر مسائل اور نتائج کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ وہ عضو انسان کا روحانی دل ہے، یعنی اس کا قلب۔ اگر آپ کے جسمانی اعضا میں کوئی کمی ہے، جیسا کہ آنکھ، کان یا زبان وغیرہ ہیں، تو یہ کمی صرف آپ کے دنیاوی زندگی پر اثر انداز ہو گی، جو ایک مختصر وقت کے لئے آپ کو عطا ہوئی ہے۔

کوئی شخص اگر اندھا ہے یعنی اپنے اِرد گرد کی دُنیا

Marfat.com

کو دیکھ نہیں سکتا، تو وہ اللہ کی رحمتِ بے کراں کے صرف ایک ذرّہ سے محروم سمجھا جائے گا۔ اس صورت میں بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے اس کے محسوس کرنے کے دیگر اعضاء کو زیادہ تیز کرے، تاکہ وہ اس دنیا میں مناسب طریقے سے رہ سکے لیکن اگر کسی شخص کے جسم میں حقیقی قلب نہیں ہے، تو وہ اس دنیا میں نہ صرف کئی چیزوں سے محروم رہے گا، یعنی اس کا جسمانی نظام اس دنیا میں صحیح طور پر کام نہیں کر سکے گا، بلکہ وہ آخرت کی تمام نعمتوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

تو اس طرح ایک حقیقی قلب کا نہ ہونا انسان کی سب سے بڑی محرومی ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، قیامت کے دن کوئی محفوظ نہیں ہے سوائے اس شخص کے جو اپنے خدا کے پاس ایک پاک وصاف دل کے ساتھ پہنچتا ہے۔

اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اُمّت کی تعلیم ان الفاظ میں فرمائی ہے: بے شک انسانوں کے سینوں میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے۔ اگر وہ پاک وصاف ہے، تو پھر پورا جسم پاک ہے۔ اگر وہ ناپاک

Marfat.com

ہے، تو پھر پورا جسم بھی ناپاک اور بگڑا ہوا ہے۔ کیا یہ دل نہیں ہے؟

کیا یہ دل نہیں ہے؟ صحیح دل اُسے مانا جاتا ہے' جو اخلاقی برائیوں اور روحانی خرابیوں سے پاک ہو۔ دنیا کے کئی معاشروں میں دل کو محاورتاً استعمال کرتے ہیں، چاہے براہِ راست یا بالواسطہ، ہم کچھ لوگوں کو سخت دل کہتے ہیں۔ عام طور پر اس واسطے کہ ان میں رحم وکرم کا جذبہ نہیں ہوتا۔ جب کہ کچھ لوگوں کو نرم دل کہا جاتا ہے۔ یعنی وہ لوگ جن کے دل محبت سے لبریز ہیں۔

آپ کسی بھی شخص کے دل کو چھو سکتے ہیں۔ اگر اس کے الفاظ یا اعمال آپ کی رُوح میں اُتر جائیں، تو آپ کا دل خوشی سے اُچھلتا ہے۔ یا حیرت واستنجاب میں آپ کے دل کی دھڑکن متاثر ہو سکتی ہے۔ یا محبت میں مبتلا ہونے کے باعث کوئی آپ کا دل چرا بھی سکتا ہے۔

قدیم لوگ دل کی روحانی بیماریوں سے آگاہ تھے۔ اور یقیناً یہی ادراک اسلامی تعلیمات کا جوہر ہے۔ قرآن نے لوگوں کی تین قسمیں بتائی ہیں: مومنین، کافرون اور منافقین۔

Marfat.com

مومنین کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں، جن کے دل زندہ ہیں اور نُور سے بھرے ہوئے ہیں، جبکہ حرص سے بھرے دل تاریکی میں ہیں۔

"اور کیا وہ جو مُردہ تھا اور ہم نے اسے زندہ کیا ایمان کے ساتھ اور اس کے لئے ایک روشنی پیدا کی جس سے وہ لوگوں میں چلتا ہے اس جیسا کہ وہ جو اندھیروں میں ہے اور ان سے نہیں نکل سکتا ہے۔" (سورہ الانعام، آیت ۱۲۲)

اس میں جسے مُردہ کہا گیا ہے، اس سے مُراد وہ جس کا دل مُردہ ہے اور جسے اللہ نے اپنی ہدایت کے نُور سے زندہ کر دیا، تاکہ وہ انسانوں کے درمیان سیدھا اور عزت سے چل سکے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ "اللہ کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کا فرق ایسا ہے جیسے زندہ اور مُردے کا فرق"۔

اس کا لب لباب یہ ہے کہ مومن وہ ہے جس کا دل زندہ ہے، اور کافر وہ ہے جس کا دل رُوحانی طور پر مر چکا ہے۔ منافق البتہ وہ شخص ہے جس کا دل بیمار ہے۔ دل کی

Marfat.com

بیماری سب بیماریوں میں بہت زیادہ خطرناک ہے۔ اگر وقت پر اس کا علاج نہ کیا گیا، تو یہ آدمی کی دُنیا اور آخرت دونوں کو برباد کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے آج کے لوگ اس صورتِ حال سے بالکل بے خبر ہیں۔ جب انہیں اپنی کسی جسمانی بیماری سے پریشانی ہوتی ہے، تو وہ بہترین ڈاکٹر کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس کے علاج معالجہ اور دواؤں پر کثیر رقم خرچ کرتے ہیں۔

اگر کسی کو آنکھ میں تکلیف ہو تو وہ بھاگا بھاگا ماہرِ چشم کے پاس جائے گا۔ لیکن اگر اُسے جھوٹ بولنے کی عادت ہو، تو ممکن ہے کہ وہ اسے بیماری ہی تسلیم نہ کرے اور اس کے علاج کرانے کا سوچے بھی نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس بُری بیماری کے بارے میں کسی سے مشورہ بھی نہ کرے۔ یا کبھی اُسے یہ خیال تک بھی نہ آئے، کہ اگر اس کا علاج نہ کیا گیا تو یہ اس کی زندگی کو برباد کر سکتی ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی کی بینائی آشوبِ چشم (انفکشن) کی وجہ سے ضائع ہو سکتی ہے۔ یہ صورتِ حال

Marfat.com

اس شخص سے زیادہ افسوس ناک نہیں جو اپنے دل کی بیماری کے باعث اپنی عاقبت گنوا بیٹھا ہے۔

قلبِ انسانی جسم میں ایک نہایت حسین عضو ہے۔ یہ انسان کے روحانی وجود کا مرکز و محور ہے۔ یہ ایک شاندار نگینہ ہے۔ اس نے انسان کا رُتبہ باقی تمام مخلوقات سے بلند کر کے اُسے اللہ کے نائب کا مقام عطا کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ صرف آپ کا قلب ہی ہے جس کے ذریعے آپ اللہ کی صفات اور اس کا جمال دیکھ سکتے ہیں۔

یہ قلب ہی ہے جس سے آپ اللہ کی آواز کو سُن سکتے ہیں، اس کی ہدایت کو پا سکتے ہیں۔ یہ قلب ہی ہے جو آپ کو گناہ کے قریب جاتے وقت جُرم کا احساس دلاتا ہے یہ قلب ہی ہے، جو دوسروں کے مصائب کے بارے میں حساس ہے۔ یہ کسی پر بھی ظلم ہوتے دیکھ کر غمزدہ ہو جاتا ہے۔

یہ قلب ہی ہے جو عشق و محبت کی باریکیوں کو جانتا ہے۔ علامہ اقبال نے اس کو کس خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

Marfat.com

عقل نے ایک دن یہ دل سے کہا
بھُولے بھٹکے کی رہنما ہوں میں
ہوں زمیں پر، گزر فلک پر میرا
دیکھ تو کس قدر رسا ہوں میں
کام دُنیا میں رہبری ہے مرا
مثلِ خضرِ خجستہ پا ہوں میں
ہوں مُفسّر کتابِ ہستی کی
مظہرِ شانِ کبریا ہوں میں
بوند اک خُون کی ہے تو لیکن
غیرتِ لعلِ بے بہا ہوں میں
دل نے یہ سُن کر کہا یہ سب سچ ہے
پر مجھے بھی دیکھ کیا ہوں میں
رازِ ہستی کو تُو سمجھتی ہے
اور آنکھوں سے دیکھتا ہوں میں
ہے تجھے واسطہ مظاہر سے
اور باطن سے آشنا ہوں میں
علم تجھ سے تو معرفت مجھ سے
تو خُدا جُو، خُدا نما ہوں میں

Marfat.com

علم کی انتہا ہے بے تابی
اس مرض کی مگر دوا ہوں میں
شمع تو ہے محفل صداقت کی
حُسن کی بزم کا دِیا ہوں میں
تو زمان و مکان سے رشتہ بپا
طائرِ سدرہ آشنا ہوں میں
کس بُلندی پہ ہے مقام مرا
عرش ربِّ جلیل کا ہوں میں

یہ اشعار ہمیں بتلاتے ہیں کہ اپنی سمجھ یا اپنی عقل استعمال کر کے آپ کسی حد تک آگے جاتے ہیں۔ آپ اس دنیا کے بارے میں بہت کچھ سیکھتے ہیں جبکہ کہ دوسری دنیا کے بارے میں بھی عقل آپ کے لئے زندگی کی تشریح کرتی ہے اور ہر ایک کی رہنمائی کرتی ہے۔ یہ اس دنیا کی نزاکتوں کے بارے میں بتاتی ہے اور اللہ کی عظمت دکھاتی ہے۔ مگر قلب اس سے بڑھ کر بہت کچھ ہے۔

اگرچہ عقل زندگی کے رازوں کو جان سکتی ہے، لیکن

Marfat.com

یہ قلب ہی ہے جو حقیقت میں ان رازوں کو دیکھ سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ عقل زندگی کے اسباق کے صرف ظاہری معنی کو سمجھ سکتی ہے۔ لیکن یہ قلب ہے جو ان اسباق کے اصل معنی کو سمجھاتا ہے۔ عقل کے وسیلے سے علم حاصل کیا جا سکتا ہے، لیکن یہ قلب ہے جس کے ذریعے انسان اپنے اللہ کا عرفان حاصل کرنا شروع کرتا ہے۔ وہ اپنے اللہ کا جلوہ اپنے ہر طرف موجود پاتا ہے۔ وہ اللہ کا حسن دیکھتا ہے۔

عقل کی اپنی حدیں ہیں۔ وہ اس دنیا کی سرحدوں سے باہر نہیں نکل سکتی، لیکن یہ صرف قلب ہی ہے جس کے وسیلے سے انسان سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ قلب ہی وہ جگہ ہے جہاں اللہ رہتا ہے، جہاں اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم رہتے ہیں۔ یہ آپ کے اللہ کا عرش ہے۔

اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اپنے قیمتی جواہرات کی طرح آپ کو اپنے قلب کی اس قدر حفاظت کیوں کرنی چاہیے۔ اپنے قلب کو ان جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی جانیں۔ جب آپ کا قلب یادِ اللہ اور ذکرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے

Marfat.com

مالا مال ہوگا، تو یہ ایک ایسا خزانہ بن جائے گا جس کی مثال دنیا کے کسی بھی خزانے سے نہیں دی جا سکتی۔

اور آپ کو تو معلوم ہے کہ جہاں خزانے ہوتے ہیں، وہاں چور بھی انہیں لوٹنے کے لئے آتے ہیں۔ آپ کے قلب کے معاملے میں سب سے بڑا چور شیطان ہے، جو ہر وقت ایسے قلوب کی تلاش میں رہتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اگر ان قلوب کو تنہا چھوڑ دیا جائے تو یہ انسانوں کو عرش الاعلیٰ کی بلندیوں تک لے جائیں گے۔

شیطان بھلا کسی بھی انسان، کسی بھی ابنِ آدم کو ایسی بلندیوں تک کیسے جاتا دیکھ سکتا ہے، جب کہ خود اس کو پست ترین سطح میں پھینک دیا گیا ہو۔ تو وہ اس قلب کو کسی بھی طرح لوٹنے کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں خرچ کرے گا۔

اس کے لئے اس کے پاس کئی طریقے ہیں، جن میں سرِ فہرست شکوک پیدا کرنا، تاکہ ایمان کمزور ہو سکے۔ جب ایسا شک ایک سرگوشی میں پیدا کیا جا سکتا ہے، تو وہ سرگوشی دل میں ایک سوراخ کرتی ہے، جس سے بڑی خاموشی سے خون ٹپکنا شروع ہو جاتا ہے۔ پھر اس کا

Marfat.com

دوسرا اور دل کو دنیا کے سحر اور اس کی خوبصورتی کے جال میں پھنسانا ہوتا ہے۔

جب کسی شخص کا دل ایسے کسی جال میں پھنس جاتا ہے، تو وہ اپنے دل کی دھڑکنوں کی صحیح تال بھول جاتا ہے۔ تمام انسانی قلوب "اللہ اللہ اللہ" کی ایک قدرتی لے ہوتی ہے، جو بہت مستحکم ہوتی ہے بشرطیکہ وہ شخص مومن ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص دنیا میں گرفتار ہو جاتا ہے، تو اس کے دل کی دھڑکنوں کی لے کمزور اور دھیمی پڑنی شروع ہو جاتی ہے۔

دنیا کا غیر حقیقی شور اس دھڑکن کو ناقابلِ سماعت بنا دیتا ہے۔ اب یہ اللہ اللہ والی صدا دنیا کی دوسری آوازوں میں دب جاتی ہے۔ ان آوازوں میں ایک صدا یہ بھی ہے کہ "مجھے اور چاہیئے" ان دونوں آوازوں کے درمیان ایک بہت بڑا فرق ہے۔ اللہ والی صدا دل کے لئے نہایت ہی راحت بخش ہے۔ یہ روح کے لئے غذا ہے۔ یہ تمام آوازوں کا سرچشمہ ہے جو کائنات میں موجود ہیں یا آیندہ پیدا ہوں گی۔

دنیا کی آواز بڑی اونچی اور تیز ہوتی ہے۔ یہ ایک

Marfat.com

ایسی آواز ہے جسے آپ شروع میں پسند کرتے یا اس سے لطف لے سکتے ہوں گے۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد اس کے نقصان دہ اثرات دکھائی دینا شروع ہو جاتے ہیں۔

یہ ''روک'' (Rock) کی اس میکانکی اور پُر شور آواز کی طرح ہے جو ابتدا میں دنیا والوں کو اپیل کر سکتی ہے۔ لیکن کچھ عرصے کے بعد انہیں احساس ہو گا کہ یہی آواز انہیں بہرہ اور چڑچڑا بنا رہی ہے۔ یہ تو بس ان کے احساس پر منحصر ہے۔

شیطان بھی اپنی ضربوں سے دلوں پر چیرا لگا کر انہیں کمزور کرتا ہے۔ اس کے لئے وہ اپنے پنجے استعمال کرتا ہے، جو کثیر تعداد میں ہوتے ہیں۔ ایک پنجہ دل میں تکبر پیدا کرتا ہے۔ دوسرا پنجہ جھوٹ اور بد دیانتی لاتا ہے، تیسرا خود غرضی، ایک اور پنجہ سے حسد اور دوسرے سے ظلم و ناانصافی وغیرہ وغیرہ۔

ابتدا میں شیطان جب چیرا لگاتا ہے تو چوٹ یا زخم بہت معمولی محسوس ہوتا ہے۔ مثلاً ضرب جب دل پر پڑتی ہے، تو اسے ٹھیک کیا جا سکتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ انسان کو اس ضرب کا احساس ہو۔ لیکن اگر آدمی اس پر

Marfat.com

توجہ نہیں دیتا تو ضرب کی شدت میں اضافہ ہوگا، کیونکہ شیطان اپنے واروں کی شدت میں اضافہ کرتا جائے گا۔

یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کہ آپ بیمار پڑ جائیں، اور اس بیماری کا بروقت علاج نہ کروائیں، تو وہ بڑھتی ہی جائے گی۔ اور کچھ عرصہ کے بعد وہ لاعلاج بھی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح دل کے مرض کو کبھی بے علاج نہیں چھوڑنا چاہیئے، کیوں کہ اگر اس طرح کیا گیا تو شیطان دل اپنے پنجے میں دبا کر اُسے ایک بے کار لوتھڑے میں بدل دے گا۔

اہم ترین اقدام جو کرنا چاہیئے، وہ ان بیماریوں، ان کی علامات کو جاننا اور ان کے خطرات سے واقفیت ہے۔ دوسرے آپ کو اپنے دل کا متواتر تجزیہ کرتے رہنا چاہیئے۔ اگر آپ کو کوئی تیر، چیرا یا دنیا کا کوئی جال اس کے گرد نظر آجائے، تو آپ کو فوراً قدم اٹھانا چاہیئے۔ فوراً اللہ سے توبہ کرنا، اور اللہ سے ہدایت و مدد طلب کریں۔

اس کے بعد قرآن و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کی جانب رجوع کریں، تاکہ معلوم ہو کہ اس کے علاج

89744

Marfat.com

تجویز کئے گئے ہیں۔ وہ قلب جو ہر وقت یادِ الٰہی اور ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مصروف رہتا ہے، وہ قلب ہے جو شیطان کی چیرہ دستیوں سے ہمیشہ محفوظ ہے، ایسے قلوب اللہ کی امانت ہیں، یہ اس کے جوہر ہیں، اس کے خزانے ہیں۔

اے اُمّتِ محمدی! اپنے دل کی حالت پر عقابی نگاہ سے اس کی بے حد نگہداشت کریں، کیوں کہ انسان کا دل آپ کے اللہ کا عرش ہوتا ہے۔ اللہ کی محبتیں اور برکتیں آپ سب پہ ہوں، ابد تک!

Marfat.com

۱۲ جون ۲۰۰۹ء

باب (۵۹)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے جو تمام آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔ جو مالک الملک ہے اور جس کی اجازت کے بغیر ایک واحد سانس بھی نہیں لی جا سکتی۔ اور نہ ہی کوئی پتّہ ہِل سکتا ہے۔

درود و سلام ہوں کائناتوں کی رونق پر جو جنّت کی بھی رونق ہیں۔ اور جو اپنے ربِّ عظیم کے دل کی دھڑکن بھی ہیں۔

سلامتی، برکتیں اور رحمتیں ہوں آپ سب کے گھرانوں کے لئے۔ سلامتی ہو اُن سب پر جن کی نسبت اللہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی، جو عشق کے راز و رموز سیکھ رہے ہیں۔

ایک عاشق کی نگاہیں ہر جگہ اور ہر وقت اپنے معشوق کو ڈھونڈتی رہتی ہیں۔ اس کے لئے اس کی زندگی

Marfat.com

کا واحد مقصد یہ ہے کہ وہ اپنی محبت کا رُخِ الوز اور اس کا جلوہ دیکھنا رہے۔ اور وہ بس یہی کرتا رہتا ہے۔ اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ اللہ کو ہر وقت اور ہر جگہ تلاش کرے۔ اور خوبصورت بات یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اسے ڈھونڈنے اور دیکھنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

یہ خوبی ہے معشوق میں کہ وہ عاشق کو کبھی مایوس نہیں کرتا۔ تمام مخلوقات میں عاشق وہ ہستی ہے جو سب سے زیادہ حساس ہوتا ہے۔ ایک سچّا عاشق اپنی زندگی کا ہر ایک لمحہ اور ہر ایک سانس اپنے عشق پر قربان کرتا ہے۔ وہ چاہے دنیا کے کسی بھی حصے میں ہو، یا کسی بھی دنیاوی کام میں مصروف ہو، لیکن اس کے باوجود وہ ہر وقت عشق کی بارگاہ میں حاضر رہتا ہے۔

عاشق نے اگر محسوس کیا کہ کسی خاص وقت پہ دنیاوی کام کے باعث اس کی توجہ اس کے عشق سے ہٹ گئی ہے، تو وہ سمجھتا ہے کہ وہ وقت اس کے لئے وجود ہی نہیں رکھتا۔ وہ لمحے مکمل طور پر ضائع ہو گئے ہیں، جو اس کے لئے افسوس کا مقام ہے۔ اس کے جسم میں جان

Marfat.com

ڈالنے کے لئے اس کے عشق کے جلوے کا ہونا ضروری ہے۔ اس کا تذکرہ بھی رہے تاکہ اس کی زندگی میں سرور آئے اور اس کے شب و روز کا وجود صرف اس بات سے ممکن ہے کہ صورت جاناں اس کی آنکھوں میں بسی رہے۔

کس نے کہا تھا کہ عشق آسان ہے :
جو آگے بڑھ گئے جان دے چکے ہیں
کئی سر آ چکے ہیں زیرِ خنجر
جو پیچھے رہ گئے ہیں، آگے بڑھ رہے ہیں
کہ ان کو بھی شہادت ہو میسّر
نہ اس منزل کو تم آسان سمجھنا
بڑھے آگے تو سر ہوگا زمین پر
یہ ہے وہ میکدہ بہتا ہے جس میں
لہو بھی بادۂ گلرنگ بن کر۔

عشق اس دنیا میں جان جوکھوں کا کھیل ہے : صرف مضبوط دل والے عشق کرنے کے بارے میں سوچیں، اس لئے کہ کوئی بھی کمزور دل والا اس راہِ وفا میں پیش آنے والی رکاوٹوں کو عبور نہیں کر سکتا اور ان مشکلات کو جھیل

Marfat.com

نہیں سکتا جو ہمیشہ اس راہ میں موجود رہتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آپ محبت میں مبتلا ہوتے ہیں یا جامِ عشق کو چکھ لیتے ہیں، تو آپ کی اپنی ذات حقیر ہو جاتی ہے۔ آپ کے اپنے وجود کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ آپ کی نظر میں صرف آپ کا معشوق ہوتا ہے۔

عاشق کے لئے تو بس معشوق کی خوشی، اس کی رضا اور اس کی نظرِ عنایت ہی کافی ہوتی ہے۔ دنیا، دوست، احباب، عزیز و اقارب، حتیٰ کہ اپنی ذات تک اُس دل سے مِٹ جاتی ہے جو عشق کے سُر سے واقف ہے۔ وہ واحد آواز جو ایک عاشق کو سُنائی دیتی ہے، وہ ہے:

نغمہ زن ہے یہ تار کی آواز
یا ہے درپردہ اور کوئی راز
خود مغنی ہے صاحبِ اعجاز
ورنہ کس کام کے یہ تار یہ ساز

عشق ایک آسان منزل نہیں ہے۔ وہ جو اس جام کو ایک بار لبوں سے لگا لیتے ہیں، تو پھر اسے کبھی بھی لبوں سے ہٹا نہیں سکتے۔ وہ نہ صرف خود اس جام سے پیتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس میں سے پینے کی دعوت

Marfat.com

دیتے ہیں۔ یہ ہے اللہ کے عاشقوں کا وطیرہ جو خود تو محبت میں گرفتار ہیں اور چاہتے ہیں کہ دوسرے سب بھی محبت کریں۔

قطع نظر اس کے کہ شیطان اس جذبے کو زائل کرنے کی چاہے کتنی ہی کوشش کرے یا کتنی ہی مکاریاں کرے، لیکن ایک سچّا عاشق ہمیشہ اس سے محفوظ رہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے عاشق کی نسبت اللہ سے ہوتی ہے۔ جب عاشق اپنا دل اللہ کی نذر کرتا ہے تو پھر اللہ بھی اپنا دل عاشق کو دے دیتا ہے۔

جب صورتِ حال یہ ہو تو ایسے دل کو کس طرح پھیرا جاسکتا ہے؟ ایک عاشق کے لئے عشق کا درد ایک سرور بھی ہے۔ اس درد میں چاہے کتنی ہی تکلیف کیوں نہ ہو، وہ اس کی طلب زیادہ سے زیادہ کرے گا۔:

اس کے خنجر کو کُند رہنے دو
دھار اُس کی نہ تیز ہو پائے
جب چلانے لگے میرا محبوب
ہاتھ کچھ دیر کو ٹھہر جائے

Marfat.com

اگر آپ زمین پر پڑے مٹی کے تمام ذرّات کو یکجا کریں، اگر آپ سارے کہکشاؤں میں موجود روشنی کے تمام ذرّات کو اکٹھا کریں، اگر آپ تمام سیاروں میں موجود مادہ کی جملہ مقدار کو جمع کریں، پھر ان تمام ذرات کو عشق کے الفاظ میں بدل دیں، تو تب بھی آپ پائیں گے کہ اللہ نے ہمیں عشق کے بارے میں سب کچھ بتانا ختم نہیں کیا ہے۔

تو یہ ہے اللہ کا طریقہ، عشق کے بارے میں اللہ کی باتیں اُس کے تمام عاشقوں کے لئے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی، ابد تک۔ یہ ہے طریقہ کہ کس طرح اللہ کے عاشقین کو ہمیشہ سُننا چاہتے ہیں، ابد تک۔ اللہ کا عشق اس کی تمام مخلوقات کے لئے ہے جو اس سے نسبت قائم رکھتی ہیں۔

جملہ مخلوقات اس سے آگاہ ہیں اور وہ اس عشق کے ہر ایک لمحے کا لطف اٹھاتے ہیں۔ ہر ایک مخلوق، سوائے ان انسانوں کے جنہوں نے حقیقت سے اپنی آنکھیں بند کی ہوئی ہیں، جنہوں نے محسوس کرنا چھوڑ دیا ہے، جنہوں نے اپنی کھڑکیاں اور دروازے اس لئے بند کر رکھے ہیں تاکہ روشنی ان کے گھروں میں داخل نہ ہونے

Marfat.com

پا جائے۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کی آنکھیں جب اندھیرے میں دیکھنے کی عادی ہو جاتی ہیں، تو سمجھتے ہیں کہ دیکھنے کا یہی واحد طریقہ ہے۔ وہ اس اعتماد سے چلنا شروع کر دیتے ہیں گویا وہ چل سکتے ہیں، جس میں انہیں اس دنیا کے پتھر اور کنکروں کا دکھائی دینا ناممکن ہے۔ ظاہر ہے اس طرح تو وہ لڑکھڑا کے گر جائیں گے۔

اس اندھیرے میں شیطان اپنے مکر سے مصنوعی روشنی پھیلائے گا جو کہ دنیا کی جھوٹی چمک دمک کی پیدا کردہ ہو گی۔ یہ اس آدمی کی طرح ہے جس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ٹارچ ہے اور جب وہ لوگوں کے پاس آ کر کہتا ہے، "لوگو! میرے پیچھے آؤ تاکہ میں تمہاری رہنمائی کر سکوں"۔ تو لوگ اس کے پیچھے چلنا شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن وہ اپنی مکّاری سے سیدھے راستے پر چلانے کی بجائے، اُن سے ایک دائرہ کے اندر رِہ کر باتیں کرنا شروع کر دیتا ہے۔

تو اس طرح وہ اس کے سوا کچھ نہیں کرتے کہ بس دائروں میں گھومتے رہیں، یعنی وہ کہیں نہیں جاتے۔

Marfat.com

بس دنیا میں پھنس کر رہ جاتے ہیں۔ بد قسمتی سے یہ لوگ اس بات سے ناواقف ہیں کہ شیطان کو اُن پر کوئی قدرت نہیں رہتا۔ یہ صرف اس کی سرگوشیاں اور اس کے وسوسے ہیں اور اس کا یہ کہنا کہ "میں تمہاری رہنمائی کر سکتا ہوں۔ جو وہ لوگوں پر آزماتا ہے۔

کاش یہ لوگ اپنی آنکھوں کو کھُلا رکھیں اور اپنے قلوب کی کھڑکی اور دروازوں کو کھلا رہنے دیں، تاکہ حقیقی روشنی ان میں داخل ہو۔ پھر انہیں معلوم ہو گا کہ یہ شیطان تو غائب ہو گیا ہے۔ روشنی کے آنے سے بھلا تاریکی کس طرح ٹھہر سکتی ہے؟ ان بند کھڑکی دروازوں کو کوئی کس طرح کھول سکتا ہے۔ طلب سے خلوصِ دل کے ساتھ، اللہ تعالیٰ سے طلب کرنے سے۔

اس طلب کو دُعا کہا جاتا ہے، جو کہ ایک مومن کے لئے سب سے زیادہ طاقتور چیز ہے۔ دعا میں اتنی زبردست قوت ہے کہ اگر یہ حقیقی خشوع اور پاکی دل سے کی جائے تو یہ اس دنیا کے بلند ترین چوٹیوں کو سر کر سکتی ہے۔ یہ شدید طوفانوں کو جھیل سکتی ہے۔ اور یہ انسان کی تقدیر کو بدل سکتی ہے۔ یہ انسان اور اس کے اللہ کے

Marfat.com

درمیان براہِ راست رابطہ ہے۔

جب انسان طلب کرتا ہے، تو اللہ ہمیشہ سنتا ہے۔ آپ کا یہ کامل ایمان ہونا چاہیئے کہ جب کبھی آپ خلوصِ دل سے دعائیں مانگتے ہیں، وہ سیدھی اللہ کے پاس جاتی ہیں۔ جب کوئی شخص آپ سے امداد کے لئے آئے یا آپ سے کوئی چیز طلب کرے، تو آپ کیسے محسوس کرتے ہیں؟

ظاہر ہے کہ آپ کا اس کی طلب پوری کرنے کا انحصار اس پر ہوگا کہ وہ کون ہے؟ اور کس طرح طلب کر رہا ہے۔ اگر آپ جانتے ہیں کہ اس شخص کی طلب حقیقی ہے اور اس کی شہرت اچھی ہے، یعنی وہ جھوٹا آدمی نہیں ہے، تو پھر آپ اس کی طلب کے معاملے میں حساس ہو جائیں گے۔

پھر یہ بھی ہے کہ اگر اس نے اپنی امیدوں کا مرکز آپ کو بنایا ہے اور صرف آپ ہی پر تکیہ کئے ہوئے ہے، تو اس صورت میں بھی آپ اس کی بات سننے کی کوشش کریں گے۔ لیکن اگر وہ شخص بے دلی سے طلب کر رہا ہو، یا وہ یہ سمجھ رہا ہو کہ اگر آپ اُسے نہیں دیں گے

Marfat.com

تو وہ کسی اور سے جا کر طلب کرے گا، تو بلا شبہ آپ بھی اس کی بات کو سُنی اَن سُنی کر دیں گے۔

آپ ہمیشہ یہ دیکھیں گے کہ وہ شخص آپ کے کتنے قریب رہا ہے، کتنا وفادار اور کتنا پُرخلوص رہا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کوئی شخص آپ سے محبت کرتا ہے۔ اور اس محبت کو اپنے تمام اعمال سے آپ پر ظاہر بھی کرتا ہے، تو پھر آپ ہر طرح سے اس کی جملہ ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

لیکن اگر آپ کے دشمن کو آپ کی مدد کی ضرورت پیش آجائے، تو ظاہر ہے کہ آپ اس کی مدد کرنے میں اتنے ذوق وشوق کا مظاہرہ نہیں کریں گے۔ اللہ تو سب کو ہمیشہ دیتا ہی رہتا ہے، چاہے وہ دوست ہو یا دشمن۔ وہ اس لئے دیتا ہے کہ وہ رب ہے، وہ پروردگار ہے۔ وہ اپنی تمام مخلوقات کا پالنہار ہے۔ وہ خاص طور پر ان کو دیتا ہے جو اس سے طلب کرتے ہیں، جو خلوصِ دل سے مانگتے ہیں۔

وہ اس لئے طلب کرتے ہیں کہ انہیں معلوم ہے کہ مانگنے کے لئے اللہ کے در کے سوا اور کوئی در نہیں۔

Marfat.com

وہ اس لئے بھی طلب کرتے ہیں کہ انہیں اپنے اللہ سے مانگنا اچھا لگتا ہے۔ اور وہ اس لئے طلب کرتے ہیں کہ انہیں معلوم ہے کہ اللہ انہیں دیتا ہے۔ وہ اس لئے دیتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ مہربان اور نہایت رحم والا ہے جس کی عطا کی کوئی حد نہیں۔

بات صرف اتنی ہے کہ آپ کو مانگنے کا طریقہ آنا چاہیئے، اپنے اللہ سے طلب کرنے کا طریقہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ارشاد فرمایا کہ "اللہ مومنین پر اپنی تجلی فرما کر کہتا ہے مجھ سے مانگو" مومنین جواب دیں گے "ہم آپ کی رضا چاہتے ہیں" اس کا مطلب یہ ہوا کہ انہیں سب کچھ ملنے کے باوجود، یعنی جنّت کے انعامات کے حصول کے باوجود، وہ اللہ کی رضا اور خوشنودی طلب کریں گے"۔

اس حدیث شریف سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے زندگی بھر صرف اللہ پر بھروسہ کیا تھا، اور جو جنت میں بھی اپنے اللہ ہی کی رضا کے طلب گار ہوں گے۔ تو یہی ہیں وہ لوگ جو اپنے رب کے سچّے دلدار ہیں۔ آج کا انسان اپنے رب سے مانگنا بھول گیا ہے۔

Marfat.com

انہوں نے اللہ پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اسی سبب وہ آج اس کیفیت میں مبتلا ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ جو اللہ سے طلب نہیں کرتا وہ ہر ایک سے طلب کرے گا۔

ایک بار حضرت جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس آئے اور عرض کی: "اے اللہ کے محبوب! اگر آپ فرما دیں تو اللہ اُحد کے پہاڑ کو آپ کے لئے سونا بنا دے"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا "میں ایسی چیز کیسے طلب کر سکتا ہوں، جب کہ وہ سب کچھ جو میں طلب کرنا پسند کرتا ہوں وہ میرا اللہ ہے"۔

یہ تھی وہ محبت اور وہ عشق جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو اللہ کے لئے تھا۔ حتّٰی کہ آج تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمّت کے لئے، آپ کے لئے دست بہ دُعا اور سر بسجود رہتے ہیں۔

اللہ، جو غنی ہے، وہ متواتر آپ کی دُعاؤں کو سُنتا ہے۔ جب آپ عبادت کرتے ہیں، لیکن مناسب طریقہ سے اپنی دعا نہیں مانگتے، تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طلب کرنے میں آپ کتنے سنجیدہ ہیں۔ طلب میں اپنی عاجزی اور اللہ کی عظمت کا پہلو نمایاں ہونا چاہیئے۔ جب کوئی دُعا

Marfat.com

خلوص دل سے اور خاص طور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ درود وسلام کے ساتھ کی جائے، تو اس دعا کو اللہ تک پہنچنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

آج کا انسان بڑا بے صبرا اور بڑا ناشکرا ہے۔ وہ جب دُعا مانگتا ہے، تو پہلی بات یہ ہے کہ اس کی دُعا حسبِ معمول اور بغیر خلوص و جذبے کے ہوتی ہے۔ پھر دوسرے یہ کہ جب وہ دُعا مانگتا ہے، تو اس میں عموماً اس کی دنیاوی خواہشات کی ایک لسٹ ہوتی ہے سب سے آگے بڑھنے کی آرزو۔ وہ یہ کام نیم دلی سے کرتا ہے۔ بغیر اس ایمان کے کہ کوئی اس کی دُعا واقعی سُن رہا ہے۔ اور پھر جب کچھ عرصہ بعد اس کی دعا کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا، تو پھر وہ شخص اللہ کے لئے مجسم شکوہ بن جاتا ہے۔ ہر ایک سے کہتا پھرے گا کہ اللہ اس کی نہیں سُنتا۔ اللہ کو اس کی پرواہ نہیں۔ اس کی کوئی بھی دعا کبھی بھی قبول نہیں ہوتی۔

اور جب اس شخص کی دُعا کا کوئی نتیجہ بھی نکلتا ہے تو اس کا تکبّر اسے گمراہ کرتا ہے اور اُسے باور کراتا ہے کہ یہ اس کی اپنی کامیابی ہے کہ اس نے یہ نعمت حاصل کر

Marfat.com

لی ہے۔

انسان بے شک سب سے بڑا ناشکرا اور جلد باز ہے۔ ایک تنگ نظر اور تنگ دل انسان بھلا اللہ کی مشیت کو کس طرح سمجھ سکتا ہے۔ اللہ ہی سب سے بہتر جانتا ہے کہ کسی کے لئے کیا چیز اچھی ہے اور کیا چیز اچھی نہیں ہے۔ وہ یہ بھی سب سے بہتر جانتا ہے کہ وہ کب عطا کرے اور کیا عطا کرے؟

لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اللہ نہیں جانتا یا وہ بھول گیا ہے۔ اگر کسی کی دُعا کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا، تو پھر اُسے سمجھ لینا چاہیئے کہ یا تو جو کچھ وہ مانگ رہا تھا خلوص سے نہ تھا یا اُس کے لئے مناسب نہ تھا۔ یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ کا اُسے اُس سے بہتر چیز دینے کا منصوبہ ہے جو وہ مانگ رہا ہے۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ جو چیز وہ طلب کر رہا ہے اُسے حاصل کرنے کا وہ مناسب وقت نہیں۔

آپ اپنی دُعا کو زیادہ مؤثر بنائیں، اتنا مؤثر کہ اُسے آپ کے رب تک پہنچنے میں کوئی روک نہ سکے۔ اور اس کے بعد بس اپنے رب پر کامل بھروسہ رکھیں، کہ

Marfat.com

بہترین چیز ہونے والی ہے۔

مانگنا سیکھیں، اور اللہ آپ کو یقیناً عطا کرے گا، اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح مانگیں۔ اسی طرح مانگ کیوں کہ غلام اسی طرح مانگتے ہیں۔ ہر وقت مانگتے رہا کریں۔ اور سب سے بڑھ کر اللہ کا عشق طلب کریں، اس کی محبت طلب کریں۔ طلب اللہ کی کریں۔ پھر اس کی حیران کر دینے والی عطا کو دیکھیں۔

Marfat.com

۱۹ رجون ۲۰۰۹ء

باب (۶۰)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے، جو پاک پروردگار ہے۔ جس کی شان و عظمت سب سے بلند ترین ہے اور جو اپنی جملہ مخلوقات کا خالق ہے۔

درود و سلام ہوں اللہ کے رسول، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو آقائے دو جہاں ہیں اور جو سارے انبیاء کے سردار ہیں۔

سلام، رحمت اور محبت آپ کے لئے اور آپ کے گھرانوں کے لئے۔ برکتیں ہوں نورِ کائنات، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے لئے۔ یہ سارے غلامان اس محفلِ نُور کا حصہ ہیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب محفل ہے۔

کہتے ہیں کہ دنیا ایک عجیب جگہ ہے۔ کبھی آپ کسی

Marfat.com

ہر چیز سے خوش و راضی ہیں اور دوسرے لمحے آپ کسی کے روّیہ سے یا کسی بُری خبر کے باعث ناخوش ہوتے ہیں۔ ناخوشی اور غم میں روز بہ روز اضافہ ہو رہا ہے اس دنیا کے حوادث زیادہ واضح دکھائی دے رہے ہیں وقت یا زمان کے خاتمے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیاں ہر گزرتے دن کے ساتھ پوری ہوتی ہوئی نظر آرہی ہیں۔

یہ سچ ہے، کیوں کہ زمان یعنی وقت کا خاتمہ نہایت قریب ہے۔ اتنا قریب کہ اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اس کی نشانیاں ہر جگہ نمایاں ہیں۔ حدیث شریف کا مطالعہ کریں اور آپ کو حقیقت نظر آجائے گی اِن نشانیوں کی۔ جب آپ انہیں اپنے زمانے کے حالات سے موازنہ کریں گے۔

انسان دنیا میں اتنا ملوّث کیوں ہوگیا؟ ان کی آنکھیں کل آنے والی سچائی کو دیکھنے سے کیوں قاصر ہیں؟ ان کی آنکھیں اس قدر بند ہیں کہ قیامت کی واضح نشانیاں بھی انہیں متاثر نہیں کرسکتیں۔ وہ اپنے اِرد گرد کے ماحول سے بالکل بے خبر ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ دیکھنا

Marfat.com

ہی نہیں چاہتے۔ وہ اپنے اس ریشمی جال کے اندر خوش ہیں جو دُنیا نے ان کے گرد مضبوطی سے بُن رکھا ہے۔

اگر وہ اپنے اطراف کے ماحول سے مطمئن ہیں یعنی اگر وہ اچھا کھاتے اور اچھی جگہ رہتے ہیں اور ان کی اچھی آمدنی ہے، تو پھر وہ سوچتے ہیں کہ "سب خیریت ہے" وہ اپنے خیالات کو اپنے اِردگرد رونما ہونے والے واقعات کی طرف لے جانا ہی نہیں چاہتے۔ وہ اپنی خوشیوں کو دوسروں کے مصائب پر قربان کرنا نہیں چاہتے۔

یہ ہے صورتِ حال آج کل کے لوگوں کی۔ اتنے بے حس اور سخت دل ہو چکے ہیں لوگ۔ یہ سب اس جال کی کی وجہ سے ہے، جو ابلیس مردُود نے اس دُنیا کے لئے بُن رکھی ہے، بنی آدم کے لئے تیار کر رکھی ہے۔ یہ جال سخت محنت سے صدیوں میں بنایا گیا ہے۔

یہ جال غفلت اور تنگ نظری کی جال ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک بار اگر کوئی اس خطرناک جال میں آگیا تو پھر وہ اپنے اطراف کے ماحول سے بیگانہ ہو جائے گا۔ یعنی وہ دوسروں کے دکھ درد سے لاتعلق ہو جائے گا۔ اور ساتھ ہی اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کے احکامات اور تعلیمات کو بھی بھول جائے گا۔
وہ اس قدر تنگ نظر بن جائے گا کہ وہ صرف خود کو دیکھ سکے گا۔ وہ صرف اپنی ہی ذات کے بارے میں سوچے گا، اپنے دنیاوی جسم کے بارے میں۔ وہ جسم جو مٹی کا بنا ہوا ہے، بس وہی اس کی تمام تر توجہ کا محور ہے۔ یہ اُن لوگوں کی طرح ہیں جنہوں نے گھوڑوں کی طرح اپنی آنکھوں پر پٹی باندھی ہوئی ہے تاکہ اپنے اِردگرد کی طرف دیکھ کر متوجہ نہ ہو جائیں۔
یہی پٹیاں انسانی آنکھ کے سامنے اور دونوں طرف بھی چڑھائی گئی ہیں، تاکہ وہ بھی اپنے اردگرد کے ماحول کو نہ دیکھ سکیں۔ اور نہ ہی اپنی ناک سے آگے۔ جو چیز اُن کو نظر آتی ہے، وہ بس ان کا اپنا جسم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کی سوچ بس ایک ہی نکتے پر جا کر ٹھہر جاتی ہے۔
گھوڑے کی آنکھوں پر پٹی اس لئے چڑھائی جاتی ہے تاکہ وہ اپنے اردگرد ہونے والے واقعات میں الجھ نہ جائے۔ اور اپنے مالک کی خدمت یکسوئی سے کرے۔ اسی طرح انسانی آنکھوں پر بھی غلاف اس لئے چڑھایا جاتا ہے تاکہ وہ بھی اپنے اِردگرد ہونے والے حالات میں اُلجھ

Marfat.com

نہ جائے اور اپنے مالک کی خدمت بغیر کسی رکاوٹ کے کرے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ ان لوگوں کا مالک کون ہے؟ ابلیس ہر ایک کو یہ تاثر دیتا ہے کہ وہی تمام کائناتوں کا حقیقی مالک ہے اور صرف اس کی ہی پیروی کرنے سے دنیا کی تمام خوشیاں اور لذتیں حاصل ہوتی ہیں۔ وہ انسانوں کو اس دنیا کی نزاکتوں میں اتنا پھانس لیتا ہے کہ ان کا ظاہر اور ان کی سوچ اس دنیا کی حدیں پار کر کے دوسری دنیا تک جا ہی نہیں سکتیں۔ یعنی اپنے مستقل ٹھکانے تک جو ابد تک کے لئے ہے۔

شیطان بہت خوش اور انتہائی مطمئن ہے۔ اس کے منصوبے خوبی سے کام کر رہے ہیں۔ اس نے صدیوں سے جو انسانوں پر سخت محنت کی ہے، وہ اب پھل دینے لگی ہے۔ اس نے فریب اور جعلی تصور کا ایک جالا بُن لیا ہے، جس میں بہت سی انسانی روحوں کو پھانس لیا ہے۔ وہ اور اس کے ساتھی شب و روز محنت کر رہے ہیں، اور ہر ایک کے پاس جا رہے ہیں تاکہ انہیں بھی اس جال میں پھنس جانے کی ترغیب دیں۔

Marfat.com

کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ انسانوں کے خیالات کس خطرناک حد تک تبدیل ہو رہے ہیں۔ کس طرح ہر ایک اب اس دنیا کا زیادہ سے زیادہ طلب گار بنتا جا رہا ہے۔ ان کی دیانت داری، سچائی اور مذہبی اقدار آہستہ آہستہ ان کے ذہنوں سے بھاپ کی طرح تحلیل ہو رہی ہیں۔

وہ اور ان کے بچے ان اقدار کو پرانے تصورات سمجھنے لگے ہیں۔ اب اگر اللہ کے عاشقین اپنے دین کی باتیں کرنے لگتے ہیں، تو ان لوگوں کے چہروں پر بیزاری کے سائے پڑ جاتے ہیں جو دنیا کے ہو چکے ہیں۔ بہ ظاہر تو وہ ان باتوں کو سنتے نظر آئیں گے مگر اندرونی طور پر وہ گھڑی پر نظر جمائے ہوئے ہوتے ہیں کہ کس طرح اس وعظ سے جان چھڑا کر بھاگیں۔

اس کے دو سبب ہیں: پہلی وجہ یہ ہے کہ اس دنیا کی خوش نمائی کو نظر انداز کرنا مشکل ہے۔ یہ اس طرح ہے کہ جیسے آپ کے سامنے خوبصورت رنگوں کا ڈیزائن بنانے والا آلہ رکھا ہو۔ جس کے رنگ اتنے خوش نما ہوں کہ جن سے آپ نظر بس نہیں ہٹا سکتے۔

میں ایسے رنگوں کو ابلیس کی دھنک کہتی ہوں۔

Marfat.com

آپ سب کو معلوم ہے کہ دھنک کیا ہے؛ جب کبھی بھی سورج کی شعاعیں نمی یا بارش کے قطروں سے بکھرتی ہیں تو سورج کی یہ سفید شعاعیں سات خوبصورت رنگوں میں تقسیم ہو جاتی ہیں جو آنکھوں کو بہت بھلے لگتے ہیں اور دل کو راحت پہنچاتے ہیں۔

اس دھنک کو دن کی دھنک کہتے ہیں۔ آپ کے اللہ کی دھنک۔ جو اللہ سے محبت کرنے والوں کے لئے ہر وقت موجود رہتی ہے۔ اگرچہ دن کی دھنک رات میں نظر نہیں آتی لیکن وہ رات میں بھی موجود رہتی ہے۔ وہ دراصل اس ہلکی اور حسین روشنی میں ہوتی ہے جو چاند سے نکل کر پھیلتی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ دھنک کے یہ خوبصورت رنگ اللہ کی مخلوق کے لئے ہر وقت موجود ہیں شرط یہ ہے کہ مخلوق انہیں پہچانے۔ اللہ کی دھنک مومن کے دل میں بھی ہوتی ہے، کیوں کہ اللہ کی روشنی اس وقت اس میں موجود رہتی ہے جب مومن کی آنکھیں محبت اور پشیمانی کے اشکوں سے بھر جاتی ہے۔ یہ روشنی بھی زبردست جلوہ ناک رنگوں میں بدل جاتی ہے جو دل کو راحت اور

Marfat.com

روح کو سکون پہنچاتی ہیں۔

ایک اور قسم کی دھنک بھی ہوتی ہے۔ یعنی دھنک کا جعلی تصور جو شیطان کا پیدا کردہ ہوتا ہے۔ اسے رات کی دھنک کہا جاتا ہے۔ یہ صرف اندھیرے میں ظاہر ہوتی ہے، اور اس دھنک کو پیدا کرنے کے لئے کوئی ایسی روشنی ہے ہی نہیں۔ گھُپ اندھیرے میں شیطان چیختے چلّاتے خود ساختہ رنگ بکھیرتا ہے۔ اس کی چکا چوند اس قدر تیز اور آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی ہوتی ہے کہ انسان اللہ کی اصل دھنک کو بھول جاتا ہے۔

یہ چیختے چلّاتے رنگ دنیا کی اس پُرفریب تصویر کا پیدا کردہ ہیں، جو کہتی ہے: "آؤ! خود کو میرے حوالے کر دو، مالک کے سپرد کر دو، تاکہ اس دنیا میں تمہاری زندگی شاندار ہو سکے۔

بدقسمتی سے جو لوگ اس دھوکے میں آ جاتے ہیں انہیں وہ گھُپ اندھیرا نظر نہیں آتا جو ان رنگوں کے گرد پھیلا ہوا ہے۔ یہ رنگ تو بس اس وقت تک ہیں جب تک کہ آدمی زندہ ہے۔ اس کی آنکھیں بند ہوتے ہی وہ خوش نما رنگ غائب ہو جاتے ہیں اور اس بدنصیب رُوح کے اِرد

Marfat.com

گرد ایک مایوس کن تاریکی پھیل جاتی ہے۔ یہ المناک تاریکی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ ابدالآباد تک۔

آج کل کے لوگ اپنے دین کے بارے میں، اسلام کے بارے میں، قرآن و حدیث کے بارے میں سننا نہیں چاہتے۔ بظاہر وہ توجہ دے رہے ہوتے ہیں، لیکن اُن کے دل دنیا کے تیز اور بھڑکیلے رنگوں کی بدصورتی میں اُلجھے ہوئے ہوں گے۔

لوگوں کے، اللہ کی صدا کو حقیقی معنوں میں نہ سننے کی ایک اور وجہ بھی ہے۔ اور وہ وجہ یہ ہے کہ اس پیغام کو بڑی بے مہری سے پیش کیا جاتا ہے۔ یہ شیطان کی ایک اور وار ہے۔ یعنی وہ آپ کے دین پر سوار ہو کر خود کو اس کا عظیم مبلغ ظاہر کر کے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔

شیطان یہ کام ایسے لوگوں کے ذریعے کراتا ہے جو دین کی ایسی تصویر کشی کرتے ہیں جس کی پیروی کرنا سخت مشکل ہو۔ جب دنیا کے لوگ دین کے ایسے مبلغوں سے ملتے ہیں تو اُن کو ان مبلغوں کی آنکھوں میں ناپسندیدگی کی جھلک نظر آتی ہے۔

ہو سکتا ہے کہ ان سے ملنے والا دنیادار آدمی شریعت

Marfat.com

کے اصولوں کے مطابق مناسب لباس میں نہ ہو، یا اس کی گفتگو دنیاوی امور کے گرد گھومتی ہو، تو دین کا یہ ناصح یا مبلغ آنکھیں لال پیلی کر کے، اس کے نامناسب لباس یا اس کی دنیا داری پر اس کی سرزنش کرنا شروع کر دے گا۔ وہ اُسے اس کے بُرے انجام سے ڈرائے گا۔ وہ اس سے جہنم کی بات کرے گا، اللہ کے غیض و غضب کی بات کرے گا۔

بہ کچھ لوگ تو یہاں تک جاتے ہیں کہ ایسے دُنیادار لوگوں کو "کافر" تک کہتے ہیں، اور انہیں آخرت میں ان کے حشر کی پوری تفصیل سُنا دیتے ہیں۔ یہ ناصح یا مبلغ دین کی تصویر کشی اس طرح کرتے ہیں کہ جیسے دین سزاؤں کی ایک ایسی ڈوری ہے، جسے اللہ نے دنیاداروں کے لئے تیار کر رکھی ہے۔ وہ لفظ "حرام" کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں، اور لفظ "عذاب" ان کا تکیۂ کلام ہے۔

ایسے لوگ یا ایسی نصیحتیں کرنے والے لوگ ہی وہ بڑی رکاوٹ یا وجہ ہیں جو دنیاداروں کو اپنے دین کے بارے میں زیادہ جاننے نہیں دیتے۔ انہیں یہ خوف ہے کہ اگر انہیں اسلام کے بارے میں زیادہ آگاہی

Marfat.com

حاصل ہوگئی، تو ان کی زندگی محدود ہو کر رہ جائے گی (اور عورتوں کے معاملے میں تو) انہیں زندگی کا پورا لطف اٹھانے کی اجازت نہیں ہوگی۔

یہی سب سے بڑی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص شریعت کے مطابق لباس پہنے ہو اور داڑھی رکھی ہوئی ہو۔ یا کوئی عورت حجاب میں ہو، تو ایسے لوگوں کو مختلف خیال کیا جاتا ہے اور لوگ ان سے بہ آسانی بات کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

یہ شیطان کا وہ نہایت ہی خاموش وار ہے جس نے کئی لوگوں کو بڑی کامیابی سے ان کے صحیح مذہب سے خوف زدہ کر دیا ہے۔ اس مذہب سے جو امن و آتشی کا مذہب ہے اور جسے اب انتہا پسند اور بے لچک مذہب کے رنگ میں پیش کیا جا رہا ہے۔

وہ جو اللہ سے محبت کرنے والے ہیں، اللہ کے پیغام کو عام کرنے میں ان کا رویہ اور طریقہ یہ نہیں ہوتا۔ وہ اللہ کے جلال کی بجائے اللہ کا جمال پیش کرتے ہیں۔ مخلوق کے لئے اللہ کی محبت، اس کی عطا، اس کا عفو و درگزر، اس کی سخاوت اور اس کے کرم کی بات کرتے ہیں۔

Marfat.com

وہ مخلوق کے لیئے اس کی نعمتوں کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ اس کی عطا کی ہوئی سب سے بڑی نعمت، یعنی اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اس کے بدر الدجیٰ کی بات کرتے ہیں۔

اور جب وہ یہ سب کچھ کہہ رہے ہوتے ہیں، تو اُن کی آنکھوں میں ایک چمک پیدا ہوتی ہے، ان کے جسم کے ہر ایک خلئے سے محبت کی مہک آتی ہے۔ ان کی زباں شہد کی طرح شیریں ہے۔ یہ سب کچھ ایک ایسے انداز میں کہا جاتا ہے کہ " دنیادار آدمی " بھی اپنے دل میں وہی کچھ محسوس کرنا شروع کر دیتا ہے۔

اب وہ اللہ کی اس محبت کے بارے میں مزید جاننا چاہتا ہے، اس کے عاشقین کے بارے میں، ہمارے پیارے نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بارے میں زیادہ جاننا چاہتا ہے۔ اس سے اس میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ چاہے اس نے کتنے ہی گناہ کیئے ہیں، وہ اب بھی اپنے اللہ کی محبت پا سکتا ہے۔

تو اس سے اُس میں ایک امید پیدا ہوگی اور اس کے وجود میں سکون کا ایک احساس پیدا ہوگا۔ اس کے بعد اس کا ذہن زیادہ کھلے گا اور آپ جو کچھ کہہ رہے

Marfat.com

ہیں، اسے توجہ سے سُنے گا۔ اللہ کے تمام ولیوں کا یہی طریقہ تھا۔ اگر اس محبت کی بجائے بے لچکی اور سختی دکھاتے، تو لاکھوں کی تعداد میں ہندو اور کافر اسلام کی آغوش میں نہ آتے۔

ولیوں کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ جو اپنے رب کی طرف دعوت دینے والوں میں سب سے بہتر بن تھے۔ مبلغ یا وہ لوگ جو دوسروں کو اسلام کی طرف بلاتے ہیں، ان کو یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ اللہ غفور الرحیم ہے۔ وہ سب سے زیادہ مہربان اور رحم والا ہے۔ وہ ہر ایک کو یہ مواقع فراہم کرتا ہے کہ وہ سیدھے راستے پہ آجائے، صراطِ مستقیم پر۔

چاہے کوئی کتنی ہی بار ڈگمگا جائے، اللہ اور اُس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اُسے تھامنے اور اس کی رہنمائی کرنے ہر وقت موجود ہیں۔ اسلام کے یہ نام نہاد داعیوں کو کس نے یہ اجازت دی ہے کہ وہ لوگوں کو خوف زدہ کر کے انہیں دین سے دُور رکھیں۔؟

شریعت کے قوانین تو سب کے لئے ہیں۔ یہ تو یکی بات ہے، کوئی بھی ان سے مستثنیٰ نہیں۔ لیکن لوگوں کو

Marfat.com

ان پر عمل کرنے کے لئے آپ کو چاہیئے کہ لوگ آپ کی باتیں سننا شروع کر دیں۔ اور اس کے لئے آپ کو چاہیئے کہ آپ اپنے اخلاق اور اپنی محبت سے انہیں مائل کریں۔ اور پھر جب وہ آپ کے ساتھ ہوں گے، تو وہ اللہ کی محبت کو دیکھنا شروع کر دیں گے۔ پھر آپ انہیں نہایت نرمی اور محبت بھرے لہجے میں بتائیں کہ وہ اللہ کو کس طرح زیادہ راضی کر سکتے ہیں۔

پھر ان کو شریعت کے قوانین سمجھائیں اور ان کو بتائیں کہ ان کی ضرورت کیوں ہے۔ تاکہ وہ ان پر پوری سمجھداری اور علمیت کے ساتھ عمل کر سکیں۔ اس طرح وہ دوسروں کی بھی رہنمائی اسی محبت بھرے انداز اور شفقت سے کر سکیں گے۔ اور اس طرح زیادہ سے زیادہ لوگ اس سچے مذہب کی طرف لوٹ سکیں گے۔ جو محبت، امن، توازن اور رحم کا مذہب ہے۔

آئیے! اپنے حسین و جمیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثال طریقے پر چلتے ہوئے ان کی اور اللہ کی محبت کی خوشبو سے فضاؤں کو معطر کریں۔ یہ خوشبو جنت کی خوشبو ہے۔ اور یہ لازوال اور ہمیشہ رہنے والی خوشبو آپ سب کے لئے

Marfat.com

ہے۔

اللہ کی محبت آپ سب کے سروں پر سایہ فگن رہے۔ آمین!

Marfat.com

۲۶ جون ۲۰۰۹ء

باب (۶۱)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے جو برحق ہے، واحد ہے، اکیلا واحد جس نے عشق کو پیدا فرمایا، جو عاشق کے دل کی تمام نزاکتوں کو جانتا ہے اور ایسے دلوں کا رکھوالا ہے۔

درود و سلام ہوں اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر، جو اپنے رب کے دل کا قرار ہیں، جو اپنی اُمت کے لئے رحمت کا سمندر ہیں، جو کبھی بھی پیدا ہونے والے ہر اس انسان کے لئے ہر وقت دُعاگو ہیں جو اللہ سے نسبت رکھتا ہو۔

سلام، رحمتیں اور برکتیں ہوں آپ پر، آپ کے گھرانوں پر اور آپ کے پیاروں پر۔ سلامتی ہو اللہ کے جملہ عاشقین پر جو یہاں موجود ہیں۔ ہر روز، جب انہیں صدا دی جاتی ہے، جو اللہ کے نہایت ہی سچے بندے ہیں اور اس کے حقیقی عاشق ہیں۔

Marfat.com

زمان (وقت) کا خاتمہ جیسے جیسے قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا ہے، چیزیں بڑی تیزی سے حرکت میں آ رہی ہیں۔ ان میں تبدیلی آ رہی ہے۔ انتشار روز بہ روز بڑھتا جا رہا ہے۔ لیکن حساس لوگوں کو ایک چیز بے چین کئے جا رہی ہے۔ اور وہ چیز یہ ہے کہ لوگ اپنے امور میں اس قدر ڈوبے ہوئے کیوں ہیں۔ انہیں احساس کیوں نہیں ہو رہا۔ وہ اپنی زندگی معمول کے مطابق کس طرح بسر کر رہے ہیں، بغیر کسی فکر کے، بلا کسی خوف کے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ اپنے بھرے ہوئے پیٹ اور نرم بستروں کے باعث آرام سے ہیں۔ اسی لئے انہیں کوئی احساس نہیں ہے۔ اور چونکہ انہیں کوئی احساس نہیں ہے، اس لئے وہ موجودہ صورتِ حال کو بہتر بنانے کے لئے کچھ کرنا بھی نہیں چاہتے۔

یہ ہے آج کا انسان۔ اس قدر کم محسوس کرتا ہوا بے غرض۔ آج کے انسان کو بس اپنی فکر ہے۔ اور وہ مکمل طور پر اپنی ذات سے محبت کرتا ہے۔ اس کی حالت یہ ہے کہ جیسے وہ ایک ریشمی غلاف میں رہ رہا ہے جس سے اس نے اپنے پورے جسم کو مکمل طور پر ڈھانپ لیا

Marfat.com

ہے اور پھر اپنے اردگرد کے ماحول سے بے خبر ہے۔
یہ تو بس ان تاریک زمانوں کے انسان کی طرح ہو گیا ہے، جب انسان کو صرف اپنی بقا کی فکر رہتی تھی۔ یہ دور بھی صرف اس لئے آیا جب اللہ کے احکامات کو نظر انداز کیا گیا، یا انہیں بھلا دیا گیا۔ اور لوگوں نے صرف اپنے نفسوں کی اطاعت کی۔ اللہ نے اپنے رسول اور پیغمبر بھیجے لوگوں کی مسلسل ہدایت کے لئے اور انہیں راہِ مستقیم دکھلانے کے لئے۔

اس دنیا کی ابتدا سے لے کر اس کے خاتمے تک صرف ایک جنگ جاری ہے۔ اور یہ جنگ حق و باطل کے درمیان ہے۔ نیکی اور بدی کے درمیان، سچ اور جھوٹ کے درمیان ہے۔ یہ جنگ دراصل ابلیس کی جھوٹی انا، گھمنڈ، تکبّر اور انتقام لینے کے جذبے کے باعث ہے۔

ابلیس اس جنگ سے اپنے بدلہ لینے کے عمل کو جاری رکھے گا، جب تک کہ اس زمین پر آخری آدمی زندہ ہے۔ اس کا مشن اور اس کی زندگی کا بس یہی ایک مقصد ہے۔ اس کے لئے وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ وہ بڑی آسانی سے وقت کے خاتمے کو دیکھ رہا ہے۔

Marfat.com

اس نے بڑی کوششیں کی ہیں، بڑی محنت سے کام کیا ہے، لیکن نتائج اس کے حسب منشا نہیں ہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ آپ میں سے ہر ایک جہنم کا ایندھن بن جائے۔

جب قیامت کے دن اعمال میزان پر رکھے جائیں گے تو ایک شخص بھی ایسا نہ ہو جس کے چہرے پر خوشی ہو۔ کوئی بھی پل صراط کو عبور نہ کر سکے۔ جنت انسانی وجود سے خالی رہے۔ وہ یہ سب کچھ اس لئے چاہتا ہے تاکہ وہ یہ ثابت کر سکے کہ اللہ سے غلطی ہوئی تھی۔ اور جب اللہ کو یہ احساس ہو جائے گا، تو وہ اسے معاف فرمائے گا، اللہ کی نگاہوں میں اس کا پچھلا مقام بحال ہو جائے گا، جو اس کے تکبّر اور گھمنڈ کے باعث گر گیا تھا۔

اس کے خیال میں اس دائمی عذاب سے بچ نکلنے کا واحد طریقہ یہی ہے جو اس کا منتظر ہے۔ تو اس طرح وہ لوگوں کو گمراہ کرنے میں شب و روز مصروف ہے، تاکہ لوگ اللہ کے احکامات کو بھلا بیٹھیں اور اس دنیا کو جہنم بنا دیں۔ تاکہ یہ رہنے کے قابل جگہ نہ رہے، ایک مستقل قتل گاہ بن جائے، جہاں آنسو، خون اور آگ ہو۔

Marfat.com

..یہی ہے جو ابلیس چاہتا ہے، تاکہ قیامت کے روز وہ اللہ کے آگے کھڑے ہو کر یہ کہہ سکے: "اے رب! دیکھئے یہ دُنیا کتنی خوبصورت جگہ تھی اور اب یہ کیا سے کیا ہو گئی ہے۔ انسان نے اسے تباہ و برباد کر دیا، محض اس لئے کہ وہ اس کو سنبھالنے کے قابل ہی نہ تھا۔ وہ جسمانی لحاظ سے بھی کمزور تھا اور اس کا دل بھی کمزور تھا۔ اس دُنیا کو دوبارہ بنائیے، پھر دیکھئے کہ میں اسے کس طرح چلاتا ہوں۔ تمام انسانوں کو جہنّم میں ڈالئے، کیوں کہ یہی ان کے رہنے کی جگہ ہے، اور میں اس دنیا کو جنتِ فردوس بنا دُوں گا، بلکہ اسی طرح جس طرح آپ چاہتے ہیں۔

شیطان بھی کتنا احمق ہے، وہ احمقوں کی جنت میں رہتا ہے۔ اس کے ذہن کو اس کے تکبّر اور گھمنڈ نے مفلوج کر رکھا ہے۔ اس کے خیال میں وہ کس طرح انسانوں کو تباہ و برباد کرے گا؛ کیا اپنے بے بنیاد دلائل سے اور اپنے جھوٹے وعدوں سے؟ انسانوں کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ ابلیس کا ان پر کوئی اختیار نہیں ہے۔ وہ قطعاً بے اختیار ہے۔

اس کے پاس اس کی جھوٹی شیطانی سرگوشیوں اور

Marfat.com

مکاری کے سوا کوئی ذریعہ نہیں کہ وہ انسانوں کے دل پر حملہ کرے۔ اس کے حملے نہایت تیز اور اچانک ہوتے ہیں۔ وہ بڑے لطیف انداز سے دل میں زہر بھر دیتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے ایک سیب آپ کو سُرخ اور تازہ نظر آئے، لیکن جب آپ اسے کھولتے ہیں تو اس کے اندر آپ کو ایک کیڑا دکھائی دے جس نے آہستہ آہستہ اُسے خراب کر دیا ہو۔ اور کھانے کے قابل نہیں چھوڑا ہو۔

سیب کی ظاہری صورت دھوکہ دینے والی ہو سکتی ہے، جس سے اس میوہ کی اصل حالت نظر نہ آتی ہو۔ بالکل اسی طرح شیطان بھی انسانی دل میں نہایت ہی چپکے سے رینگتا ہوا داخل ہوتا ہے، بالکل اس کیڑے کی طرح اور وہاں جاکر چھُپ جاتا ہے۔ پھر بڑی چالاکی سے وسوسے ڈالنا شروع کر دیتا ہے جو شک وشبہ پیدا کرتے ہیں تاکہ ایمان کمزور ہو جائے۔

وہ یہ شبہ پیدا کرتا ہے کہ خدا آپ کی دُعا قبول نہیں کرتا، اس سے مانگنے کا کیا فائدہ۔ آپ کی مصیبتیں تو اپنی جگہ موجود ہیں۔ پھر وہ یہ شک پیدا کرتا ہے کہ آپ نے کتنی عبادتیں کیں، لیکن کچھ نہیں ہوا۔ لیکن جب آپ

Marfat.com

نے فلاں فلاں سے کہا تو آپ کا کام فوری طور پر ہو گیا۔ وہ یہ شک پیدا کرتا ہے کہ چاہے آپ کتنی ہی کوشش کریں آپ اپنے اللہ کو کبھی راضی نہیں کر سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ تمام عبادتیں کریں، غربا کو دیتے ہی رہنا بھی آپ کے لئے ممکن نہیں۔ پھر ضرورت کے وقت کون آپ کی مدد کرے گا، جب بچے چلے جاتے ہیں تو پھر بڑھاپے میں والدین کی دیکھ بھال کون کرے گا؟ یہ کیا بات ہے کہ آپ کا قریبی پڑوسی اتنا نیک اور پاک باز ہے، شب و روز اپنی تمام عبادتیں کرتا ہے، لیکن اس کے باوجود اس کے مسائل کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اگر اللہ کا اپنے عاشقوں کی رکھوالی کا یہی طریقہ ہے، تو مجھے اپنے دنیادار ہونے پر خوشی ہے۔

شیطان جھوٹی امیدیں بھی پیدا کرتا ہے کہ آپ کے پاس وقت بہت ہے۔ اگر آپ رشوت کا یہ پیسہ لے لیں، تو توبہ کرنے کے لئے آپ کے پاس وقت بہت ہے۔ ساری عمر پڑی ہوئی ہے گناہ بخشوانے کے لئے پھر حرام کی اس کمائی سے شیطان انسان کو حج یا عمرہ کے لئے اکساتا

Marfat.com

ہے۔

یہ ایسا ہی ہے جیسے کالے دھن کو سفید کیا جا سکتا ہے۔ منی لانڈرنگ کی طرح آپ آسانی سے اعمال لانڈرنگ کر سکتے ہیں۔ مثلاً حج یا عمرہ کے ذریعے آپ کالے اعمال کو سفید اعمال میں بدل سکتے ہیں۔ تو یہ احمق انسان شیطان کی سرگوشیوں کو، اس کی جھوٹی امیدوں کو بڑی توجہ سے سُنتا ہے اور اپنی زندگی مکمل لاعلمی اور گناہ میں بسر کرتا ہے۔

انسان یہ قطعی طور پر بھول جاتا ہے کہ اللہ سب سے عظیم تر ہے۔ وہ سب سے زیادہ قوت والا اور رزاق ہے۔ ایسا کوئی نہیں جو دے سکے، ایسا کوئی نہیں جو کسی تکلیف اور مصیبت کو دُور کر سکے، رنج والم کو مٹا سکے۔ ایسا کوئی نہیں جو اللہ کے سوا سب کو رزق دے سکے۔ یقیناً وہ ہونے والی ہر چیز سے آگاہ ہے۔ وہ آپ کے اعمال سے باخبر ہے۔ وہ آپ کی نیت سے واقف ہے۔ وہ آپ کے دلوں کے ایک ایک ذرّہ کو جانتا ہے۔ وہ سب کچھ دیکھتا اور سُنتا ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔

جب کوئی طلب کرتا ہے، وہ عطا کرتا ہے۔ بے شک

Marfat.com

وہ دیتا ہے، اُسی وقت یا بعد میں، یا وہ اس سے بہتر چیز عطا کرتا ہے۔ وہ بہتر جاننے والا ہے۔ وہ آپ کی سُنتا ہے، اور وہ اپنے اُن تمام عاشقوں کی سُنتا ہے، جو آپ سب کے لئے ہر وقت دُعا کرتے ہیں۔ اور وہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنتا ہے۔ جو رات دن اپنی اُمّت کے لئے دُعا گو ہیں۔

تو بہترین چیز یہ ہے کہ اللہ پہ کامل یقین رکھیں۔ اس کی بصیرت اور اس کی ربابیت پہ، اور بے شک اس کے رحم وکرم کے دائرہ سے کوئی بھی باہر نہیں رہے گا، مگر آج کا انسان ایسا اور اس قدر کیسے سوچ سکتا ہے۔ اس کا ذہن تو دنیاوی لذتوں سے آلودہ ہو چکا ہے۔ وہ اتنا مصروف ہے کہ سوچنے کے لئے اس کے پاس کوئی وقت ہی نہیں۔

کرنے کے لئے اس کے پاس بہت کام ہے، دن رات وہ پیسہ کمانے میں مصروف ہے، کیوں کہ اس کے مرنے کے بعد کون اس کے بچّوں کی کفالت کرے گا۔ وہ اس دنیا میں ترقی کے زینے طے کرنے میں مگن ہے وہ اس دوڑ میں کس طرح پیچھے رہ سکتا ہے۔ اگر اس کے

Marfat.com

پاس ایک خاص میک کی کار نہ ہو، تو کون اس کی عزّت کرے گا اور کون اس سے بات کرے گا؟

اگر وہ کسی خاص علاقے میں رہائش اختیار نہیں کرتا، تو اس کے بچّے احساسِ کمتری میں مبتلا ہوں گے۔

اگر وہ اپنی بیٹی کی شادی میں اتنا کچھ نہ دے اور ایک خاص تعداد مہمانوں کی نہ بلائے گا، تو اس کی دوسری بیٹیوں کے لئے اچھے رشتے کہاں سے آئیں گے؟

آج کل انسان بے چارہ کتنا پریشان ہے۔ وہ اس قدر مصروف ہے، لیکن پھر بھی ان جھمیلوں کے لئے اس کے پاس وقت ہے۔ وہ رات دن اپنے آسائش کے لئے کام کرتا ہے، لیکن پھر بھی وہ اپنے زندگی سے ناخوش ہے۔ وہ اپنی اولاد سے بہت محبت کرتا ہے مگر اس کے بدلہ میں اُسے محبت سے خالی جذبات اپنی آج کل کی اولاد سے ملتے ہیں۔

وہ ان کی پرورش پر زرِ کثیر خرچ کرتا ہے۔ لیکن یہ بھی بچّے ہیں جو بڑھاپے میں اُسے اکیلا چھوڑ جاتے ہیں۔ وہ اپنے دوستوں کو خوش کرنے کے لئے بڑے اخراجات کرتا ہے، لیکن کیوں؟ کیا اسے تنہا نہیں چھوڑ دیا جائے گا،

Marfat.com

جب وہ اپنے دوستوں کو اسی طرح کے ڈنرز اور کمپنی دینے کے قابل نہیں رہے گا۔ یہ تو ایک سر گھما دینے والا تماشہ لگتا ہے۔

آج کا انسان دنیا کو خوش کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ وہ اس دُکھوں بھری دنیا سے خوشی حاصل کرنے کے لئے سب کچھ کرتا ہے، لیکن اُس کے بدلے میں اُسے کیا مل رہا ہے؟ جعلی دوست، جعلی گھرانے، جعلی قہقہے اور جعلی خوشیاں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آج کا انسان جھوٹ کی دوڑ میں شریک ہے۔ اب اس کا بہترین دوست شیطان ہے، جو اُسے دوڑا رہا ہے، تاکہ اس کے پاس سوچنے کا وقت نہ ہو۔

یہ ہی شیطان ہے جو اس کے ذہن میں یہ بات ڈالتا ہے کہ اگر تم زمانے کے ساتھ نہیں چلو گے، تو پیچھے رہ جاؤ گے۔ تمہیں کچھ بھی نہیں ملے گا اور تم ایک ناکام انسان ثابت ہو گے، اس لئے دوڑو۔ اتنی تیز دوڑو جتنی دوڑ سکتے ہو۔ پھر صرف ملک الموت ہی آج کے انسان کی زندگی کی اس دوڑ کو ختم کرتا ہے۔

کتنے شرم کی بات ہے! ایسی تنگ نظری اور

Marfat.com

ایسا کمزور ایمان۔ کیا آج کے انسان کو گھڑی کی ٹِک ٹِک سُنائی نہیں دے رہی ہے جو بڑی تیزی سے اپنے خاتمہ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ کیا اُسے دکھائی نہیں دے رہا کہ سوُرج کی چمک کم ہو رہی ہے۔ ستاروں میں اب وہ پہلی جیسی روشنی نہیں، زمین اپنی جگہ کھو رہی ہے، دن آہستگی سے نار تار ہونا شروع ہو گیا ہے، پرندوں نے چہکنا کم کر دیا ہے۔ اور جانوروں کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے۔

تو آج کا انسان اپنی آنکھیں کیوں نہیں کھولتا۔ اور اپنے اطراف کی چیزوں کو کیوں نہیں دیکھتا۔ وہ چیزیں جو کہہ رہی ہیں کہ زمین اب اپنی عمر کے آخری حصے میں پہنچ چکی ہے۔ اور اب وہ دن دوُر نہیں جب زمین ڈھنسے لگے گی۔ کیا انہیں آسمان سے باتیں کرتی ہوئی اُونچی عمارتیں نظر نہیں آ رہی ہیں جو وہ لوگ تعمیر کر رہے ہیں جن کے پاس ماضی میں کچھ نہ تھا، لیکن وہ آج دنیا کی دولت کے مالک ہیں۔

کیا انہیں وہ لوگ دکھائے نہیں دیتے جو کچھ نہیں جانتے، جو بے علم اور بے کردار ہیں لیکن دنیا کو چلا رہے

Marfat.com

ہیں۔ کیا وہ یہ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ آج کی عورت اپنے مالکان کے بچوں کو جنم دے رہی ہے۔ آج کے بچے اپنے والدین پر حکمرانی کر رہے ہیں۔ کیا وہ یہ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ آج کا مسلمان کفر کا تر نوالہ بن گیا ہے اور مسلم اُمّت کس قدر بے بس ہوگئی ہے؟

کیا وہ اس آگ کو نہیں دیکھ پا رہے ہیں جو بھڑکنا شروع ہو چکی ہے اور جو بہت جلد پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لینے والی ہے۔ یہ آگ آخری جنگ کی ہو گی۔ دجّال اور امام مہدی کے درمیان ہونے والی جنگ۔ شیطان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہونے والی جنگ۔

زمان (وقت) کے خاتمے کے تمام آثار دکھائی دینا شروع ہو چکے ہیں۔ آپ کا پورا سال اب ایک مہینے کے برابر ہو گیا ہے، اور پورا مہینہ ایک ہفتہ کے برابر اور پورا ہفتہ ایک دن کے برابر ہو گیا ہے۔ تو آپ اب تک سو کیوں رہے ہیں؟ کیا آپ اس انتظار میں ہیں کہ آوازِ صُور آکر آپ کو جگائے؟ کیا آپ کو دجّال کی سُرخ آنکھیں دکھائی نہیں دے رہی ہیں جو ابلیس کا سب

Marfat.com

سے بڑا ساتھی ہے، جس کی آمد کا صدیوں سے بڑی بے چینی سے انتظار ہے؟

دجّال کے پاؤں میں ڈالی گئی بیڑیاں ٹوٹنا شروع ہو چکی ہیں۔ ہر بیڑی کا ٹوٹنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے لئے مزید فساد اور مزید خونریزی کا پیغام ہے۔ اس کے باوجود اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت سو رہی ہے، پیٹ بھرے اپنے آرام دِہ بستروں میں۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔!

اے اُمّتِ محمدی! آئیے، ہم سب مل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کو جگانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ انہیں اُن کی میٹھی نیند سے جگائیں اور انہیں بتائیں کہ آپ کا سامنا ایک چالاک دشمن سے ہے، جو آپ میں سے ہر ایک کے خلاف سرگرمِ عمل ہے۔ اپنی آنکھیں کھولیں اور اسے پہچانیں، اور یقین کریں کہ اس کی حیثیت ایک پیسہ کے قابل بھی نہیں ہے۔

اے اُمّتِ محمدی! فقط وہ لوگ ہی اس وقت بچ سکیں گے جو اپنی آنکھیں کھولیں گے۔ یہ وہ وقت ہے جس کا صدیوں سے انتظار ہے۔ صرف یہی لوگ

Marfat.com

بچ سکیں گے ۔ اور باقی، جو اپنی آنکھیں بند کیے سو رہے ہیں، وہ کبھی نہ ختم ہونے والے خسارے میں رہیں گے۔ اللہ اور رسول اللہ علیہ وسلم اپنی رحمت اور برکت سے آپ سب کو عذاب سے بچائیں اور سیدھے راستے پر قائم دائم رکھیں۔ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت آپ سب کے لئے ہو۔ آمین!

Marfat.com

۳ جولائی ۲۰۰۹ء

باب (۶۲)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے جو نہایت رحم والا، بہت ہی مہربان اور جو سب کچھ جاننے والا ہے۔ وہی خالق ہے اور ساری قوتیں صرف اسی کے پاس ہیں۔

درود و سلام ہوں رب کی حسین ترین تخلیق پر، جو اپنے اللہ کی کامل محبت اور اس کا عشق ہیں۔ جو اپنے اللہ کی رحمت ہیں، جو جہاں میں سب کے لئے ہیں۔

سلام اور رحمت آپ کے لئے اور آپ کے گھر والوں کے لئے اور برکتیں ان سب پر جنہوں نے اپنے دل اللہ اور اس کے عاشقوں کی نذر کئے ہیں، اور جو یہاں ان محفلوں سے راحت اور سکون حاصل کرتے ہیں۔

آج کا دن ایک بہت ہی خوبصورت مہینے کا انتہائی حسین دن ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں اللہ کی محبت

Marfat.com

اوراس کے محبوب کا ذکر ہوتا ہے۔ یہ مہینہ ایک بہادر شیر کا مہینہ ہے جو جب دھاڑتا تھا تو اس کی دھاڑ پورے ہندوستان میں سنائی دیتی تھی۔ یہ ایک ایسے دل کا مہینہ ہے جو اگرچہ اسٹیل کا بنا ہوا تھا، مگر اس قدر نرم تھا کہ زمانہ بھر کے غم اس رحیمانہ دل میں سمائے ہوئے تھے۔

یہ مہینہ ایک سلطان کا مہینہ ہے، جن کی سلطنت کا ثانی ہند کی سرزمین میں نہ تھا۔ اگرچہ ان کی حکمرانی ان تمام دلوں پر بھی تھی جو اُن سے کبھی بھی واقفیت رکھتے ہوں۔ آپ تقریباً ایک ہزار سال پہلے تشریف لائے تھے، لیکن آپ کا سلطان الہند والا لقب ابھی تک اختلاف سے بالا ہے، اور آپ ابھی تک دلوں پر حکمران ہیں۔ اور آپ کی یہ حیثیت انشاءاللہ وقت کے خاتمے تک برقرار رہے گی۔

یہ ماہِ مبارک خواجہ غریب نواز، حضرت محی الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کا ہے، جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے شیر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نُورِ نظر تھے۔ آپ حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کا

Marfat.com

چاہے کوئی بھی مکمل سوانح حیات اٹھا کر دیکھیں، آپ کو نظر آئے گا کہ آپ نے حق کے لئے باطل کے خلاف کس طرح تن تنہا مقابلہ کیا، جو آپ کا طرزِ حیات تھا۔

آپ کے پاس کوئی دنیاوی طاقت نہ تھی، نہ فوج تھی، نہ ہتھیار تھے اور نہ ہی چند سو افراد تھے، جو کفر کے اس دور میں آپ کا ساتھ دیتے۔ اس کے باوجود آپ نے پورے ہندوستان کے دلوں پر فتح پائی۔ اور وہ بھی صرف "اللہ اکبر" اور "یا رسول اللہ" (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نعرہ لگاتے ہوئے۔ اور یہی ان مسلمانوں کے نعرے ہوں گے جو وقت کے آخری دور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ کے پرچم تلے ہوں گے۔

اللہ کی فوج کا ہمیشہ سے یہی طریقہ رہا ہے۔ بس صرف چند ہی مسلمان پوری دنیا کو اسی قوت سے اس طرح اپنے سر پر اٹھائیں گے کہ ان کے اطراف موجود ہر شخص لرز اٹھے گا۔ یہ اللہ کی طاقت ہے جسے کبھی بھی کوئی دوسری طاقت شکست نہیں دے سکتی۔ کیوں کہ یہ اللہ ہی ہے جس کے پاس تمام اختیارات اور قوتیں ہیں، اور اس کے مقابلہ میں کوئی بھی ٹھہر نہیں

Marfat.com

سکتا۔

آپ شاید حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کے دور کی تاریخ سے آگاہ ہوں۔ لیکن تاریخ اس دور کے دلوں، احساسات اور محبت کی کیفیات بیان کرنے سے قاصر ہے۔ ایسا آخر کیوں ہے؟ لاکھوں مسلمانوں میں سے صرف چند ہی ایسے ہیں جو اللہ کے لئے سب کچھ دے دیتے ہیں؟ جب ہر ایک کو معلوم ہے کہ صرف اللہ ہی عظیم ترین قوت ہے، تو وہ ہر وقت اللہ ہی پر مکمل بھروسہ کیوں نہیں کرتے؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جو نظر نہیں آسکتا، اُسے آسانی سے بھلایا جاسکتا ہے، سوائے اُن لوگوں کے جن کا اُس پر پختہ یقین اور ایمان ہے۔ راہِ محبت کی یہ پہلی شرط ہے۔ یہ بنیادی عنصر اللہ کے تمام عاشقوں میں موجود ہے۔ اُن کا ایمان پہاڑ کی طرح مضبوط، بلکہ اس سے بھی زیادہ مضبوط اور اپنے جوہر میں مکمل ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ ولیوں اور عاشقوں کو اُن کے رب نے پہلے سے منتخب کیا ہے۔ اگر ہم دنیا دار لوگ ہیں، تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ ہم اُن چند خوش نصیب لوگوں

Marfat.com

میں سے نہیں تھے۔ تو پھر ہم اُن کی طرح کی زندگی کے بارے میں کس طرح سوچ سکتے ہیں؟ کیا اللہ اتنا نا انصاف ہو سکتا ہے کہ پہلے اس نے چند لوگوں کو نوازا، مگر پھر باقیوں کو اس لئے سزا دی کہ وہ اپنی زندگیوں میں وہ کچھ نہ کر سکیں جو اُن چند خوش نصیبوں نے کیا تھا؟

ایسا کہنا درست نہیں ہے۔ اس لئے کہ ان منتخب لوگوں کی اپنی بھی ایک مرضی ہوتی ہے۔ انہیں سیدھی راہ دکھائی جاتی ہے، لیکن وہ بھی تو اسی دنیا میں رہتے ہیں۔ جن میں باقی لوگ رہتے ہیں۔ اُن کے آگے بھی ہر قسم کی دنیاوی ترغیبات آتی ہیں، لیکن وہ ان سے دُور رہتے ہیں۔ اس لئے کہ جس کے وہ طالب ہیں، وہ اُن سے بہت بہت زیادہ اعلیٰ تر ہے، جو دنیا انہیں پیش کر سکتی ہے۔ وہ اللہ کی راہ کے طالب ہیں۔

یہ راہ اسی طرح تمام انسانوں کو دکھائی جاتی ہے۔ بلا لحاظِ جنس، نسل یا عقیدے کے۔ یہ تو ہر ایک کی اپنی آزادانہ پسند ہے کہ وہ اپنے لئے کون سی راہ اپناتا ہے۔ اس کا انحصار دراصل خود ہر شخص پر ہے کہ اُس کا دل کتنا وسیع ہے۔ اور اس کی آنکھیں کتنی کھلی ہوئی ہیں اور وہ

Marfat.com

حق کو تسلیم کرنے کے لئے کتنا آمادہ ہے۔
دلی کی بلندیاں ہر ایک کے لئے کھُلی ہیں۔ بے شک چند ایسے منتخب لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت سے نوازے گئے ہیں، کیوں کہ وہ اللہ کے پیغام کو پھیلاتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ بھی، جو طلب کرتے ہیں، جو اللہ کی محبت میں، اُس کی اطاعت میں طلب کرتے ہیں۔ جو خُلوصِ دل سے طلب کرتے ہیں، وہ بھی اس راہ کو پا سکتے ہیں اور اپنے پختہ عزم اور اخلاص کے ساتھ بلند ہو سکتے ہیں اور انہی بلندیوں تک پہنچ سکتے ہیں۔

یہ عام انسانوں کی فطرت ہے کہ وہ آسان راستے اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ وہ عام طور پر وہی کرتے ہیں جو باقی سب کر رہے ہیں، وہ اپنی زندگیوں میں غیر معمولی حالات کا واقع ہونا نہیں چاہتے۔ یعنی ایسی چیزیں جو ان کے قابو میں نہ ہو یا غیر متوقع ہوں۔ لیکن اللہ کا راستہ آسان بھی تو نہیں ہے۔ اس میں غیر متوقع واقعات اور ایسی چیزیں ہیں جن پر انسان کا کنٹرول نہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ جب آپ اس راہ پر قدم رکھتے ہیں، تو سب سے پہلا کام جو آپ کو کرنا ہے وہ اپنے آپ کو اللہ کے

Marfat.com

حوالے کرنا ہے۔

یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے آپ اپنے خاکی جسم کو کھو لیتے ہیں اور اُسے اللہ کے سپُرد کرتے ہیں۔ جس کے معنے یہ ہوئے کہ آپ اپنے نفس، اپنی دنیاوی خواہشات' اپنی جسمانی آسائش سے دست بردار ہو رہے ہیں۔ آپ دراصل اپنے اس ظاہری بدن کی کھال کو پھاڑ کر اُتارتے ہیں، تاکہ آپ کی داخلی ذات، آپ کی روحانی ذات آپ کے سامنے دکھائی دے۔

روحانی ذات، مٹی سے بنے ظاہری جسم سے بہت ہی مختلف ہے۔ اگرچہ آپ کے خارجی جسم کی طرح آپ کے داخلی جسم کی بھی ضروریات اور حاجتیں ہیں۔ اسے بھی غذا، لباس اور مکان چاہیئے۔ اس داخلی جسم یا روح کی غذا ذکرِ اللہ اور ثنائے مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ اس قوت بخش غذا میں اس کی بقا ہے۔ اور یہ اگر اسے باقاعدگی سے ملتی رہے تو یہ بلندیوں کی طرف ترقی کرے گا۔

اس رُوح کا لباس تقویٰ ہے، جو اس کے اور بُرائیوں کے درمیان ایک حفاظتی ڈھال ہے، اور جو اسے نیکی کی طرف دھکیلتا ہے۔ سورۃ الحجرات میں

Marfat.com

تقویٰ کے بارے میں ارشادِ الٰہی ہے کہ "بے شک اللہ کی نگاہ میں تم میں سب سے زیادہ محترم وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

جب رُوح یہ غلاف پہنتی ہے، تو یہ اسے دُنیا کی مصیبتوں اور سختیوں سے بچاتا ہے۔ انسانی رُوح کے لئے دائمی پناہ گاہ اللہ کی آغوش ہے۔ یہی ایک سچّے دل کی جگہ ہے، ان تمام ارواح کی جنہوں نے اللہ سے اس وقت عہدِ وفا کیا تھا جب وہ ابھی دوسری دُنیا میں تھیں۔ اللہ کے ولیوں اور ولیاؤں کا راستہ کبھی بھی آسان نہیں رہا ہے۔

جب آپ دنیا میں رہتے ہوئے اپنا دنیاوی جسم اُتار پھینکتے ہیں اور خود کو اللہ کے سپرد کر دیتے ہیں تب جا کر آپ اللہ کے عاشقوں کے اس راستے کا امیدوار بن جاتے ہیں۔ اللہ کی راہ کی مختلف گلیاں ہیں۔ ایک گلی اُن کے لئے ہے جو اپنی زبان سے کلمہ پڑھتے ہیں۔ اپنے تمام مذہبی فرائض ادا کرتے ہیں۔ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں چاہے سختی سے پابند ہوں یا نہ ہوں لیکن پھر بھی وہ اپنے دنیاوی جسم کے ساتھ ہوتے ہیں اور اُن

Marfat.com

کے خیالات دنیا کی لذتوں کی طرف پلٹ کر جاتے ہیں۔

یہ دنیا کے وہ لوگ ہیں جو اللہ کی راہ پر استقامت سے نہیں چلتے اور جنہیں متواتر اللہ کی ہدایت کی ضرورت ہے۔ اس گلی کی اپنی مشکلات ہیں لیکن اس قسم کی سختیاں تو ہر ایک کے لئے اس کی اپنی درجہ بندی اور استطاعت کے مطابق ہی ہوتی ہیں۔

ان گلی والوں کی مدد بھی مسلسل کی جاتی ہے، تاکہ وہ آخر میں یہ نہ کہہ سکیں کہ اللہ ان کی حقیقت سے آشنا نہ تھا۔ تاہم یہ ان کی بدنصیبی ہے کہ اُن میں سے زیادہ تر لوگوں کے لئے یہ گلی مشکل ہے اور وہ اپنی حماقت کے باعث اس راہ سے بار بار پھسل جاتے ہیں۔

دوسری گلیوں کے مقابلے میں عام لوگوں کی یہ گلی اتنی مشکل نہیں۔ اس کی آزمائشیں نسبتاً آسان ہیں اور اس میں ہدایت کا سلسلہ بھی متواتر ہے۔ جو کوئی شخص جس میں استقامت سے چلنے کا عزم ہو، وہ اس راہ پر آسانی سے چل سکتا ہے۔ اس کی واحد شرط بس پختہ ارادہ اور ایمانِ کامل ہے۔

اللہ کی راہ کی دوسری گلی اللہ کے عاشقین کی گلی

Marfat.com

ہے۔ جو پہلی گلی کی نعمتوں کے تجربہ کے بعد اللہ کی محبت کا زیادہ گہرائی سے مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی فرض نمازوں کی ادائیگی کے بعد بھی اللہ کے لئے ان کی پیاس نہیں بجھتی۔ وہ یادِ الٰہی میں مصروف رہنے کے لئے نئی راہیں تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ وہ نوافل پڑھتے ہیں، ذکر کرتے ہیں، تمام برائیوں سے دُور رہتے ہیں اور اپنے نفس پر نظر رکھتے ہیں۔ وہ انسانیت کی مدد کے لئے کھُلے دل سے خرچ بھی کرتے ہیں۔

وہ دوسروں کے آنسو پونچھنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں اور جو دکھ اور رنج میں ہیں، اُن کی دستگیری کرتے ہیں۔ یہ عاشقین جامِ عشق کے سُرور کا تجربہ کرتے ہیں۔ یہ ایک قطرے سے شروع کرتے ہیں، اور پھر رفتہ رفتہ قطروں میں اضافہ ہوتا ہے جُوں جُوں طلب بڑھتی ہے۔

کچھ عاشقین صرف چند ہی قطروں سے مطمئن ہو کر اسی گلی میں رہ جاتے ہیں، جب کہ اُن میں بہت کم ہی ایسے لوگ ہوں گے جن کی پیاس کی یہ حالت ہے کہ

ع "دُرد بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی"

Marfat.com

ہر قطرے کے ساتھ اُن کی طلب مزید بڑھتی ہے۔
اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کسی اور گلی کے مسافر ہیں۔ اللہ کے عاشقینِ خاص کی گلی کے۔ اللہ کے اولیاء اور اللہ کے خاصان کی گلی کے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ اسی گلی کے ایک خوبصورت مسافر تھے۔ انہیں شروع ہی سے معلوم تھا کہ یہ دُنیا اُن کے لئے ایک خاص مقصد رکھتی ہے۔ دنیا سے طلب کرنے کی بجائے اللہ نے انہیں جو کچھ عطا کیا ہے، وہ اسے دنیا کو دیں۔

یہ ہے وطیرہ اس گلی کے مسافروں کا۔ وہ دنیا سے محبت محض اس لئے کرتے ہیں کہ وہ یہاں اپنے اللہ کے کام کو دیکھ سکتے ہیں اور اس کام کے لئے وہ ہر وقت حاضر ہیں۔ وہ دنیا سے نفرت محض اس لئے کرتے ہیں کہ ان کی نظر میں انہیں معشوق سے جُدا کرتی ہے۔

تو اس طرح وہ مسلسل خوشی اور متواتر غم کی حالت میں رہتے ہیں۔ خوشی انہیں اپنے رب کو راضی کرنے میں ملتی ہے اور غم انہیں اللہ سے جُدائی کے باعث

Marfat.com

ہوتا ہے۔ ان خوبصورت لوگوں کے لئے خوشی اور غم دونوں یکساں اہمیت کے حامل ہیں۔ اپنی پوری زندگی کے دوران انہیں مشکلات اور مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لیکن یہاں بھی اللہ کی یاد انہیں سکون پہنچاتی ہے۔

عاشقوں کی یہ گلی مشکل ترین گلی ہے۔ تاہم انبیاء کی گلی سے ذرا کمتر مشکل۔ عاشقین کی ان گلیوں میں نہ فقط مصائب کے پتھر ہیں بلکہ سخت سرزنش اور مخالفت کے تیر بھی ہیں۔ چونکہ لوگ انہیں سمجھ نہیں سکتے اس لئے یہ ہر وقت عام پبلک سے دُور رہتے ہیں۔

یہ اللہ کے وہ حسین جواہر ہیں جو اس دنیا میں بہت سے انسانوں کا ہاتھ پکڑ کر انہیں رب رحمت کے پاس لے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگ اللہ کی رحمت کے حامل ہوتے ہیں۔ اور انہیں کشف و کرامات سے نوازا جاتا ہے۔ تاکہ کچھ عرصہ بعد لوگ یہ جان سکیں کہ یہ اولیاء اُن کے لئے اللہ کا فضل ہیں۔

اللہ عشق کامل ہے، اور وہ جب اپنے عاشقوں سے کلام کرتا ہے تو یہ سراسر عشق ہے عشق کے سوا کچھ

Marfat.com

بھی نہیں ۔ اللہ اپنے عاشقوں کے دلوں کے نازک رنگوں کی باریکیوں سے بخوبی آگاہ ہے ۔ یہ دل تخلیق کے وقت نہ صرف اللہ کے نُور سے برآمد ہوئے بلکہ اس نورُ سے جو قلبِ الٰہی سے لیا گیا تھا ۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ کے اولیاء اس دُنیا میں کبھی بھی مطمئن نہیں رہتے ۔ وہ ہمیشہ پیاسے رہتے ہیں اور اللہ کی محبت کا ایک قطرہ بھی ان کے لئے آبِ حیات ہے ۔ وہ ایسے ہر ایک قطرے کو بڑی احتیاط سے اپنے دلوں میں جمع رکھتے ہیں اور پھر اتنی ہی احتیاط سے اس قطرے کو اللہ کی مخلوق میں تقسیم کرتے ہیں ۔

قطرہ کا دوسروں میں تقسیم ہوتے ہی یہ اپنے دلوں کو چیر کر اپنے اللہ کو دکھاتے ہوئے کہتے ہیں ”اے میرے رب ! قطرہ ختم ہو گیا ، کیا آپ مجھے ایک قطرہ عنایت کر سکتے ہیں ، اور کیا اے میرے کریم ، یہ ایک قطرے سے زیادہ نہیں ہو سکتا ؟ ہم سب بہت پیاسے ہیں “۔

وہ بڑی معصومیت سے اپنے ہاتھوں کو اپنے اللہ کے آگے پھیلاتے ہیں ۔ لیکن اللہ بھی تو ان کی نیتوں کو

Marfat.com

جانتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اللہ کی محبت کا قطرہ کبھی ختم نہیں ہونا۔ ایسے ہوتے ہیں اللہ کے اولیاء۔ وہ اس محبت کو بانٹتے ہیں، اس طرح قطروں کی تعداد کو بڑھاتے ہیں۔ اور پھر باقی بچ جانے والے قطروں کو وہ اپنے دلوں کے نہاں خانوں میں چھپا کے رکھتے ہیں۔

لیکن وہ عشق کے ان قطروں کو چاہے کتنا ہی چھپائیں مگر پھر بھی اس کی طلب زیادہ سے زیادہ کریں گے۔ وہ اس جام کے لئے ہمیشہ پیاسے ہی رہیں گے۔ اللہ کے پیار کے لئے ہمیشہ مشتاق، اس کے فراق میں ہمیشہ غم زدہ، اور اس کے وصال میں ہمیشہ مخمور رہیں گے۔ وہ ہمیشہ اللہ کے ہیں اور اللہ ہمیشہ اُن کا ہے۔

ایسے ہوتے ہیں اللہ کے اولیاء خاص، محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ پا پر ہر وقت گامزن۔ جو خود اپنے اللہ کا زیادہ سے زیادہ طلب گار ہیں، جو خود اپنے خالی دل کو دکھاتے ہیں، بڑی معصومیت سے محبت کے تمام قطروں کو چھپاتے ہوئے اور پھر اس کی زیادہ سے زیادہ طلب کرتے ہیں۔ لیکن کیا اللہ کی محبت میں کبھی کمی آسکتی ہے، جو خود ہی مجسم عشق ہے۔ جو اپنے عاشقین

Marfat.com

کے لئے عشق کامل ہے۔ اس بارے میں کسی نے کیا خوبصورت بات کہی ہے:۔

”جب آپ اس رقص میں شامل ہوں گے
توآپ کو یہ دونوں جہاں چھوڑنے پڑیں گے
کیونکہ ان جہانوں سے آگے ایک کائنات ہے
رقص کے نہ ختم ہونے والے چکروں کی
چھت اونچی ہے، بہت ہی اونچی ہے
ساتویں آسماں کو چھوتی ہوئی۔
لیکن اس چھت سے بہت آگے
وہ زینہ ہے، رقص میں بل کھاتا ہوا زینہ!
وہاں اس کے سوا اور کون ہے
آپ اس پر رقص کرتے چلیں
رقص میں یہ بل کھانا تمہارے لئے ہے
اور تم بل کھانے کے لئے ہو
میں کیا کرسکتا ہوں جب محبت ظاہر ہوتی ہے،
اور میرے گلے میں اپنی باہیں ڈال دیتی ہے؟
میں انہیں پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیتا ہوں
اور اسے رقص کے چکر میں گھسیٹ لیتا ہوں!“

Marfat.com

اے اُمّتِ محمّدی !

عشق کے رقص میں شامل ہو جاؤ جو تمام اولیاء کر رہے ہیں۔ اللہ کے تمام عاشقین انتہائی مسرت کے عالم میں بل کھا رہے ہیں۔ مسرت کی یہ انتہا اور یہ لطف ہر اس کے لئے ہے جو اس کی تمنّا رکھتا ہے۔ بات صرف طلب کرنے کی ہے، تو پھر طلب کریں، دل وجان سے طلب کریں۔ پھر رقص میں شامل ہو جائیں عشق و سرور کا رقص۔ وہ رقص جو کبھی ختم نہ ہو گا۔ جس کی لے ابد تک جاری رہے گی۔

اللہ کی محبت ہو آپ میں سے ہر ایک کے لئے۔ اس نشہ میں مبتلا رہیں اور کبھی ہوش میں آنے کی طلب نہ کریں۔

آمین !

Marfat.com

۱۰ جولائی ۲۰۰۹ء

باب (۶۳)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے، جو کرم کرتا ہے، عطا کرتا ہے اور معاف کرتا ہے۔ جو تمام ملکوں اور اپنی مخلوقات کا سلطان ہے۔

درود و سلام ہوں تمام مخلوقات میں سب سے اوّلین عاشق پر، ان کی عشق بھری آنکھوں پر اور ان کے نازک دل پر، جو پھول کی پنکھڑیوں سے بڑھ کر نرم اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

سلام، رحمت اور برکتیں ہوں آپ اور آپ سب کے گھر والوں پر۔ سلامتی ان سب پر بھی ہو جن کے دل نرم و گداز ہیں، جو ضربِ عشق سے دھڑکتے ہیں۔

آئیے آج ہم سب عشق کے سمندر کی سطح پر تیرتے ہیں، تاکہ عشق ہم سب کو بہا کر روحانی نشاط کی بلندیوں تک لے چلے لیکن کیا آپ اس سمندر میں پہلے سے

Marfat.com

غرق نہیں۔ کیا آپ اللہ کی محبت میں پہلے سے ڈوبے ہوئے نہیں ہیں؟ مگر ہاں۔ اللہ کے تمام عاشقین کی طرح آپ بھی ہمیشہ اللہ کی طلب زیادہ سے زیادہ کرتے ہیں۔

یہ ارشاد آپ کی باطنی پیاس کو مکمل طور سے نہیں بجھا پائے گا۔ کیوں کہ یہ پیاس آپ کی آخری سانس تک بڑھتی ہی چلی جائے گی۔ آپ جتنا زیادہ پیتے جائیں گے، اتنا ہی زیادہ پیاسے رہیں گے۔ یہی حالت ہے اللہ سے محبت کرنے والوں کی۔

یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ محبت کیا کر سکتی ہے۔ اس میں کتنی قوت ہے۔ یہ کیسی کیسی حیرت ناک چیزیں پیدا کر سکتی ہے۔ محبت وہ بانسری ہے جس سے ایسی بے حد سریلی آوازیں نکلتی ہیں، جو دل کو بے خود کرنے والے رقص میں مبتلا کر سکتی ہے، جو اس دنیا کو ایک حیران کن جنت میں بدل سکتی ہے۔

یہ ایک شرمناک بات ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنا نہیں چاہتے، جنہوں نے اپنی پوری زندگی اور آخرت کی حیات کو بھی اسی محبت کے

Marfat.com

پیغام کو پھیلانے کی نذر کر دی ہے ۔ آج کے انسان کی اس بے خبری کے اسباب کے بارے میں صفحات کے صفحات لکھے جاسکتے ہیں ، وہ اس جذبے سے کیوں عاری ہے ؟ اس نے خود کو ایک خول میں کیوں بند کر رکھا ہے جو اتنا سخت ہے کہ اس کے دل میں کوئی شے داخل ہی نہیں ہوسکتی ۔

اگر آپ آج کے انسان سے بات کریں ، تو اس کے پاس سُنانے کو بہت سی کہانیاں ہیں ۔ کہانیاں ' جن میں ہر ایک کو بتایا جاتا ہے کہ وہ کتنا ہمدرد اور سخی ہے ۔ لیکن حقیقت میں اس کا دل پتھر بن چکا ہے ' جسے وہ رنگین دنیاوی باتوں سے چھپانے کی کوشش کرتا ہے ۔ اُسے سخاوت کے شاندار کارناموں سے سجانے کی کوشش کرتا ہے ۔

یہ سب کچھ وہ دنیا کو اپنی بڑائی جتانے کے لئے کرتا ہے ، تاکہ اس کا تکبّر اس کے دل میں مزید گھاس اُگا سکے ۔ وہ اپنا ہر عمل اس انداز سے کرتا ہے کہ اُسے دنیا دیکھ سکے ۔ یعنی اس کی سخاوت اور خیرات کے چرچے عام ہوں اور اُن کی واہ واہ ہو ، جس کے باعث سوسائٹی

Marfat.com

میں اس کی ایک حیثیت بن سکے۔

تو اس طرح اس کے ہر عمل کے پیچھے ایک غرض ہے۔ ایک مقصد ہے۔ یعنی وہ باقی لوگوں سے ممتاز نظر آئے۔ آج کا انسان محبت تو کرتا ہے، لیکن وہ اپنے آپ سے محبت کرتا ہے۔ اور ان تمام چیزوں سے محبت کرتا ہے۔ جو اس کی شہرت کا باعث ہیں۔

اگر اس کے بچے ایسے ہیں جو اس کے لئے کامیابی کی خبریں لاتے ہیں، تو انہیں شفقت و محبت سے نوازا جاتا ہے لیکن اگر کوئی بچہ اس معیار کا نہیں ہے اور کارناموں میں دوسرے سے کمتر ہے، تو والدین کی محبت وشفقت حاصل کرنے والے بچوں کی صف میں اس کا نمبر آخری ہے۔ اس کی وجہ یہ حقیقت ہے کہ چوں کہ ایسے بچے کے والدین اس کی کامیابیوں کا تذکرہ اپنے دوستوں سے نہیں کرسکیں گے، لہٰذا وہ ان کی توجہ کا مستحق نہیں ہے۔

اس کے نتیجے میں ایسے بچے عام طور سے اس انکار کردہ توجہ کو حاصل کرنے کے لئے دوسرے ذرائع اختیار کرتے ہیں، جو زیادہ مثبت نہیں۔ ایسے بچے

Marfat.com

جو بڑے ہو کر خود والدین بن جاتے ہیں تو یہ اپنے بچوں کے ساتھ یہی رویہ اختیار کرتے ہیں، تو اس طرح عدم تحفظ اور ناخوشی کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ انسانوں نے انسانی جذبوں کے بارے میں حساس ہونا چھوڑ دیا ہے۔ وہ جذبے جو دل پر اثر کرتے ہیں جیسا کہ میں نے پہلے کہا انسانی دل انسانی جسم کا حساس ترین حصہ ہے۔ ہر چیز اچھی ہے اگر یہ عضو اچھا ہے۔ اگر یہ کسی مشکل میں ہو تو پورا جسم مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے۔

جب لوگ باہم ملتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کا ظاہر دیکھتے ہیں کہ ملنے والے کا لباس کیسا ہے، اس نے جوتے کس طرح کے پہنے ہیں، یا اس کی دوسری چیزیں کیسی ہیں۔ مثلاً اس کی کار کی "میک" کیا ہے، اس کے بچے کہاں پڑھتے ہیں، یا وہ خود کیا کام کرتا ہے۔ کسی کے بارے میں رائے قائم کرنے کے لئے یہ ساری معلومات کافی ہیں۔ اگر مالی طور پر بندہ اچھا ہے، قیمتی اور مشہور برانڈ کے کپڑوں میں ملبوس ہے۔ یا اس کی کار پُرتعیش ہے، تو ایسے آدمی کو دوسروں کی

Marfat.com

توجہ حاصل کرنے میں زیادہ دشواری درپیش نہیں ہو گی۔ اس پر نظر پڑتے ہی دوسروں کی آنکھوں میں تحسین و احترام جھلکتا ہے، وہ کھڑے ہو کر اسے سب سے نمایاں سیٹ پر بٹھاتے ہیں۔

جتنا ممکن ہو لوگ اس کے قریب ہونے کی کوشش کرتے ہیں، جتنا ممکن ہو وہ اس آدمی سے تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ وہ دوسرے لوگوں کو اس کا ریفرنس دے سکیں۔ اس طرح وہ چاہتے ہیں کہ ہر ایک کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کتنا با اثر ہے اور سب بڑے لوگ اسے جانتے ہیں۔

لیکن جس چیز کے دیکھنے میں لوگ ناکام رہتے ہیں، وہ اس آدمی کا باطن ہے۔ یعنی اس کا باطن کتنا خوبصورت ہے یا کتنا بیمار ہے اس کا دل۔ یہ یقینی بات ہے کہ دلوں کو لمحوں میں نہیں دیکھا جا سکتا۔ وہ لباس کی طرح نہیں ہیں جو ایک جھلک میں کسی شخص کے "ٹیسٹ" اور اسٹائل کو ظاہر کریں۔

کسی شخص کے دل کو پرکھنے کے لئے آپ کو ایک ایسی آنکھ کی ضرورت ہے جو اس شخص کے باطن کو

Marfat.com

پرکھ سکتی ہو۔ اس آنکھ کو لوگوں کی ظاہری چمک دمک سے متاثر نہیں ہونا چاہیئے، بلکہ اُسے اس شخص کے الفاظ اور اعمال میں ایسے اشارے تلاش کرنے چاہئیں، جو اس شخص کے دل کی اندرونی کیفیت کی عکاسی کریں، اللہ کے اولیاء ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔

اُن کی آنکھیں آسانی سے دیکھ سکتی ہیں کہ کسی کا قلب کتنا نوری یا کتنا تاریک ہے۔ اور پھر اس سے اسی مناسبت سے معاملہ کرتے ہیں۔ اگر آپ کسی بھی شخص کے پاس بیٹھے ہیں اور اس کے اندرونی قلب کی مختلف کیفیات کا ادراک رکھتے ہیں، تو آپ آسانی سے فقط چند لمحوں میں اس کے دل کی حالت کا پتہ لگا سکتے ہیں۔

اگر وہ شخص دُنیا دار ہے اور دُنیا کے جال میں گرفتار ہے تو اس کی گفتگو کا آغاز ایک "میں" سے ہوگا۔ "میں یہ کہہ رہا ہوں" کہ "میں نے آپ سے ملنے کی خاطر لمبے عرصے تک انتظار کیا۔ لیکن میں کیا کر سکتا ہوں"۔ "نیا کنٹریکٹ جو مجھے ملا ہے، دن رات اسی میں لگا ہوا ہوں"۔

Marfat.com

اگر آپ نے اُسے مُبارک باد دی تو وہ کہے گا :
"اللہ نے بڑا فضل و کرم کیا۔ آپ کو معلوم ہے میری فرم نے دو امریکی فرموں سے زیادہ بولی لگائی۔ یہ کامیابی میرے تیس سالہ تجربے اور میری انتھک محنت کا نتیجہ ہے"۔ البتہ وہ احتیاط سے اس بات کو چھپائے گا کہ کنٹریکٹ ملنے کی اصل وجہ دی ہوئی رشوت کی بڑی رقم ہے۔

پھر اگر آپ اس کے خاندان کے بارے میں جاننا چاہیں گے، تو وہ بڑے فخر سے کہنا شروع کرے گا کہ "میرا بیٹا بڑا قد آور ہو گیا ہے۔ اس نے حال ہی میں اپنی یونیورسٹی کی تعلیم بڑے اعزاز کے ساتھ مکمل کر لی ہے۔ اور دفتر میں میرا ساتھ دے رہا ہے"۔ پھر اس شخص کے مُنہ سے اپنے ایک ایک بچّے کے لئے تعریفوں کے پھول جھڑنا شروع ہو جائیں گے۔

پھر آخر میں رسمی طور پر شاید آپ سے پوچھ بیٹھے کہ آپ کیا کر رہے ہیں اور آپ کے حالات کیسے ہیں۔ اور مثلاً آپ، اگر کسی مسئلہ یا مشکل سے دوچار ہوں اور آپ نے ان کے بارے میں بتانا شروع کیا، تو اس کے

Marfat.com

چہرے کے تاثرات بدل جائیں گے۔ اس پر بے زاری چھا جائے گی۔ اور اگرچہ بہ ظاہر متوجہ نظر آئے گا مگر اس نے آپ کی کہی ہوئی باتوں کا بیس فیصد بھی نہیں سُنا ہو گا۔

اگر کہیں آپ نے اس سے اپنی مالی پریشانیوں کا تذکرہ کیا، تو اس کے چہرے پر بے گانگی کے ایسے آثار نظر آئیں گے کہ جیسے آپ کو جانتے نہیں، پہچانتے نہیں۔ وہ شاید یہ کہے: ''میں'' آپ کی مدد ضرور کرتا، لیکن اس وقت میرا سارا پیسہ اس کنٹریکٹ میں لگا ہوا ہے۔ شاید کسی اور وقت میں آپ کی مدد کر سکوں گا۔'' یہ ہے آج کے انسان کو جانچنے کا طریقہ۔ فقط چند لمحوں میں اس کے دل کی حقیقی حالت ظاہر ہو جاتی ہے۔

قلب ایک ایسا عضو ہے جو نظر نہیں آتا۔ یعنی اسے باہر سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ اس پر زیادہ توجہ نہیں دیتے۔ ہر ایک کو یہ جاننا چاہیئے کہ انسانی جسم میں قلب مادی طور پر دل کی صورت میں موجود ہے اور اس کے روحانی وجود میں قلب کی صورت میں ہوتا ہے۔

Marfat.com

یہ ایک نہایت حساس جگہ ہے۔ اگر اسے تنہا چھوڑ دیا جائے تو یہ روحانی امراض کی آماجگاہ بن سکتی ہے۔ جسمانی اور روحانی بیماریوں میں بڑا فرق ہے۔ جسمانی بیماریوں کا پتہ آسانی سے چل سکتا ہے۔ کیوں کہ ان کے ساتھ درد شامل رہتا ہے۔ بیماری آپ کو مضمحل کر دیتی ہے اور آپ اپنے کام میں چُست اور محتاط رہنا چھوڑ دیتے ہیں۔

آپ اچھا محسوس نہیں کرتے ہیں اور بیماری کا ایک عمومی احساس آپ کے دامن گیر رہتا ہے، جو آپ کی روزمرّہ زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اپنی جسمانی بیماری کے لئے آپ لیبارٹری ٹیسٹس کرلتے ہیں اور آپ کو مختلف علامات بتائی جاتی ہیں، ایک دفعہ اگر بیماری کی تشخیص ہو جائے تو آدمی آسانی سے بہترین ڈاکٹر کا انتخاب کر کے اپنی بیماری کا علاج کرا سکتا ہے۔

یہ تقریباً ناممکن ہے کہ کسی کو اپنی بیماری کا پتہ چلے اور وہ اس کے علاج کا معین راستہ اختیار نہ کرے۔ درحقیقت وہ بیماری ہر وقت اس کی توجہ کا مرکز بنی رہے گی۔ حتیٰ کہ جب وہ کسی سے بات بھی کر رہا ہو تو

Marfat.com

بھی وہ بار بار اپنی بیماری کا ذکر کرے گا تاکہ ہمدردی اور مشاورت حاصل کر سکے۔

یہ حال ہے آج کے انسان کا جو اپنی جسمانی حالت سے تو بخوبی آگاہ ہے، لیکن اپنے روحانی وجود سے مکمل طور سے بے خبر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی جسمانی بیماریوں کا تو ہر ممکن علاج کراتا ہے، لیکن اُسے اپنے رُوحانی عوارض کے علاج کا کوئی طریقہ سجھائی نہیں دیتا۔ قلب کے روحانی امراض جسم پر زیادہ نظر نہیں آتے۔ اُن کی موجودگی کا پتہ آپ کی زبان اور آپ کے اعمال سے چلتا ہے۔ آپ اپنے اطراف کے لوگوں سے معاملات کس طرح کرتے ہیں۔ آپ نے اپنے حدود کا تعین کس طرح کیا ہے۔ کیا آپ کے اقدامات شریعت کے دائرہ میں ہیں؟

دوسروں کے جذبات و احساسات کے بارے میں آپ کتنے حسّاس ہیں؟ اور آپ کی نظر میں یہ دنیا کتنی اہم ہے؟ ان سوالات کے جوابات موصول ہونے پر ہی آپ کے قلب کی صحت کا تعین کیا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے اکثر لوگ تو اپنے قلب کے

Marfat.com

مسائل تک سے ہی بے خبر رہتے ہیں۔

اگر وہ تکبّر کا شکار ہیں اور دوسروں کو کمتر سمجھتے ہیں، وہ اس بیماری کی تکلیف کو محسوس نہیں کرتے اور نہ ہی اس کے آثار ان کے بدن پر ظاہر ہوں گے۔ تکبّر تو اس شخص کی زبان اور دوسروں کے ساتھ اس کے رویہ سے ہی اپنے آپ کو ظاہر کرتی ہے۔ نیز یہ اس شخص کی بجائے دوسروں پر زیادہ ظاہر ہوتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر لوگ تو اپنی رُوحانی بیماریوں سے تو واقف تک نہیں ہوتے۔ اس لئے وہ اپنے قلب کی کیفیت کے فرق کو محسوس نہیں کرسکتے۔ ہوسکتا ہے کہ اس کے اِردگرد کے لوگ بھی کھُل کر اس کی حالت کے بابت بات نہ کرتے ہوں، ہوسکتا ہے کہ وہ ایسا اس کی دولت یا دبدبے سے نہ کرتے ہوں یا انہیں اس کی پرواہ ہی نہ ہو۔

ایسی حالت میں تکبّر کی بیماری بے قابو ہوجاتی ہے اور اس کے بدنما داغ اس شخص کے دل پر پڑ جاتے ہیں۔ تکبّر کے ساتھ دوسری بیماریاں بھی پروان

Marfat.com

چڑھ سکتی ہیں۔ مثلاً حسد، غُصّہ، دنیا کی لامحدود خواہش پھر نفرت اور منفی سوچ وغیرہ۔ اس طرح وہ شخص شیطان کا ایک آسان شکار بن جاتا ہے۔

جن کو اپنے دل کی صحت کا خیال رہتا ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو ایسی بیماریوں سے آگاہ ہیں۔ وہ اپنے اللہ اور اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ اور انہیں اپنی زندگی میں نافذ کرتے ہیں۔

ایسے لوگ روزانہ اپنے ہر ایک عمل کا تجزیہ کرتے ہیں اور ان میں کسی روحانی بیماری کا کھوج لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر انہیں کسی ایسی بیماری کے معمولی آثار بھی نظر آئیں، تو وہ بڑے شدّ و مد سے اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ اور کسی بھی طرح اُسے ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ کسی ایسی بدنمائی کو بڑھنے نہیں دیتے۔ وہ اس بدنمائی کو اپنی زبان اور عمل سے کڑی نگاہ رکھ کر صاف کرتے ہیں۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ انسان فرشتے ہیں، وہ انسان ہیں اور گناہ کر سکتے ہیں۔ انسان بنا ہی اس طرح سے

Marfat.com

ہے۔ وہ دنیا کی چمک دمک سے متاثر ہوسکتے ہیں۔
اُن کی زبان بے لگام ہوسکتی ہے۔ وہ راہِ مستقیم سے بھٹک سکتے ہیں۔ لیکن اللہ نے ہر ایک کی مدد کی ہے۔ اس کی راہنمائی سب کے لئے ہے۔

اگر کسی سے گناہ سرزد ہوتا ہے، تو وہ توبہ کرسکتا ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کے گناہ کی وجہ سے اللہ کے دروازے بند نہیں ہوتے۔ اللہ نہایت رحم والا اور بخشش دینے والا ہے۔ انسان کو دیئے گئے جو پشیمانی کے خاص الخاص آنسو ہیں، ان میں صفائی کرنے کی تاثیر ہے۔ جو دل کی ناپاکیوں کو صاف کرتے ہیں۔

اللہ کو یہ آنسو پسند ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ یہ سیدھے قلب سے آرہے ہوں۔ پاک ہوں اور ان کے ہمراہ دوبارہ گناہ نہ کرنے کا ایک مضبوط ارادہ ہو۔ وہ جو اپنے دلوں کی مسلسل مانیٹرنگ کر رہے ہوں، وہ اس کی قدر جانتے ہیں۔ وہ مومن کے نوُری قلب کے اندر موجود خزانوں سے واقف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ سخت نگرانی کرنے والے نگہبانوں کی طرح ہیں۔ ہمیشہ

Marfat.com

متحرک اور تیار ۔ یہ اللہ والے ہیں، اللہ کے عاشقین ہیں ۔ ایک وقت آتا ہے جب ایسے لوگوں کے قلب اللہ کی ملکیت بن جاتے ہیں ۔ اللہ اپنی ملکیت کی نگہداشت کرنا خوب جانتا ہے ۔

اللہ کی لامحدود محبت ہر وقت آپ کے ساتھ ہو ۔

آمین !

Marfat.com

۱۷ جولائی ۲۰۰۹ء

باب (۶۴)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے جو رب الجہان ہے، جو رحمتہ اللعالمین کا رب ہے، جو ان تمام مخلوقات کا رب ہے جو کبھی بھی پیدا کی گئی ہوں یا جو کبھی بھی پیدا کی جائیں گی۔

درود و سلام جانِ کائنات پر۔ تمام انسانوں میں سب سے زیادہ معصوم اور سب سے زیادہ معاف کرنے والے پر۔

رحمت اور سلام آپ سب کے لئے ہے۔ اور آپ کے چاہنے والوں کے لئے۔ برکتیں اور سلامتی آپ سب کے لئے جو رحم و کرم کی اس بارش سے مستفیض ہوتے ہیں، جو محفل نور کی ہر نشست میں آپ پر برستی ہے۔

درحقیقت زمان یعنی وقت بڑی تیزی سے حرکت میں ہے۔ کیا آپ نے کبھی کسی ہوائی جہاز کو ٹیک

Marfat.com

آف'' کرتے دیکھا ہے۔

وہ پہلے اپنے انجنوں کو کھولتا ہے۔ اور آہستگی اور احتیاط سے رن وے کی طرف بڑھتا ہے۔ اور پھر جب وہ صحیح پوزیشن پر آجاتا ہے، تو پھر رفتار پکڑنا شروع کر دیتا ہے۔ اور اُڑنے سے پہلے اپنے وہیل زمین سے اٹھا لیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہوا میں بلند ہونے سے پہلے ہوائی جہاز کو تین مرحلے طے کرنے ہوتے ہیں۔ یہ اسٹارٹ ہو کر آہستگی سے چلتا ہے۔ دوسرا مرحلہ درمیانی رفتار سے اس جگہ تک پہنچتا ہے جہاں سے اُسے اصل اُڑان بھرنا ہوتا ہے۔ پھر وہ آخری مرحلہ آتا ہے، جب وہ اپنی پوری طاقت لگاتا ہے اور زبردست اسپیڈ سے اس وقت تک دوڑتا ہے جب تک کہ وہ حقیقتاً زمین سے بلند نہ ہو۔

اس دنیا کے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہو رہا ہے۔ جب دُنیا شروع ہوئی، تو اپنے ابتدائی سالوں میں وہ سیکھتی رہی۔ لیکن وہ سیکھنا آہستگی سے تھا۔ انسان نے اُن شروع کے سالوں میں تلاش و جستجو کی، تجربات کئے اور اپنی اس نئی قیام گاہ میں اچھی طرح رہنے کے لئے مکمل

Marfat.com

طور پر مصروف رہا۔ یہ وہ وقت تھا جب انسان نے نئے ہنر سیکھے، پھر اس نے دھاتوں سے اوزار اور ہتھیار بنانے شروع کئے۔ اس نے اپنے لئے سائبان بنانا سیکھ لیا، اور یہ بھی سیکھ لیا کہ کس طرح قبیلوں اور برادریوں میں رہا جائے۔ یہ وہ وقت تھا جب انسان قدرت کے بہت قریب تھا۔ اس کی تمام ضروریات یعنی غذا مکان یا لباس اس کا ماحول پورا کرتا تھا۔

وہ پانی جھیلوں اور دریاؤں سے پیتا تھا۔ اپنی غذا خود اُگاتا تھا اور ایک دوسرے کے لئے اور اپنے خدا کے لئے اس کے پاس بہت وقت تھا۔ ایسا بھی نہیں کہ ابلیس مردُود وہاں موجود نہ تھا۔ حقیقت میں تو ابلیس حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ ہی زمین پر اُترا تھا۔ اور اُترنے کے ساتھ ہی اس نے اپنا شر پھیلانا شروع کر دیا تھا۔

لیکن اس وقت کا انسان اس قدر مکّاری اور فساد میں گھِرا ہوا نہیں تھا۔ تو اس طرح انسان نے رفتہ رفتہ آرام سے اس زمین کو اپنا مسکن بنانا شروع کیا۔ پھر وہ مرحلہ آیا کہ دنیا نے بہت ساری مشکلات پر

Marfat.com

قابو پالیا، اور انسان نے زندگی کی آسائشیں حاصل کرلیں۔ اس نے ایسے مکانات میں رہنا شروع کیا جو نہ صرف اس کو سائبان مہیّا کرتے بلکہ وہ محل نما اور شاندار بھی تھے۔

اس کا کھانا اب صرف پیٹ بھرنے کے لئے نہ تھا بلکہ وہ اس کے مزاج کی ضروریات کو بھی پورا کرتا تھا۔ اُس کا لباس اب صرف اس کے تن ڈھانپنے کے لئے نہ تھا، بلکہ اس کے پہناوے میں خوبصورتی بڑھانے کے لئے بھی تھا۔ اس نے خود کو کئی رنگوں میں تقسیم کیا، اس نے خود کو نسل، مذہب اور مسلک کے خانوں میں تقسیم کیا۔ اُس نے اپنے آپ کو دولت اور حیثیت کے مطابق تقسیم کیا۔ اس نے قصبے، شہر، ملک اور برِّاعظم بنائے۔

یہ وہ وقت تھا جب ابلیس بہت زیادہ مصروف تھا وہ اور اس کے ساتھیوں نے انسانی نسل کے خلاف دن رات کام کیا، اور رفتہ رفتہ دنیا کو ایک ایسی جگہ بنا دیا جہاں انسانوں میں بہت سارے اختلافات پیدا ہوگئے۔ اکثر انسان کبھی بھی دوسروں کو اپنے برابر نہیں

Marfat.com

سمجھتے تھے۔ جن کے پاس دنیا کی دولت تھی، وہ اُن سے لوگوں کو برداشت نہیں کرتے جن کے پاس دولت نہ تھی۔

یہ وہ وقت تھا کہ وہ لوگ جنہوں نے تاریکی کی پیروی کی تھی وہ فریب میں مبتلا ہوگئے۔ اُن کی دُنیاوی دولت اور دبدبہ نے اُن کو ظلم کی طرف گمراہ کیا۔ اللہ کی نعمتوں کو اپنے ساتھی انسانوں میں برابر تقسیم کرنے کی بجائے اس وقت کے لوگوں نے اس دولت کو لوٹا اور کمزوروں پر حکومت کرنا شروع کی۔ یعنی ان لوگوں پر جو ان سے کمزور تھے۔

ان کے تکبّر نے ایسی بلندیوں کو چھوا کہ اُن میں سے چند نے تو خدائی کا دعویٰ کیا۔ انسان کتنا احمق تھا ابلیس اور تکبّر کا راستہ اختیار کر کے۔ حالاں کہ اُن کے پاس اللہ کی کھُلی نشانیاں پہنچ چکی تھیں۔ اور اُن کے نبیوں نے انہیں حق کی بابت بتا دیا تھا لیکن پھر بھی ایسے لوگ اپنی آنکھیں بند کئے، اپنی خود ساختہ پُرفریب دنیا میں ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔

آج کے دور میں دُنیا نے کئی جھوٹوں اور بدنصیبوں

Marfat.com

کو دیکھا اور اُن کی جھوٹی جنت کو دیکھا۔ نیز انہوں نے اللہ کے کئی انبیاء اور اللہ کے سچے عاشقوں کو دیکھا، اور انہوں نے اس وقت کی مثالوں سے کئی سبق بھی سیکھے۔

آج ہم ایک ایسے شخص کی زندگی کے بارے میں بات کریں گے جو نہ فقط سب کے لئے عبرت کا باعث ہے بلکہ اس کی لاش ابھی تک اس دنیا میں موجود ہے اور دنیا کے خاتمے تک یہاں رہے گی، تاکہ پوری دنیا یہ دیکھ سکے کہ تکبّر اور جھوٹ کا انجام کیا ہوتا ہے۔

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا فرعون تھا مصر کا عظیم حکمران، جس کی شان و شوکت نے اس کا دماغ اس قدر خراب کیا کہ اس نے اپنے وقت کا خدا ہونے کا دعویٰ کیا۔

جب اس کے کسی آدمی نے خواب دیکھا کہ کوئی اسرائیلی اس کی حکومت کو پاش پاش کر دے گا، تو اس بُزدل نے بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے ہر بچّے کو قتل کروانا شروع کر دیا۔ لیکن کون اللہ کی مرضی اور حکمت کے خلاف جا سکتا ہے؟

کیا آپ سب یہ نہیں دیکھ سکتے کہ سب سے زیادہ

Marfat.com

طاقت ور اور سب سے زیادہ دانا کون ہے؛ اس کی رضا کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ کوئی بھی اپنے مقدر کا مقابلہ نہیں کر سکتا جو اللہ نے اس کے لئے لکھ دیا ہے۔ فرعون کا گمان تھا کہ تمام بچوں کو قتل کروا کر وہ اپنی بادشاہت کو بچا سکے گا۔ اگر اس کے پاس کوئی قدرت اور علم ہوتا، تو وہ ہرگز اُسی لڑکے کو نہ پالتا جسے اس کی جھوٹی سلطنت کو پاش پاش کرنے کے لئے چُنا گیا تھا۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام جھوٹے خدا، جو دراصل ابلیس کے چیلے ہیں، سب سے زیادہ بے اختیار اور سب سے زیادہ احمق ہیں۔ تو اس طرح اللہ کا نبی اُسی گھر میں ہی پرورش پاتا رہا جو اللہ کے دشمن کا تھا، جسے ایک پل کے لئے بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔

یہ ہے وہ تحفظ، اس کے لئے جو اللہ پر کامل بھروسہ کرتا ہے اور جسے عاشق کی سطح پر بلند کیا جاتا ہے۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے، تو وہ ایک حسین اور طاقت ور مرد تھے۔ جن کا دل پاک تھا۔

Marfat.com

اُن کی پرورش ظلم کے درمیان ہوئی تھی مگر تاریکی انہیں چھو بھی نہیں سکتی تھی۔ اس کے برعکس آپ کو غریبوں اور کمزوروں سے کئے جانے والے ناروا سلوک سے نفرت تھی۔ عیش و عشرت تو اُن کے لئے تھیں، جو طاقت ور تھے اور جو غریبوں کو ظلم و ناانصافی کے ذریعے کنٹرول کرتے تھے۔

فرعون نے ایک جھوٹی دنیا تعمیر کی تھی۔ ایک ایسا فریب جس میں وہ خود کو خدا کہلواتا تھا۔ اُسے یہ گمان تھا کہ اُسے کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور وہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ یہ ہے شیطان کا طریقہٴ واردات۔ وہ معقولیات اور حق شناسی کی صلاحیت کو کنٹرول کرتا ہے اور ایسے لوگوں کو تاریکی میں دھکیل دیتا ہے۔ تاکہ وہ وہاں دائمی طور پر گمراہی میں پڑے رہیں۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ ناانصافی دیکھی تو آپ لڑائی میں مصروف دو آدمیوں کے درمیان کود پڑے۔ لیکن مشکل اس وقت پیدا ہوئی جب ان میں سے ایک آدمی آپ کے ہاتھ سے لگنے والی کاری ضرب سے ہلاک ہو گیا۔ اس کے باعث آپ اس شہر سے

Marfat.com

فرار ہو کر مدائن پہنچے، جہاں اللہ نے اپنے عاشقوں کے گھر میں آپ کی حفاظت کی۔

یہاں آپ کو ایک گھرانہ دیا گیا اور آپ کو چند سال تک ٹھہرایا گیا۔ مقررہ مُدّت گزر جانے کے بعد اللہ کا کلیم اللہ اپنے خاندان کو لے کر اپنے وطن کے لئے روانہ ہو گیا۔ دورانِ سفر ایک پہاڑ پر آپ کی نظر ایک آگ پڑی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"جب اس نے ایک آگ دیکھی تو اپنی بی بی سے کہا، ٹھہرو! مجھے ایک آگ نظر آ رہی ہے۔ شاید میں تمہارے لئے اس میں سے کوئی چنگاری لاؤں یا آگ پر راستہ پاؤں"۔

(طٰہٰ۔ ۱۰)

حضرت موسیٰ علیہ السلام آگ کے قریب پہنچ کر بوکھلا اُٹھے۔ کیوں کہ اگرچہ آگ روشن تھی، لیکن نہ تو یہ اس درخت کو جلا رہی تھی، جس پر یہ روشن تھی اور نہ ہی بجھ رہی تھی۔ اور آپ جتنا اس کے قریب تر جانے، وہ اتنا ہی پیچھے ہٹ جاتی۔

آپ نے خوف محسوس کیا اور چاہا کہ مڑ کر واپس جائیں

Marfat.com

کہ ایک آواز نے پُکارا (طٰہٰ ۱۲-۱۱) "اے مُوسیٰ ! بے شک میں تیرا رب ہوں۔ تو تُو اپنے جوُتے اُتار دے، بے شک تُو پاک وادی میں ہے۔ اور میں نے تجھے پسند کیا۔ اب کان لگا کر سُن جو تجھے وحی ہوتی ہے"۔

تو اس طرح حق نے آپ کی رہنمائی کی اور آپ کو باطل کے خلاف قوت عطا کی۔ اس علم و آگہی کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے گھر لوٹ گئے۔ اور اپنے بھائی کے ہمراہ، جن کو بھی نبوت عطا ہوئی تھی، فرعون کے دربار میں پہنچے۔ یہی اللہ کا طریقہ ہے۔ جھوٹ جب سچّائی کو دیکھتا ہے تو اُسے فوراً پہچان لیتا ہے۔

ایسا ہی مصر کے جھوٹے خدا کے ساتھ ہوا۔ جیسے ہی فرعون کی نظریں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ٹکرائیں وہ فوراً سمجھ گیا کہ کئی سال پہلے دیکھا جانے والا وہ خواب سچ ہونے جا رہا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ ایک اسرائیلی اس کی جھوٹی خدائی کے بُت کو پاش پاش کر دے گا۔

اگرچہ وہ سچائی کو جانتا تھا، مگر اس کے تکبّر نے اُسے اس سچائی کو تسلیم کرنے سے روک دیا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُسے اللہ کی طرف بُلایا، رب الرحمت کی

Marfat.com

طرف بلایا تو اُس نے انکار کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ثبوت مانگا۔

"اور سارے جہاں کا رب کیا ہے"؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا "رب آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے، اگر تمہیں یقین ہو" (شوریٰ ۲۳)

فرعون اور اس کے درباری نہیں چاہتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مصری بادشاہ کا راز فاش کریں۔ اس لئے انہوں نے مخالفت کی اور آپ کا مذاق اڑایا۔ فرعون بولا ..... اے ہامان! میرے لئے گارا پکا کر ایک اونچا ٹاور بنا شاید میں موسیٰ کے خدا کو جھانک آؤں۔ اور بے شک میرے گمان میں تو وہ جھوٹا ہے"۔

(قصص : ۳۸)۔

فرعون اب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بہت زیادہ خوف زدہ تھا۔ اور آسانی سے اپنے خاتمہ کے قریب ہونے کو دیکھ سکتا تھا۔ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دھمکی دیتے ہوئے سختی سے کہا: "اگر آپ نے میرے علاوہ کسی اور کو خدا مانا تو میں آپ کو جیل میں ڈال دوں گا"

Marfat.com

اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ”کیا میں تمہاری غلط راہ پر چلوں جب کہ میں اُس واحد اور حقیقی اللہ کی طرف سے ناقابلِ تردید نشانیوں کے ساتھ آیا ہوں۔“ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی زمین پر پھینک دی جو ایک اژدھا کی صورت میں بدل گئی اور اپنی ہتھیلی کو اپنی بغل میں دبا کر اُسے دوبارہ نکالا تو وہ ستارے کی طرح چمک رہی تھی۔

فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جادُوگر ہونے کا الزام لگایا اور اپنے جادُوگروں کو بلوایا، تاکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جادو کا مقابلہ کریں۔ تو اس طرح چند دنوں کے اندر ہی ہزاروں افراد کے سامنے حق نے باطل پر یوں فتح پائی کہ جب مصری جادوگروں نے اپنی لاٹھیاں زمین پر ڈالیں تو وہ سب سانپ بن گئے لیکن جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی پھینکی تو وہ ایک اژدھا میں تبدیل ہوگئی جس نے تمام سانپوں کو ہڑپ کیا۔

اس سے بادشاہ کو بڑا غصہ آیا، خاص طور پر جب

Marfat.com

اُن جادوگروں نے فوراً اسلام قبول کیا اور پکار اُٹھے کہ :
ہم ہارون اور موسیٰ کی باتوں پر ایمان لائے"۔
(طٰہٰ : ۷۰)

فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روحانی طاقت سے گھبرا گیا۔ اور اگرچہ وہ اپنا غصہ ظاہر کر رہا تھا لیکن مارے خوف کے اُس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم نہیں دیا۔ اس کے برعکس بزدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نے ایک بار پھر بنی اسرائیل سے پیدا ہونے والے تمام بچّوں کو قتل کرنے کا حکم دیا تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام زیادہ طاقت ور نہ ہو سکیں۔ مگر کون اللہ سے لڑ سکتا ہے یا اُس کے غصّے کو برداشت کر سکتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے لوگوں کو مصر سے نکال کر دُور اپنے اباؤ اجداد کے وطن یعنی فلسطین لے گئے۔ جانے کے لئے ان کے سامنے دو راستے تھے ایک صحرا کو عبور کر کے، جو آسان تھا، اور دوسرا راستہ بحرِ احمر سے گزر کر۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ

Marfat.com

لمبا راستہ اختیار کریں تاکہ دنیا دیکھ سکے کہ کس طرح حق، باطل پر غالب آتا ہے۔ جب وہ سمندر پر پہنچے تو اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اپنی لاٹھی لہروں پر دے ماریں، تاکہ وہ پانی کو دو حصوں میں تقسیم کرے۔ اور درمیان میں ایک خشک راستہ بن جائے۔

فرعون بھی وہاں پہنچا اور شیخی ماری کہ پانی کا، دو حصّوں میں بٹ جانا ایک معجزہ ہے۔ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعاقب کیا، اور جب مصریوں میں سے آخری آدمی پانی کے درمیان خشک راہ داری پر آ گیا تو پانی کے دونوں حصّے پھر سے مل گئے اور فرعون کی پوری فوج غرق ہوگئی۔

جب فرعون نے عذاب کی نشانیاں دیکھیں، تو بے ساختہ پُکار اُٹھا کہ "میں سچے خدائے واحد پر ایمان لایا، جس پر بنی اسرائیل کا ایمان ہے، اور میں ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔" لیکن اللہ جانتا ہے کہ اس کے دل میں کیا تھا اور اس کے الفاظ میں کتنی صداقت تھی۔ چنانچہ اس کے جواب میں ارشادِ ربانی ہوا "اب کیا۔ اور (تو) پہلے سے نافرمان رہا اور تُو فسادی تھا۔"

Marfat.com

(یونس : ۹۱)

اور اللہ نے مزید فرمایا "آج ہم تیری لاش کو محفوظ کریں گے، تاکہ تُو آنے والی نسلوں کے لئے عبرت کا نشان بنایا گیا تھا" تو یہ ہے اس شخص کا انجام جو احمقوں کی جنت میں رہتا تھا۔ جو جھوٹ کا خود ساختہ خدا بن بیٹھا تھا۔ وہ جو سوچتا تھا کہ دنیا اس کی ہے۔ اور وہ کبھی نہیں مرے گا۔

آج کا انسان آخر اللہ کی نشانیوں کو کیوں نہیں دیکھتا جو ماضی کے اُن لوگوں کی نسبت ہیں جو شان و شوکت سے ایسے محلوں میں رہتے تھے جن کے نیچے نہریں بہتی تھیں۔ وہ لوگ جو اُونچے ٹاور تعمیر کروانا چاہتے تھے، تاکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خدا کو دیکھ سکیں۔ انہیں اللہ کی کھُلی نشانیاں دکھائی گئی تھیں۔ اور بے شک لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں"

اس کے چاہنے والے اُس وقت بھی سوچتے تھے، کہ وہ ہمیشہ کے لئے ہیں۔ جی ہاں! یعنی وہ رہتی دُنیا تک موجود رہیں گے۔ لیکن ایسی حالت میں کہ وہ دُنیا کے لئے عبرت ہوں۔ تاکہ ہر ایک آدمی یہ دیکھ سکے کہ

Marfat.com

وہ سر جس کے آگے ہزاروں جھکتے تھے۔ وہ اب خود مارے شرم کے جھکا ہوا ہے۔ اور وہ زبان جو بے شمار لوگوں کو سزائے موت سناتی تھی، اب ساکت، بے حرکت اور بے بس ہے۔ اور وہ آنکھیں جن سے غرور تکبّر جھلکتا تھا اب بے جان ہیں اور اپنی طرف دیکھنے والوں سے کہتی ہیں: "میں بادشاہ تھا، دنیا کا خدا تھا، میں اس حق کا مخالف تھا جو سب کچھ جاننے والا حقیقی سلطان ہے۔ مجھے دیکھو اور مجھ سے عبرت حاصل کرو۔"

اے اُمّتِ محمدی! کیا آپ کے خیال میں فرعون واقعی مرچکا ہے اور دنیا اب فرعون سے خالی ہے؟ دنیا اب اپنے آخری مرحلے میں ہے۔ یہ وہ وقت ہے کہ جب اس نے پوری رفتار پکڑ لی ہے۔ اور اب وہ کسی بھی وقت اُڑان بھرنے کے لئے تیار ہے۔ تو پھر آخرت جب اتنا قریب ہے، ابلیس زیادہ فرعون پیدا کرنے میں مصروف ہے، جو اس احمقوں والی جنّت کو آباد کرسکیں، اور بے شک وہ احمق ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کہانی ہر ایک کو سنائیں یعنی اللہ کے عاشقوں کی کہانی۔ اور ہر ایک سے کہیں

Marfat.com

کہ وہ اپنی آنکھیں کھلی رکھیں، تاکہ وہ بھی ان فرعونوں کو دیکھ سکیں جو اُن کے اطراف موجود ہیں۔ ہر ایک کو بتائیں، خواہ کتنے ہی فرعون اور کتنے ہی جھوٹے خُدا کیوں نہ ہوں۔ بس انہیں یہ بھولنا نہیں چاہیئے کہ فتح ہمیشہ حق کی ہوتی ہے۔

آمین!

Marfat.com

۲۰ جولائی ۲۰۰۹ء

باب (۶۵)

شروع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کے بابرکت نام سے جو بہت ہی اعلیٰ، عزت والا، شان والا اور حقیقی ہے۔

درود وسلام ہوں آپ کے رب کے نجم پر۔ یعنی اس ستارے پر جو باہم مل کر ایک ہو گئے تھے۔

محبت، رحمت اور برکت ہوں آپ کے لئے اور آپ کے پیاروں کے لئے۔ سلامتی ہو آپ کے لئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہیں، جو اُن کے مقدس دل کی دھڑکن ہیں۔

سُورۂ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک، جس کے اردگرد ہم نے برکت رکھی تاکہ ہم انہیں اپنی عظیم نشانیاں دکھا سکیں۔ بیشک

Marfat.com

اللہ دیکھتا سُنتا ہے"۔

وہ رات شبِ معراج تھی جب رسول اللہ علیہ وسلم کو اس زمین سے اُٹھایا گیا تھا اور انہیں آسمانوں کی عظیم ترین بلندیوں پر اُٹھالیا گیا تھا پھر وہاں سے ایک اور بلند مقام پرلے جایا گیا۔ اور اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلّم اس مقام تک پہنچے جہاں تمام حدیں ختم ہیں، جہاں کوئی حد نہیں، کوئی سرحد نہیں۔ یہ مکان لامکاں ہے۔

یہ تھی وہ رات، اللہ کے ستارے والی رات جب دو مل کر ایک ہوئے۔ وہ رات جب دوئی کو مٹا دیا گیا اور تمام دوریاں ختم کردی گئیں۔ یہ رات اللہ کے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رات تھی۔ وہ رات جب ایک بندے کو اللہ کی نشانیاں دکھائی گئیں۔ سُورہ نجم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اس پیارے چمکتے تارے کی قسم، جب یہ معراج سے اُترے۔ تمہارے صاحب (رفیق) نہ بھکے اور نہ بے راہ چلے۔ اور نہیں بولتے اپنے نفس کی خواہش سے۔ انہیں سکھایا ایک نہایت طاقت ورنے۔ پھر وہ سیدھے

Marfat.com

ہو کر بیٹھے اور وہ آسمان کے سب سے بلند کنارے پر تھے۔ وہ نزدیک ہوئے اور خوب اُتر آئے۔ پھر رہ گیا فاصلہ دو کمانوں کے برابر، یا اس سے بھی نزدیک۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔"

تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو؟ اور انہوں نے تو وہ جلوہ دو بارہ دیکھا، سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔ اس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔ جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا، آن کی آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔ بے شک انہوں نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔"

یہ ایک بڑا کٹھن وقت تھا مومنین کے لئے آزمائشوں کا وقت تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نیا دین بُت پرستوں کی سرزمین میں متعارف کیا تھا جو کہتا تھا کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے ایک اللہ کے۔ اور بے شک کوئی معبود نہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Marfat.com

یہ کہنا کفّار کے دلوں پر تلوار کی طرح گرا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام ایک بہت بڑا کام تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی نہایت قلیل تعداد میں تھے اور آپ کی زندگی سختیوں سے بھرپور۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شمار مشکلات کا سامنا کیا، مگر آپ نے ایک بار بھی شکوہ نہیں کیا اور نہ ہی اپنے تکلیف کو ظاہر ہونے دیا۔ آپ سراپائے محبت تھے اور ہیں، اپنی "سچّی محبت" کے لئے۔ اور یہ محبت آپ نے اپنے اللہ سے نسبت میں ثابت قدم رہ کر دکھائی، دوسرے تمام لوگوں کو اللہ کے بارے میں بتایا۔ اور جب اللہ نے آپ کو اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں دینے کے لئے کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں سوچا اور آپ کے پاس جو کچھ تھا، وہ اللہ کی راہ میں دے دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آرام دِہ زندگی دے دی، اپنے سماجی مقام کو ترک کیا، اپنی دولت دے دی، اپنا خاندان چھوڑ دیا۔ اپنا مکان دے دیا اور ایک بار بھی ان کی طرف پلٹ کر نہیں دیکھا۔ اُس وقت بھی

Marfat.com

آپ کو معلوم تھا کہ آپ کو اللہ کے لئے تخلیق کیا گیا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اللہ کے لئے ہیں۔

دلوں پر بہت دُکھ اور آپ کے خاندان پر زیادتیاں کی گئیں۔ انہیں ان کے گھروں سے بے دخل کر کے ملک بدر کیا اور یہ سب اس لئے کیا گیا کہ وہ اپنے خالق کے وفادار تھے۔ درد میں اضافہ اس وقت ہوا جب آپ کے پیارے چچا اور اس زوجہ محترمہ کا انتقال ہوا جو آپ کے تمام دُکھ درد میں شریک تھیں۔

پھر زیادتیوں میں اور اضافہ ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھڑکیاں دی گئیں۔ آپ کو طائف سے اس حال میں نکالا گیا کہ نعلینِ مُبارک خون سے تر بتر تھے۔ آپ کے پورے جسم اطہر پر کفار کی نفرت کے نشان تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو بھی فقط اس لئے ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا کہ آپ اپنے اللہ سے محبت کرتے اور اس کا پیغام سب تک پہنچا رہے تھے۔

لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی تنہا نہیں چھوڑا گیا۔ آپ ہر وقت اپنے رب کو اپنے ہمراہ محسوس کرتے۔ اس کی آغوش اور اس کی موجودگی کو محسوس کرتے تھے، جس

Marfat.com

کے باعث آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغام کو پہنچانے کے کام کو زیادہ استقامت سے کرتے تھے۔

پھر ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا: "اے میرے رب! ان لوگوں کے دل پتھر کی طرح کیوں ہیں؛ ان کی آنکھیں مکمل طور پر بند کیوں ہیں، ان کی روحیں اتنی کمزور کیوں ہیں، وہ آپ کو دیکھ کیوں نہیں سکتیں جب کہ آپ ہر جگہ موجود ہیں۔ آپ کا جلوہ تو اس قدر شاندار اور خوبصورت ہے، تو پھر یہ اپنی آنکھیں کیوں نہیں کھولتے؟"

اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت سیاہ آنکھیں اشکبار تھیں اور آپ کا حسین چوڑا سینہ ہچکیوں سے اوپر نیچے ہو رہا تھا۔ آپ کے نازک لب جذبات اور آہوں سے لرز رہے تھے۔ یہ وہ وقت تھا جب عاشق نے اپنی محبت کی طلب کی، اپنی پاکیزہ محبت کو دیکھنا چاہا۔ یہ وہ وقت تھا جب معشوق نے اپنے عاشق کی طلب کی۔ اور وہ اسے فوراً ہی مانگ رہا تھا۔

چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام کو براق سمیت بھیجا گیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی نرمی

Marfat.com

سے کہا گیا کہ آپ اپنے ملکوتی عروج کے لئے باہر تشریف لے آئیے، اپنی معراج کے لئے تشریف لے آئیے، جو ایک عاشق کی طرف سے اپنے عاشق کے لئے ایک تحفہ ہے۔ جو اللہ اپنے دستِ مبارک سے دینا چاہتا ہے۔ یہ ہے انداز ایک بادشاہ کا اپنے عاشق، اپنی محبت کو تحفہ دینے کا۔

اب میں آپ کے سامنے ایک حدیث بیان کروں گی، جس میں پوری تفصیل موجود ہے جس سے دنیا واقف ہے۔ پھر آپ کو ذرا سی وہ بات بتائیں گے، جسے دنیا نہیں جانتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معراج کے لئے براق لایا گیا، جو ایک لمبا، سفید سواری تھا، گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا۔ اس کے کھُر وں کے رکھنے کا درمیانی فاصلہ اتنا کہ جہاں تک نظر کی پہنچ۔ میں اس پر سوار ہوا اور بیت المقدس (یعنی یروشلم) پہنچا۔

"میں نے اس کو (براق کو) اس جگہ باندھا جہاں اُسے انبیاء باندھا کرتے تھے۔ میں مسجد میں داخل ہوا اور دو نوافل ادا کیں، پھر باہر آیا۔ جبریل علیہ السلام

Marfat.com

میرے پاس آئے، ایک پیالی میں شراب اور ایک پیالی میں دودھ لئے۔ میں نے دودھ کی پیالی پسند کی اور جبریل بولے: "آپ نے فطرت کے مطابق انتخاب فرمایا۔" پھر وہ ہمارے ہمراہ پہلے آسمان پر آئے۔

جبریل نے گیٹ کھولنے کے لئے کہا اور کوئی اندر سے بولا: کون ہے؟ اس نے جواب دیا: جبریل۔ پوچھا گیا۔ اور آپ کے ہمراہ کون ہیں؟ کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ پوچھا۔ کیا بلائے گئے ہیں؟ کہا، ہاں، انہیں بلایا گیا ہے۔ گیٹ کھولا گیا اور میں نے خود کو حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ پایا۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور اچھی پذیرائی کی۔ پھر جبریل ہمارے ساتھ دوسرے آسمان پر آئے۔ جبریل علیہ السلام نے گیٹ کھولنے کے لئے کہا اور وہ ہمارے لئے کھولا گیا۔ میں نے خود کو اپنے کزن عیسیٰ ابنِ مریم علیہ السلام کے پاس پایا۔ اور پھر یحییٰ ابنِ زکریا علیہ السلام کے پاس۔ انہوں نے میرا خیر مقدم کیا اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

Marfat.com

پھر جبریل علیہ السلام ہمارے ہمراہ تیسرے آسمان پر آئے اور دروازہ کھولنے کو کہا جو ہمارے لئے کھولا گیا اور میں نے خود کو یوسف علیہ السلام کے ساتھ پایا۔ جنہیں ایک اچھا مقام عطا کیا گیا ہے۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور نیک تمنّاؤں کا اظہار کیا۔ پھر جبریل علیہ السلام ہمارے ساتھ چوتھے آسمان پر آئے، اور گیٹ کھولنے کو کہا اور وہاں جا کے خود کو ادریس علیہ السلام کے ساتھ پایا۔ انہوں نے میرا خیر مقدم کیا، اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اللہ فرماتا ہے: "ہم نے اُسے بلند مرتبہ کیا"۔

پھر جبریل ہمارے ساتھ پانچویں آسمان پر آئے، جہاں ہارون علیہ السلام نے میرا خیر مقدم کیا۔ پھر جبریل علیہ السلام ہمارے ساتھ چھٹے آسمان پر آئے اور گیٹ کھولنے کو کہا اور میں نے خود کو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ پایا، جنہوں نے میرا استقبال کیا اور میرا خیر مقدم کیا۔ پھر جبریل علیہ السلام ہمارے ساتھ ساتویں آسمان پر آئے اور میں نے اپنے آپ کو ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ پایا، جو بیت المعمور سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔

Marfat.com

ہر روز ستّر ہزار ملائکہ اس میں داخل ہوتے ہیں جو دوبارہ باہر نہیں نکلتے۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس لایا گیا۔ اس کے پتّے ہاتھی کے کان برابر ہوتے ہیں۔ اور اس کے پھل جگوں جتنے ہیں۔ پھر اُسے اللہ کے حکم سے ایک غلاف سے چھپایا گیا۔ وہ تبدیل ہوا، تاکہ کوئی اس کے حُسن کو بیان نہ کر سکے۔

اللہ نے مجھ پر ظاہر فرمایا جو ظاہر فرمایا۔ اس نے مجھ پر دن رات کے لئے پچاس نمازیں مقرر کیں۔ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس نیچے اُترا، انہوں نے پوچھا کہ آپ کے رب نے آپ کی اُمّت کے لئے کیا حکم نافذ کیا؟ میں نے جواب دیا، پچاس نمازیں۔ انہوں نے کہا اپنے رب کے پاس واپس جائیے اور اس میں کمی کی درخواست کیجئے، آپ کی اُمّت اسے برداشت نہیں کر سکے گی۔ میں نے اسرائیلیوں کو اس سے کم تعداد میں آزمایا ہے، جس میں وہ ناکام رہے ہیں۔

اس لئے میں اپنے رب کے پاس لوٹ آیا۔ اور عرض کیا اے میرے رب! میری اُمّت پر ڈالا گیا یہ بوجھ کم کر دیجئے۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس

Marfat.com

آیا۔ وہ مجھے بار بار اللہ کے پاس بھیجتے رہے تاکہ میں نمازوں کی تعداد کم کراؤں۔ حتیٰ کہ آخر کار اللہ نے فرمایا:

"دن رات کے لئے پانچ نمازیں ہیں، ہر نماز دس نمازوں کے برابر ہے۔ اس طرح یہ پچاس نمازیں ہو جائیں گی۔"

کوئی اگر ایک نیک کام کا ارادہ کرتا ہے، لیکن اس کام کو کرتا نہیں ہے، تب بھی اُس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔ اگر کوئی اس کام کو کرتا ہے، تو دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

اگر کوئی ایک بُرے کام کی نیّت کرتا ہے، لیکن اُسے کرتا نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں لکھا جائے گا۔ لیکن اگر کوئی اُسے کرتا ہے تو ایک بدی لکھی جائے گی۔

پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس نیچے اُتر آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا۔ انہوں نے کہا لوٹ جائیے اپنے رب کے پاس اور اُسے (اور) کم کرائیے۔ میں نے جواب میں کہا۔ میں اس کے لئے اپنے رب کے پاس اتنی بار گیا ہوں کہ مجھے پھر ایسا کرنے میں بہت شرم آتی ہے۔"

Marfat.com

اللہ کے محبوب اس رات آسمان پر تھے۔ وہ اپنے طبعی جسم کے ساتھ وہاں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خارجی جسم بے عیب اور مکمل ادب واحترامِ الٰہی میں اور آپ کا داخلی وجود بھی بے عیب اور مکمل ادب و احترام الٰہی میں...

آپ کو نُوری لباس پہنایا گیا تاکہ آپ نا معلوم کی حدود میں داخل ہو سکیں۔ یعنی اس جگہ جائیں جہاں کبھی بھی کوئی داخل نہیں ہوا ہے۔ جہاں دُوئی مٹا دی گئی ہے۔ اور صرف عشق موجود ہے عشق کے اندر داخل ہونے کے لئے محبوب کو بھی عشق ہونا پڑے گا!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں لڑکھڑائے اور مکمل ادب وآدابِ الٰہی کا دامن نہیں چھوڑا۔ آپ نے بلندی کے تمام مقامات اسی شان وتحمل سے طے کئے جو آپ کا طریقہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پُرسکون تھے۔ آپ خاموش تھے۔ یہ تو آپ کی خارجی (ظاہری) ذات تھی، لیکن آپ کے باطنی وجود کا قصّہ مختلف تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رواں رواں اس عشق سے تربتر تھا۔ جو فقط آپ ہی کا حصّہ ہے۔ معصوم دل کی

Marfat.com

دھڑکن تیز تھی اور رُوح یعنی رُوحِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) مکمل طور پر مسرور تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اطراف سے آگاہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں سے بات کر رہے تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح باقی تمام موجودات سے بے خبر تھی۔

یہ ایسا ہی تھا کہ جیسے کوئی شخص سمندر میں ڈوب رہا ہو اور باہر نکالنے کے لئے مدد لینے کی بجائے اپنے آپ کو اور گہرائی میں لے جا رہا ہے، حتیٰ کہ مکمل طور پر غرق نہ ہو جائے اُن گہرے پانیوں میں۔ پھر آنکھیں پتھرا جاتی ہیں اور سانس رُک جاتی ہے۔ اب صرف انتظار ہے حقیقت کا انتظار۔ ایک انتظار۔ ایک خاموش انتظار حق کے لئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مرحلے عبور کر لئے۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہا چھوڑ دیا گیا، سدرۃ المنتہیٰ پر، یعنی اس جگہ جہاں سے آگے کبھی بھی کوئی نہیں گیا سوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اللہ کا نُور ہیں۔

یہ وہ رات تھی کہ جب پیاسا پانی کے قریب تھا جب پیاس اتنی زیادہ تھی کہ سارے پیاسوں پر سبقت لے گئی۔

Marfat.com

جب آنکھیں بھوکی تھیں۔ اور اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ایک رواں منتظر اور مشتاق تھا۔

یہ کیفیت تھی۔ شدتِ انتظار میں ایک شدید درد محسوس ہو رہا تھا۔ ایک شدید خواہش، ایک بھڑکتی آگ۔ جو باطنی دل سے اٹھی اُن کے روئیں روئیں میں پھیل گئی۔ اُس آگ کو کوئی نہ دیکھ سکا سوائے اللہ کے جس کے لئے یہ آگ روشن کی گئی تھی۔ اس درد کو کوئی محسوس نہ کر سکا۔ سوائے اللہ کے جس کے لئے یہ درد محسوس ہو رہا تھا۔

ذات کو پیچھے چھوڑ دیا گیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم محبت کی چوکھٹ میں داخل ہوئے تب ہی حجاب کے صرف محبت ہی محبت رہ گئی۔ پاک اور کامل محبت۔ محبت، محبت میں سما گئی اور باقی سب چیزیں غائب ہو گئیں۔ ہر ایک چیز غائب اس لئے ہوئی کہ ہر ایک چیز کا وجود ہی نہ تھا۔

یہ وہ رات تھی جب عاشق ایک دوسرے کے لئے نہایت مشتاق تھے، بے تاب تھے۔ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ پھر ایک دوسرے کے قریب ہوئے۔ اتنے قریب جیسے قاب قوسین۔ اور پھر اس

Marfat.com

بھی قریب تر۔ اس حد تک کہ جب صرف محبت باقی رہ گئی۔

اس کے بعد اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لوٹ آئے اور پھر اپنی بقیہ زندگی اس طرح بسر کی جس طرح انہیں بتایا گیا تھا۔ دنیا معراج کے اس حصّہ کو جانتی ہے، مگر وہ یہ نہیں جانتی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ کر دنیا میں تشریف لائے، تو وہ اپنے وجود کا ایک حصّہ اپنے رب کے پاس چھوڑ آئے تھے۔

وہ حصہ ہمیشہ اللہ کا تھا اور ابد تک اسی کے پاس رہے گا۔ یہ اس لئے ضروری تھا کہ وصال کے بعد، جدائی ناقابلِ برداشت ہو سکتی تھی۔ اپنے سورج کے بغیر دن کیسے قائم رہ سکتا ہے۔ رات اپنے چاند کے بغیر کس طرح قائم رہ سکتی ہے۔ سمندر اپنے پانی کے بغیر اپنا وجود کس طرح برقرار رکھ سکتا ہے۔ یا پھول رنگ و بو کے بغیر کیسے رہ سکتے ہیں۔ دنیا اپنے مدار کے بغیر کیسے قائم رہ سکتی ہے۔ آسمان اپنے افلاک کے بغیر کیسے قائم رہ سکتا ہے اور اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اللہ

Marfat.com

کے بغیر کیسے رہ سکتے ہیں۔

تو آپ دیکھ سکتے ہیں کہ محبت کیا ہوتی ہے۔ الفاظ اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ کوئی سنگیت اس کا ردھم نہیں بنا سکتا۔ کوئی رنگ اس کو اپنا حسن نہیں دے سکتا کوئی شراب اس میں نشہ نہیں لا سکتی سوائے اس نشہ کے جسے اللہ دینا چاہے۔

محبت کو صرف اللہ کے الفاظ بیان کر سکتے ہیں۔ اس کی موسیقی صرف اللہ کے سنگیت سے ترتیب دی جا سکتی ہے۔ اس کے رنگ صرف اللہ کے رنگ ہو سکتے ہیں، اور اس کا نشہ صرف اللہ ہی کے نشہ سے ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ کہا جاتا ہے:۔

دیکھو میں نے ہر شے آزمائی،
لیکن تم سے زیادہ پیاری چیز نہیں پائی
پھر میں نے سمندر میں غوطہ لگایا
وہاں تم سے بہتر موتی نہ تھا۔
میں نے ہزاروں خُم اور کنستر کھولے
اور سب کو چکھا
مگر مجھے سوائے تمہارے

Marfat.com

کسی بھی شراب سے نشہ نہ آیا۔
کتنی عجیب بات ہے!
یاسمین اور گلاب کے پھول
اپنے رنگ و بُو کے ساتھ
میرے دل میں رچے بسے ہیں۔
لیکن وہ دوست میرے سینے کے قریب کبھی
نہیں آیا
جس کی سانسوں میں یاسمین کی خوشبو ہے
میرا کبوتر دل اُڑ کر تیرے بالاخانے پر آجاتا ہے
اور میری رُوح اور میں بلبلوں کی طرح فریاد کرتے
ہیں
یا میرا کبوتر تیرے پاس رہتا ہے۔

آمین!

Marfat.com

۲۴ جولائی ۲۰۰۹ء

باب (۶۶)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے جو زمین اور آسمان کا نُور ہے، جو بھیدوں کا رکھنے والا ہے۔ اور جو تمام جہان کا مالک ہے۔

درود و سلام اس ذاتِ مقدس پر جو رہبر، معلم، اور رحمدل معلم ہیں جنہیں تمام مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے مقرر کیا گیا ہے، اور آپ کا یہ منصب ابد تک برقرار رہے گا۔

سلام، رحمت اور برکتیں ہوں آپ کے لئے اور آپ کے اہلِ خانہ کے لئے، سلامتی ہو اُن سب پر جو اللہ کا کلام اور اس کی حمد اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلّم کی ثناء سُننے کے لئے ہر وقت مشتاق و آمادہ ہیں۔

محبت میں ایک ایسی خوبصورت خوشبو ہوتی ہے،

Marfat.com

جو کبھی ختم نہیں ہو گی۔ کوئی چاہے کتنی ہی کوشش کرے کہ وہ اس سے متاثر نہ ہو، لیکن پھر بھی وہ اس سے متاثر ہوئے بنا نہیں رہ سکتا۔

محبت کیا ہے؟ ہر ایک کے پاس اس لفظ کی اپنی اپنی تشریح ہے۔ محبت کا واسطہ براہِ راست دل سے ہے۔ اس کی ذمہ داری دلوں کی رکھوالی کرنا ہے۔ دل انسان کا سب سے زیادہ قیمتی اثاثہ ہے۔ لیکن بدقسمتی سے سب سے بدترین سلوک اور نافہمی کا شکار یہی دل ہوتا ہے۔ اگر دلوں کی مناسب دیکھ بھال ہوتی، تو دنیا ایک مختلف جگہ ہوتی۔

لوگ بے شک ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں، وہ رشتوں کا احترام کرتے ہیں اور ان رشتوں کی محبت کا بھی۔ یہ اس لئے کہ محبت انسانی فطرت میں ڈالی گئی ہے اور لوگ اس سے اچھی طرح باخبر ہیں۔ وہ اس کی اہمیت اور قوت کو جانتے ہیں۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر انسان محبت سے اس قدر آگاہ ہے تو دنیا اس موجودہ صورتحال سے کیوں دوچار ہے؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ

Marfat.com

لوگوں کی اپنی ذات سے محبت بڑھ گئی ہے۔ اور چوں کہ وقت اپنے خاتمہ کو پہنچ رہا ہے، اس لئے دُنیا میں انسانوں میں بے لوثیت آہستہ آہستہ ختم ہوتی جارہی ہے۔ ماضی میں بھی لوگ دنیاداری میں مصروف رہتے تھے، لیکن وہ دنیا اور آخرت میں توازن رکھتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو علمِ الٰہی سے منور کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اور اس کے بعد کے لوگ بھی یہ جانتے تھے کہ یہ دنیا تو محض ایک عارضی قیام گاہ ہے۔ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ان تمام اعمال کی آزمائش ہوتی ہے اور انہیں مسلسل پرکھا جاتا ہے۔ تو پھر ایسا کیوں ہے کہ اس نے اپنی آنکھیں بند کر رکھی ہیں، اور جو کچھ وہ اس دنیا میں کر رہا ہے اس کا خیال کیوں نہیں رکھتا۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے لوگ یہ اچھی طرح جانتے تھے کہ اگر انہوں نے دنیا میں محض اپنا وقت ضائع کیا اور اپنی حقیقی راہ سے ہٹ گئے تو اس کے نتائج کیا ہوں گے۔ گو کہ ماضی کے لوگ اپنی بود و باش میں اتنے مطمئن نہیں تھے۔ اُن کے پاس علم حاصل

Marfat.com

کرنے کے اتنے ذرائع نہیں تھے۔ وہ ٹیکنالوجی کے حوالے سے ترقی یافتہ نہیں تھے۔ تو پھر وہ آج کے انسان کے مقابلہ میں دلوں کے بہتر رکھوالے کس طرح تھے؟ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ ذات کی بجائے "دل" کے لوگ تھے۔

آج دنیا کو ایک عالمی گاؤں کہا جاتا ہے۔ فاصلے سمٹ گئے ہیں۔ باہمی روابط اپنی انتہا پر ہیں۔ ہر روز رابطہ کا کوئی نہ کوئی نیا سسٹم دریافت ہو رہا ہے۔ پہلے پیغامات گھوڑے سوار اور قاصدوں کے ذریعے بھیجے جاتے تھے، جو ان پیغامات کو مہینوں یا سالوں میں پہنچاتے تھے۔ ایک علاقہ کے لوگ یہ تک نہیں جانتے تھے کہ صرف چند سو میلوں کے فاصلوں پر رہنے والوں پر کیا بیت رہی ہے۔

آپ اُسے آج کے مواصلاتی نظاموں سے موازنہ ہی نہیں کر سکتے۔ چیزیں کس قدر بدل گئی ہیں۔ بہتری کی طرف یا بدتری کی طرف، اس کا فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔ مورس کوڈ (Morse Code) سے ٹیلیفون تک، پھر سٹلائٹ، موبائل تک۔ اور اب ڈیٹا والس کا وائرلس

Marfat.com

نظام جس کے ذریعہ تصویریں، آوازیں، یعنی آپ جو چاہیں وہ اطلاعات آپ کے لئے حاضر ہیں۔

ویڈیو فون دوسری طرف بولنے والے کو دکھا بھی سکتا ہے، یا آپ کو دیکھ سکتا ہے کہ آپ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ سٹلائٹ کے ذریعہ اپنے مخالف کو بڑی آسانی سے لمحوں میں نشانہ بنایا جاسکتا ہے، یا اس کی تمام سرگرمیوں کو مانیٹر کیا جاسکتا ہے۔

ٹیکنالوجی نے فاصلوں کو بھی مختصر کر دیا ہے۔ وہ مقامات جہاں پہنچنے میں مہینوں لگتے تھے، اب وہاں چند گھنٹوں میں پہنچا جاسکتا ہے۔ انیسویں صدی کے شروع میں ایک کہانی تھی "اسّی دنوں میں دنیا کے گرد چکر"، لیکن اب اکیسویں صدی میں ہم آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ "دنیا کے گرد چکر اسّی گھنٹوں میں، یا اس سے بھی کم عرصہ میں کر سکتے ہیں۔

پہلے چاند حتمی جگہ تھی جسے انسان فتح کرنا چاہتا تھا لیکن اب اس کی نظر کائنات میں موجود دوسری کہکشانوں پر ہے، تاکہ وہ ہر اس چیز پر حکمران بن سکے جو اس کی رسائی میں آجائے۔

Marfat.com

جب آج کی صدی کا انسان اس قدر باخبر ہے، اور علم تک رسائی اس کے لئے محض ایک بٹن کا دبانا ہے، تو پھر یہی انسان اتنا احمق کیوں ہے؟ اور اتنا بے خبر کیوں ہے کہ اسے دنیا میں اپنے اعمال کے نتائج کی فکر ہی نہیں ہے؟ اس سب کی ایک اہم وجہ ہے وہ یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس ٹیکنالوجی کے دور میں اس نے اپنے تمام حواس کو تیز تر کر دیا اور وہ اپنے دماغ سے پوری طرح کام لے رہا ہے، لیکن اس نے ایک احمقانہ غلطی کی ہے۔ اور وہ یہ کہ اس نے اپنے قلب کو بند کر دیا ہے۔ یعنی اس روحانی دل کو، جو اللہ نے اس کی روح کو بخشا ہے۔

اور قلب کی اس بندش کے باعث اس کا مواصلاتی رابطہ صرف دنیا کے اندر محدود ہے۔ جس ٹیلی مواصلات پر اُسے اتنا گھمنڈ ہے وہ اس کے لئے صرف اُن ساتھی انسانوں سے رابطہ فراہم کر سکتا ہے جو اس دنیا میں موجود ہیں۔ وہ کائنات کے فقط چند دائروں کے اندر سفر کر سکتا ہے اور اس کا علم اس کے قرب وجوار تک کا ہے۔

Marfat.com

یہ ہے اس کا گھمنڈ اور انہی کارناموں کے باعث وہ ماضی کے لوگوں کو حقیر سمجھتا ہے۔ اس ساری کامرانی نے اس کے دل کی تکبر کو گہرا کر دیا ہے، اور اس کے قلب کی آنکھوں کو پہلے سے زیادہ بند کر دیا۔

اللہ والوں کے لئے فاصلے اور مواصلات کبھی کوئی مسئلہ نہیں تھے، چاہے ان کا تعلق کسی بھی عہد یا زمانہ سے تھا یا ہے۔ اللہ کے عاشقین کسی بھی سرحد کو پلک جھپکتے ہی عبور کر سکتے ہیں۔ اور اللہ کی رضا سے وہ کسی سے بھی مواصلاتی رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ بغیر ایک روپیہ خرچ کئے۔

جب آپ خود کو اللہ کے سپرد کرتے ہیں، اور اس کی راہ پر چلتے ہیں، تو پھر اللہ آپ کو اس دنیا کا تمام علم عطا کرتا ہے اور ساتھ ہی دوسری دنیاؤں کا بھی۔ اس دنیا میں اگر آپ کسی دوسرے ملک کا سفر کرنا چاہتے ہیں، تو آپ کو پہلے ویزا کے لئے درخواست دینا پڑتی ہے، پھر ہزاروں روپے ٹکٹ خریدنے کے لئے چاہیئے ہوتے ہیں۔ جانے سے پہلے آپ کو سامان پیک کرنا ہوگا۔ ائیر پورٹ پر اس کا وزن کرانا ہوگا۔ پھر طیارہ پرواز کرے

Marfat.com

گا۔ طیارہ میں اکڑوں بیٹھے آپ گھنٹوں پرواز میں گزارنے
کے بعد اپنی منزل پر پہنچتے ہیں تھکن سے چوُر۔

لیکن اگر آپ اللہ کے عاشق ہیں اور کسی جگہ موجود ہونا چاہتے ہیں، تو آپ کو فقط اپنی آنکھیں بند کرنا ہوں گی اور پھر چند ہی لمحوں میں جہاں چاہیں گے وہاں موجود ہوں گے، بغیر ویزا اور ٹکٹ کے۔ وہ جگہ اس دُنیا میں بھی ہو سکتی ہے اور کسی اور دنیا میں بھی۔ اللہ کے عاشقین کے لئے فاصلے کوئی مسئلہ نہیں ہیں۔ وہ اگر اللہ کے کسی اور عاشق سے رابطہ کرنا چاہتے ہیں' تو یہ بھی ان کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اس صورت میں بھی انہیں مطلوبہ شخص پر صرف توجہ دینی ہوگی، جس سے مواصلات کا چینل کھُل جاتا ہے۔

سفر کرنے والی آواز کی لہریں خاص قسم کی ہوتی ہیں۔ یہ نہ تو یکساں نوعیت کی ہوتی ہیں اور نہ ہی ڈیجیٹل قسم کی۔ یہ دراصل روحانی لہریں ہوتی ہیں۔ آواز بھیجنے والے اور وصول کرنے والے آلے کمیونیکیٹرز یا متعلقہ اشخاص کے قلوب کے اندر ہوتے ہیں جو ہر وقت ایک دوسرے کے لئے مہیّا ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ کے عاشقین کے

Marfat.com

کے لئے اس میں کوئی گڑبڑ نہیں، کوئی لائن ڈابنگ نہیں اور انہیں کوئی رکاوٹ درپیش نہیں رہتی اور یہ سب بغیر اخراجات کے ہیں۔

اگر کسی وقت اللہ کا یہ عاشق دیکھنا چاہے کہ دوسرا شخص کیسا ہے، تو یہ بھی ایک لمحہ میں ہوتا ہے۔ انہیں صرف اپنی آنکھیں بند کرنی ہوتی ہیں اور دوسرے لمحہ وہ شخص قلب کے آئینہ پر ہوتا ہے۔ کیا آپ کسی بھی ویڈیو فون کا اس سے مقابلہ کرسکتے ہیں؟

اللہ کا عاشق اللہ کے بھیدوں کا سالک ہے، وہ راز جو اللہ اپنے بندوں پر نازل کرتا ہے۔ اللہ کے عاشق اس علم کے لئے بڑے مشتاق رہتے ہیں جس کی مثال دنیا کے کسی علم سے نہیں دی جاسکتی۔ اگر آج کا انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ ایک بٹن دباکر دنیا کو اپنی انگلیوں کی پر دیکھ سکتا ہے، تو آپ کو دیکھنا پڑے گا کہ اللہ کے عاشقوں کی آنکھوں کی رسائی کہاں تک ہے۔

یہ آنکھیں چند لمحوں میں عرش تک پہنچ کر دوبارہ لوٹ سکتی ہیں۔ اور اس کی کسی کو کانوں کان خبر تک نہیں ہوتی۔ یہ آنکھیں کسی بھی شخص کے باطن میں داخل ہوسکتی

Marfat.com

ہیں جسے اللہ دکھانا چاہے۔ آپ کو تو ایسا لگتا ہوگا کہ وہ عاشق آپ کو دیکھ رہا ہے، لیکن درحقیقت وہ نہ صرف آپ کے ظاہر کو دیکھ رہا ہوگا، بلکہ وہ آپ کے باطن کو بھی دیکھ رہا ہوتا ہے۔

یہ عاشق گہرائی میں رکھے آپ کے پوشیدہ دل کو بھی دیکھ سکتے ہیں مگر یہ عاشقین دلوں کے رکھوالے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ایسے معاملات کے بارے میں بات نہیں کرتے۔ اللہ کے عاشقوں کا وجود سراپا حسن ہے۔ اُن کے گرد امن وسکینت کا ایک ہالہ موجود رہتا ہے۔ ایسا کیوں ہے۔ یہ آپ کو اچھی طرح معلوم ہونا چاہیئے۔ یہ اس لئے ہے کہ اللہ کی تجلیات ہر وقت اُن ولیوں کے ساتھ رہتی ہے۔ اور جب یہ تجلیات کسی کو عطا ہوتی ہیں، تو پھر یہ ہمیشہ کے لئے اس شخص کے ساتھ رہتی ہیں۔ حتیٰ کہ موت کے بعد قبر میں بھی اُس کے ساتھ رہتی ہیں۔

یہ تجلّیات نہ فقط اس کی قبر کو منوّر رکھتی ہیں، بلکہ آس پاس کی قبروں کو بھی روشن رکھتی ہیں۔ ایک ولی کی موجودگی کے باعث باقی اہلِ قبور کے عذاب کم ہو

Marfat.com

جاتے ہیں۔ یہ بالکل ختم بھی ہو جاتے ہیں۔ اللہ کے عاشقوں کے فیضان ایسے ہوتے ہیں۔ اپنی حیات کے دوران وہ ہر ایک کو اللہ کی رحمت سے نوازتے رہتے ہیں۔ وصال کے بعد بھی دینے کا سلسلہ جاری رہتا ہے، اور وہ اُمّت کے ہر فرد کے لئے دُعاگو رہتے ہیں۔

اللہ کے ولیوں کے پاس امن وسکینت کے ہالے کے ساتھ اس کا رویہ بھی ہے۔ اور ان کے بارے میں یہ صحیح ہے کہ وہ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس ہیں۔ اللہ کے عاشق اپنے نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اس طرح مکمل طور پر ڈوبے ہوئے ہیں کہ اُن کے تمام اعمال اُن کے آقا کے طریق پر ڈھل گئے ہیں۔ انہیں سُنّت پر چلنے کا عشق ہے۔ اور وہ اپنی زندگی کے ہر قدم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مُبارکہ کی تقلید کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اُن کے ظاہر سے بھی وہی نرمی اور لطافت جھلکتی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کی شخصیت کا خاصہ ہے۔ اگر آپ کبھی کسی ولی کے وجود کا خوبصورت ترین حصہ دیکھنا چاہیں، تو اس کی آنکھوں میں جھانکیں، یہ آنکھیں بہت کچھ کہتی ہیں۔ جو کچھ اُن میں دکھائی دے، آپ کو بس انہیں سمجھنا ہے۔

آپ کو اُن آنکھوں میں بے پناہ محبت نظر آئے گی۔ وہ محبت ان سب کے لئے ہے جو اس ولی کے اِردگرد رہتے ہیں۔ یہ محبت بلا تفریق سب کے لئے ہوتی ہے، چاہے وہ جوان ہو یا بوڑھا، مرد ہو یا عورت امیر ہو یا غریب۔ اس محبت کا ایک ہی مقصد ہے۔ سب کو اپنے اللہ کی موجودگی کا احساس دلانا، سب کو حقیقی راہ دکھانا۔ ان سب پر اللہ کی رحمت برسانا جو اس کے عاشق کے اطراف موجود ہیں۔

ان آنکھوں میں بہت کچھ دکھائی دیتا ہے۔ آپ دل میں تو بہت کچھ چھپا سکتے ہیں، لیکن آنکھیں جسم کا وہ حصہ ہیں جو تمام رازوں کو ظاہر کرتی ہیں۔ شرط یہ ہے کہ آپ کو ان آنکھوں کو پڑھنے کا طریقہ آتا ہو۔ اللہ کے عاشق کی آنکھوں میں ایک کبھی نہ ختم ہونے والا شدید درد ہوتا ہے۔ یہ درد جدائی یا فراق کا درد ہے۔

Marfat.com

اس میں ایک شدید تڑپ ہے ۔ یہ تڑپ اسے اپنے معشوق کے لئے ہے ۔ اس میں غم کا رنگ ہے اُمّت کی موجودہ حالت کا غم۔

اس میں خوشی کی بھی چنگاریاں ہیں اور وصال کی خوشی بھی، جب وہ اپنے معشوق سے ملے گا۔اور ان آنکھوں کی گہرائیوں میں ناز و ادا کی جھلکیاں بھی ہیں جو اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہیں۔ اس کے اس محبوبِ اعظم کے لئے ۔ یہ ناز و ادا ، یہ راز و نیاز کے باعث ہے، جو اللہ کے عاشقین کر رہے ہیں ۔ اور ابد تک مسلسل کرتے رہیں گے ۔

ان آنکھوں میں ایک پُرکشش قوت بھی ہے ۔ دلوں کو تبدیل کرنے کی طاقت ۔ اللہ کے ولی یا ولیہ کو بس ایک نگاہ ڈالنے کی ضرورت ہے ۔جسے نظرِ بسمل کہتے ہیں، اور شکار بے چارہ سچ مچ وہیں کا وہیں ڈھیر ہو جاتا ہے ۔ دنیا کا یہ شخص (یعنی شکار) اس نگاہ کے ذریعہ شربتِ عشق پیتا ہے ۔ اور اس مستی کے تجربے سے گزرتا ہے جو سچّے عاشقوں کے لئے ایک تحفہ ہے ۔

لیکن یہ نظر ہر ایک کو عطا نہیں ہوتی ۔ یہ نظرِ بسمل

Marfat.com

ایک خاص تحفہ ہے، صرف ان کے لئے جنہوں نے اپنی زندگی کے کسی لمحہ میں رہنمائی کے لئے دُعا مانگی ہو گی۔ اور دُعا بھی اُنہوں نے دل کی گہرائیوں سے مانگی ہو۔ تب جاکر اللہ کے حکم سے ایسی نظر اس شخص کو اللہ کے ولی کے ذریعے سے عطا ہوتی ہے۔

یہ نظر دراصل اللہ کی تجلّی ہے جو اس ولی کے قلب سے آتی ہے۔ اور کیا آپ کو اندازہ ہے کہ قلب سے کیوں؟ یہ اس لئے کہ آپ کا اللہ اس میں رہتا ہے، یعنی اپنے عاشق کے دل میں۔ اس کا عرش اللہ کے ولیوں اور ولیاؤں کے دلوں کے اندر موجود ہے۔

جب اللہ اپنے عاشقین سے کلام کرتا ہے، تو درمیان میں زمان یا مکان نہیں ہوتا۔ اگر آپ لکھنے کے لئے وہ تمام کاغذ استعمال کریں۔ جو دنیا میں پیدا ہونے والے تمام درختوں سے بنائے گئے ہیں، تو تب بھی حضرت صاحب، یعنی افضل سرکار رحمتہ اللہ علیہ یا کسی اور ولی اللہ کے بارے میں گفتگو ختم نہ ہوگی۔

اللہ اپنے عاشقوں کے بارے میں، اپنے بے بہا

Marfat.com

عاشقین کے بارے میں بات کرنا پسند کرتے ہیں۔ اور یہ گفتگو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور رحمتیں ہمیشہ آپ پر سایہ فگن ہوں۔

آمین!

Marfat.com

۳۰ جولائی ۲۰۰۹ء

باب (٦٧)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے جس کی نعمتوں کی کوئی حد نہیں۔ جو کبھی بھی پیدا کئے جانے والے تمام دلوں کا مالک ہے۔ اور جس نے تمام انسانوں کو ایک اختیار دیا ہے، لیکن جس کی رضا سب سے اعلیٰ ترین ہے۔

درود و سلام رحمتِ کائنات پر، جو اللہ کے عاشقین پر نور کی بارش ہیں، جو نور من نور اللہ ہیں۔

سلام، رحمت اور برکتیں ہوں آپ پر اور آپ کے گھرانوں پر۔ سلامتی ہو تمام افضلیوں، عارفیوں اور نوریوں پر جو اس رحمتِ نور کے چمکتے ستارے ہیں۔ آپ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل، جو عین اس وقت تین مختلف مقامات پر سجی ہوئی ہے۔ دو اس دنیا میں اور

Marfat.com

ایک عرش پر۔

کیا آپ نے کوئی بحر دیکھا ہے، جس میں تمام سمندر آکر ملتے ہیں؟ بحر جو شاہانہ اور پُر جلال ہے، جو خاموش اور پُر سکون ہے، جو پُر شور اور طوفانی ہے۔ اللہ کے عاشق کا دل بھی ایک بحر ہے جو کبھی پُر سکون اور کبھی طوفانی ہے۔ یہ عاشقین کے دلوں میں ہر وقت موجود ہے۔ ظاہری طور پر خاموشی اور سکینت اور اندر سے ایک طوفان، ایک طغیان، ایک بے قراری، ایک ہلچل۔

اللہ کو یہ طوفان پسند ہے۔ اللہ کو سکینت بھی پسند ہے۔ سکینت طوفان کو اس وقت تک چھپائے رکھتی ہے جب تک وہ پورا زور نہ پکڑے۔ اس وقت تک جب تک اُسے قابو میں رکھنے کی مزید گنجائش باقی نہ ہو۔ اس وقت تک کہ طوفان کو سر اٹھانے سے کوئی روک نہ سکتا ہو۔ جب یہ ہو جاتا ہے، تو اللہ کا عاشق اس طوفان کو مزید چھپا نہیں سکتا۔ کیوں کہ اس وقت وہ اس کے سوا کچھ نہیں کر سکتا، کچھ کرنا اس کے بس میں نہیں۔

Marfat.com

جب اللہ ایک عاشق کے دل کو بحر قرار دیتا ہے، تو اس اوشن، لیعنی بحر کے سائز ہا ور شدّت مختلف ہوتی ہیں کچھ بحر چھوٹے ہوتے ہیں، مگر ان میں بڑھنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ کچھ درمیانی سائز کے ہیں اور شاید درمیانہ ہی رہ جاتے ہیں۔ اور کچھ بڑے اور گہرے ہیں، اتنے گہرے کہ صرف اللہ ہی ان کی گہرائی سے آگاہ ہے۔

اور پھر بحر کا سائز عاشق کے ہاتھوں میں نہیں ہے۔ تاہم وہ اس کی گہرائی کو اپنی خواہش سے، اپنی طلب سے، اپنی تڑپ سے بڑھا سکتا ہے۔ لیکن یہ قلمِ تقدیر نے پہلے سے لکھ دیا ہوتا ہے کہ کسی عاشق کے دل کا بحر کتنا گہرا اور کتنا بڑا ہوگا۔

بحروں کی گہرائیوں میں کئی قسم کے خزانے پوشیدہ ہیں۔ اُن میں خوبصورت سمندری حیات ہے، پانی پر اُچھلتے ہوئے ہنستے کھیلتے ڈولفن ہیں۔ اِدھر اُدھر تیرتی ہوئی رنگ برنگی خوبصورت مچھلیاں ہیں، بڑی وھیل، خوفناک شارک ہیں اور ہر قسم کی سمندری مخلوق ہیں، جو شاید مچھلی بھی نہ کہلاتی ہوں۔

Marfat.com

اس کے علاوہ قیمتی مرجان، چمکتے موتی اور کئی اقسام کے خزانے ہیں جو کسی تلاش کرنے والے کے منتظر ہیں۔ عین اسی طرح عاشق کے دل کی گہرائیوں میں بھی کئی اقسام کے خزانے موجود ہیں۔ قطار اندر قطار خوبصورت نوری روشنیاں ہیں۔ جو ہر وقت دل سے پھوٹتی رہتی ہیں، جو ہر اُس شخص پر برسنے کے لئے مشتاق ہیں جو اُن کے قریب ہو۔ اور پھر بصیرت کے الفاظ ہیں جو علم و تجربے کی پیداوار ہیں۔

آپ کو ان بحروں کی تہہ میں ایسے موتی بھی ملیں گے جنہیں بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا ہے، یہ نوری صدفوں میں پوشیدہ ہیں، جنہیں جیسے ہی محبت کی روشنی چھو لیتی ہے، یہ فوراً موتی بن جاتے ہیں۔ یہ موتی پورے دل میں بکھرے پڑے ہیں۔ ایسی کوئی جگہ نہیں جہاں آپ کو یہ صدف نہ ملیں۔

جب کسی عاشق کے دل کو تڑپ کی ڈوری سے اس کے عشق کے فراق سے دبایا جاتا ہے، تو صرف اُسی وقت آپ کو یہ موتی اشکوں کی صورت میں اس عاشق کی آنکھوں سے بہتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس بحرِ ذخّار

Marfat.com

کی نہر میں ہیرے، یاقوت اور زمرد بھی ہیں جو ہر سُو کثیر تعداد میں بکھرے پڑے ہیں۔

یہ دنیا پر بھی اس وقت ظاہر ہوتے ہیں جب عاشق ذکرِ اللہ اور ذکرِ مصطفےٰ میں مصروف رہتا ہے۔ یہ جواہر اس عاشق کی آنکھوں میں چمکتے دکھائی دیتے ہیں۔ اور یہ چمک اس قدر تیز ہے کہ سورج بھی اس کی روشنی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

اللہ کے محبوبوں کا بحر سب سے زیادہ پُر اسرار جگہ ہے، جو اللہ کے بھیدوں اور انوار سے پُر ہے۔ دُنیا کے سمندر میں گھٹا ٹوپ اندھیرا ہے جب کوئی اُن کی گہرائیوں میں اُترتا ہے۔ لیکن عاشقوں کے بحر چکا چوند کر دینے والی روشنی سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ روشنیاں نُوری رنگ کی ہیں۔ اُن میں کچھ سرخ ہیں، کچھ ہرے ہیں اور کچھ رنگ برنگی ہیں۔ لیکن سب سے بہترین روشنیاں وہ ہیں جن میں رنگِ محمدی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ، جنہیں انسانی آنکھ تو نہیں دیکھ سکتی، لیکن انہیں صرف محسوس کیا جا سکتا ہے۔ یہ جنت کے رنگ ہیں اور یہ ایک نہایت

Marfat.com

ہی مختلف طریقے سے وجود میں آتے ہیں۔ یہ وہ رنگ ہیں جن کا سرچشمہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ادا، آپ کا ناز اور آپ کی عشق بھری مست آنکھیں ہیں۔

یہ روشنیاں کثیر تعداد میں ہیں، جن میں ہر ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال اور جلوہ سے مزّین و بھرپور ہے۔ جب اللہ کے عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی محبت میں گرفتار ہوتے ہیں، تو اُن کے دلوں کو یہ روشنیاں ملتی ہیں جو عشق میں اضافہ کے ساتھ زیادہ تیز اور خوشنما ہو جاتی ہیں۔

یہ روشنیاں پہلے عاشق کے دل میں پنہاں ہوتی ہیں اور جونہی روشنی میں تیزی آنی شروع ہوتی ہے، اس کا عکس پورے بدن کو گھیر لیتا ہے۔ اور ایک بار جب بدن رنگِ محمدی سے جگمگاتا ہے، تو عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہہ میں ڈھلتا ہے۔ عاشق کے دل کی دھڑکن بھی اپنے رب کی وہی حمد و ثنا کہے گی، جو رسُولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دلِ اطہر کرتا ہے۔

یہ خوش نصیب عاشق اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلّم کے عشق میں اس قدر ڈوب جاتا ہے کہ اس کا

Marfat.com

ہر لمحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کی تقلید میں گزرتا ہے۔ اس کے سونے اس کے جاگنے اور اس کی ہر سانس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق شامل ہوتا ہے۔ یہ تڑپ رفتہ رفتہ اتنی بڑھتی ہے کہ وہ اپنی ہستی کو مٹا کر فنا فی الرسول ہو جاتا ہے۔ یعنی وہ ہر دوئی کو ختم کر کے نبیٔ مکرم کی ذاتِ مقدس میں مکمل طور سے جذب ہو جاتا ہے۔

آج ہم اللہ کے ایک ایسے ہی عاشق کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں، جو محبوبِ مصطفٰے بھی تھے، اور جو ایک ایسی دنیا میں تشریف لائے جب ہر طرف انتشار اور بے راہ روی کا دور دورہ تھا۔ وہ ایک ایسے عاشق تھے جو چٹان کی طرح ثابت قدم اور جن کا پختہ عزم کسی بھی ولی سے کم نہ تھا۔ یعنی خود کو اُمّتِ محمدی کے لئے وقف کرنے کا عزم۔ انسانیت کے لئے زندگی دینے کا عزم۔ اپنا ہر ایک لمحہ اللہ کے لئے، اپنے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور اُن کی اُمّت کے لئے وقف کرنے کا عزم۔

یہ ہستی اللہ کے پیارے افضل سرکار، ہمارے محبوب

Marfat.com

مُرشدِ خاص جنہوں نے بوقلمئ مصطفےٰ کے تمام رنگ حاصل کر لئے تھے۔ وہ خوبصورت رنگ جو اُن سب کو واضح طور پر دکھائی دیتے تھے، جو اُن کے قریب تھے۔ وہ مردِ حق تھے۔ حق کے سچّے علمبردار، جو غلط نیتوں اور بُرے الفاظ کو کبھی برداشت نہیں کرتے۔

اُن کی زندگی اتنی آسان نہ تھی۔ جس طرح کہ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اللہ کے عاشق کچھ نہیں کرتے سوائے حصولِ علم اور وظائف کرنے کے۔ حقیقت میں اس زمین پر اللہ کے عاشقوں کی زندگی سے بڑھ کر کسی اور کی زندگی سخت تر نہیں۔ وہ چاہے اپنے معمول کی روزی کماتا ہو، یا نہیں کماتا، یا عام سماجی زندگی بسر کرتا ہو، اس کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس کے اِردگرد کے لوگ اُسے نہیں سمجھتے (یعنی وہ لوگ خود رُوحانیت کے عامل نہ ہوں۔)

دنیا سے اُن کی عدم دلچسپی اور اس سے عشق نہ کرنے کا روّیہ انہیں اوروں سے مختلف بناتا ہے۔ ایک سچّا ولی وہ ہے جو اپنا دل تو دُنیا کو نہیں دیتا، لیکن اس کے باوجود وہ دنیا میں رہتا ہے، دنیا سے بات کرتا ہے، اور دُنیا کے ساتھ چلتا ہے۔ یہ اس کا سخت ترین حصّہ

Marfat.com

ہے اور یہی چیز ہمارے مذہب کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔

دوسرے مذاہب میں اگر آپ کو خدا کے قریب ہونا ہے تو آپ کو دنیا ترک کرنی پڑتی ہے۔ اور کسی دُور دراز مقام، جیسا کہ پہاڑوں میں جانا پڑتا ہے، تاکہ آپ اللہ کی مخلوق سے دُور رہیں، صرف اسی صورت میں اپنے رب کو جاننے کے قابل ہوں گے۔

اسلام میں ہم اللہ کو ہر جگہ پاتے ہیں۔ اپنے اطراف نگاہ دوڑائیں اور اللہ کا جلوہ آپ کے سامنے موجود ہے، ایک معصوم بچّے کے چہرے کی مسکراہٹ، کھیلتے ہوئے ننھّے بچّوں کی کھلکھلاہٹ، ایک ماں کا پیار سے اپنے بچّے کو سہلانا، اپنے نونہال بچّے کی طرف اُٹھنے والی مشفقانہ نگاہ، عاشق کے گلابی رخساروں پر حیا کی گلناری، آپ کے گرد موجود پھولوں کا خوشبو دار ہالہ، بلند و پُرجلال پہاڑوں کا حسُن، سیّاروں کا بالترتیب مدار میں چلنا، سوُرج کی تیز چمک اور رات کو چاند کی نازک و راحت بخش روشنی۔ یعنی ہر چیز میں جلوے ہی جلوے ہیں۔ جس چیز پر بھی نظر ڈالیں، آپ کو اللہ

Marfat.com

کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔ آپ کے ربِ ذوالجلال کے جلوے نظر آتے ہیں۔

تو سچے عاشقین کو اِس کی ضرورت نہیں کہ وہ اپنے سچے عشق کو اپنے ربِ عظیم کو پانے کے لئے دُور ویرانوں میں چلے جائیں یعنی اُس کو پانے کے لئے جو اس کی شہ رگ سے بھی قریب تر ہے۔

حضور افضل سرکار اس راز سے آشنا تھے، وہ لوگوں کے درمیان رہنے والے انسان تھے۔ وہ دلوں کی رکھوالی کرنا اور اُن کا خیال رکھنا جانتے تھے۔ اُن کا لُطف ہر ایک کے لئے جاری تھا، وہ چاہے قریب تھا یا دُور، اپنا تھا یا اجنبی۔ اُن کا دل موم کی طرح نرم تھا، بالکل موم بتّی کی طرح، جو ہر ایک کے لئے روشن تھا، ایک مشعل کی طرح تھا جو اللہ کی راہ دکھاتا تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت ہر اُس شخص کے لئے حاضر تھے، جسے آپ کی ضرورت تھی۔ آپ کبھی بھی اپنے عاشقین، اپنے مریدین سے غافل نہ تھے۔ اور آج تک بھی آپ سب کے لئے ویسے ہی ہیں۔ فقیرِ محمدی وہ مرشدِ کامل ہیں جو ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہیں، اپنے آرڈرز لینے اور اپنی پوری قوت سے انہیں بجالانے کے لئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار، جہاں چند ہی لوگوں کی رسائی ہے، اس میں حضور افضل سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مقام ہے۔ اُن کا مقام رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مُبارک کے قریب ہے۔ یعنی جس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں، وہ آپ کا سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ہے۔ اسی مقام کی آپ تمنّا کیا کرتے تھے اور یہی مقام تاابد آپ کو عطا ہوا۔

جی ہاں، ہمارے پیارے مُرشدِ خاص مسلسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُن کے دربار میں ہیں، جہاں وہ اپنا ہر لمحہ اُمّت کے لئے اور اپنے نظامی نوری ستاروں کے لئے دُعا مانگتے صرف کرتے ہیں۔

آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ وہ پہلی ہستی ہیں جنہوں نے سلسلۂ نظامیہ نُوریہ میں شامل ہونے کے لئے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر لبیک کہا، جو وقت کے خاتمہ کا سلسلہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حشر والے دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمّت

Marfat.com

کو اپنے کالے پرچم تلے بُلائیں گے۔

تو حضور افضل سرکار رحمۃ اللہ علیہ ان اوّلین ہستیوں میں سے ایک ہوں گے جو (اپنے مرشدین اور مریدین کے ہمراہ) اس سائبان کے نیچے آئیں گے۔ جو کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کالے پرچم تلے آئے گا اور جس پر مہرِ نبوت ثبت ہوگی، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا حقدار ہوگا۔

حضرت افضل سرکار رحمت اللہ علیہ ایک سخاوت سے بھرپور دل کے مالک تھے اور ہیں۔ ایک دل جو اہلِ بیت کے لئے گریہ کرتا تھا۔ جو اُمّت کے لئے گریہ کرتا ہے اور جو ہر وقت دُعا اور ذکر میں مصروف ہے۔

انہیں لوگوں سے محبت تھی۔ وہ دنیا کی مذمت کرتے تھے۔ لیکن وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اللہ کی مخلوق جو بڑے رنج والم کا شکار ہے، وہ اسی دنیا میں رہتی ہے۔ تو وہ کس طرح ان میں سے کسی کا ساتھ چھوڑتے۔ وہ اسی دنیا میں رہے، اپنی پوری زندگی بسر کی، سچّے دل سے اپنی ذمہ داریاں نبھاہیں، لیکن اپنا دل دُنیا کے حوالہ نہیں کیا۔ دل تو فقط ان کی آنکھوں کے نُور کے لئے

Marfat.com

تھا۔ نُور جو اُن کی نَس نَس میں سمایا ہوا تھا، نُور جو اُن کے وجود سے پھُوٹ رہا تھا، اُن سب کو شرابور کرتا ہوا جو کہ اُن سے قریب تھے اور اُن سے دُور بھی۔

حضور افضل سرکار رحمتہ اللہ علیہ کا دل آئینوں سے بھرا ہوا تھا۔ جہاں آپ کے جانِ جاناں کا عکس تھا۔ آپ کا دل ایک شیش محل تھا۔ جس طرف آپ کی نگاہ اُٹھتی آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظر آتے، اُن کا جلوہ نظر آتا، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نُور اور آپ کے رنگ نظر آتے، جو درحقیقت اللہ کا رنگ، اللہ کا جلوہ اور اللہ کا نُور ہے۔

حضور افضل سرکار رحمتہ اللہ علیہ فنا فی اللہ اور بقا باللہ ہیں، نُورِ عین اللہ ہیں، قلبِ الٰہی کے قرار ہیں۔ انہوں نے دُنیا اللہ کی چاہت کے لئے چھوڑی۔ اللہ کے عشق کے لئے چھوڑی۔ لیکن انہوں نے آپ کو انہی رنگوں، اسی جلوے اور اسی نُور سے تیار کیا، اللہ کے ستارگان کا یہی طریقہ ہوتا ہے، وہ دنیا کو ترک کبھی نہیں کرتے۔

وہ یہاں قیام کرتے ہیں، اللہ کے نئے عاشقین میں گھُل مل جاتے ہیں۔ اسی شربتِ عشق میں خود کو تر بتر

Marfat.com

کرتے ہیں جو اُن کی رُوح کا علیحدہ نہ ہونے والا حصہ ہے۔ اللہ کے محبوب حضور افضل سرکار رحمتہ اللہ علیہ کی نذر ایک خوبصورت شعر ہے، جو اللہ کی طرف سے ایک تحفہ ہے۔ اللہ ہمارے مُرشد سے بے حد محبت کرتا ہے۔ اور اللہ رنگِ مصطفےٰ دیکھ کر بے شک خوش ہوگا، جو اب ہر اس جانب تیزی سے پھیل رہا ہے جہاں کوئی عارفی افضلی، نُوری موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے مُرشد حضور افضل سرکار کی محبت، عنائتیں اور نگاہِ کرم ہر وقت آپ سب کے ساتھ رہیں، ابد تک۔ اور حشر والے دن اللہ ہم سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے لائق بنائے۔

آمین!

Marfat.com

۳۱ جولائی ۲۰۰۹ء

باب (۶۸)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے، جو مالک الملک نور السمٰوٰت والارض ہے، جو سب کا معبود ہے، واحد ہے اور ساری مخلوقات کا خالق ہے۔

درود و سلام اللہ کی رحمت پر، اللہ کے سرور اور اللہ کے عشق پر۔ وہ عشق جو اللہ نے اُن سب مخلوقات کو عطا کیا ہے جو اس زمین پر موجود ہیں، اور اُن پر بھی جو آسمانوں پر موجود ہیں۔

سلام، رحمتیں اور برکتیں ہوں آپ سب پر اور آپ کے پیاروں پر، سلامتی ہو اُن سب پر جو یہاں موجود ہیں۔ اور جو خلوص دل اور نہایت احترام سے سُن رہے ہیں۔

کیا آپ نے کبھی کوئی اسٹیج ڈرامہ دیکھا ہے جس کے کئی حصے یا ایکٹس ہوتے ہیں۔ جب ڈرامہ شروع ہوتا ہے، تو کہانی کی رفتار دھیمی ہوتی ہے، اور دیکھنے والوں

Marfat.com

کی دلچسپی بھی دھیرے دھیرے کہانی کی رفتار کے ساتھ بڑھتی ہے۔ ہر ایکٹ کے بعد پردہ گرتا ہے اور پھر دوسرے ایکٹ کے شروع ہونے سے پہلے پردہ دوبارہ اٹھایا جاتا ہے۔

ایک اچھی کہانی یوں تو تمام ایکٹوں کے دوران ناظرین کی توجہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے، لیکن سب سے دلچسپ ترین ایکٹ عموماً کہانی کے اختتام والا ایکٹ ہے، یعنی اس کا سسپنس ہے کہ ''کس نے کیا کیا'' یا ''کون جیتا اور کون ہارا''۔ تو آپ دیکھ سکتے ہیں کہ سب سے زیادہ سنسنی خیز حصہ وہ ہے جب آخری ایکٹ کے لئے پردہ اٹھتا ہے۔

ایک بار کسی معروف ڈرامہ نویس نے کہا تھا کہ ''پوری دُنیا ایک اسٹیج ہے اور تمام مرد اور عورتیں محض اداکار اور اداکارائیں ہیں۔ یہ بات درست بھی ہے۔ لیکن ایک خاص حد تک۔ دنیا ایک اسٹیج ہے، لیکن اداکار قدرے مختلف ہیں۔ انہیں ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ اپنا کردار کس طرح بہترین انداز میں اختیار کریں اور انہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر انہوں نے اپنا کردار

Marfat.com

ہدایات کے مطابق ادا نہیں کیا، تو اس کے نتائج سنگین ہو سکتے ہیں، پوری کہانی درہم برہم ہو سکتی ہے۔ تمام اداکار دم بخود ہو کر غلطی کا ارتکاب کریں گے۔

اب تماش بین وہاں موجود ہیں۔ لیکن یہ ہر ایک اداکار پر منحصر ہے کہ وہ کس طرح اداکاری کرتا ہے، آیا وہ ہدایت کے مطابق کام کرے گا یا کسی ایسے کی ہدایت پر عمل کرے گا، جو ہر اس شخص کا کام کرنے پر تُلا ہوا ہے جو اس کی کہانی سُنتا ہے۔

یہ "کوئی شخص" ڈراموں میں بھی موجود رہتا ہے، اس کا کام یہ ہے کہ وہ اداکاروں کی ہدایات کو فراموش کرا دیتا ہے، رکاوٹ اور افراتفری پیدا کرتا ہے۔ تو ہر ایک ایکٹ کے پردے کئی بار اٹھائے جا چکے ہیں۔ لوگ اسٹیج پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ کچھ مختصر عرصے کے لئے اور کچھ قدرے لمبے عرصے کے لئے۔ لیکن سب کو آخرکار چلا جانا ہے۔ ان میں سے جیسے ہی کسی کا کردار ختم ہوا وہ چلا گیا۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا، آخری حصہ، جس میں سسپنس ہے، وہ سب سے زیادہ دلچسپ ہوتا ہے تاکہ حقیقت

Marfat.com

آخر یہں کھل جائے۔ پورے ڈرامے کے دوران چاہے کتنی ہی افراتفری اور انتشار ہو، آخری حصّہ سسپنس کو کو آشکارا کر دیتا ہے۔ معمّہ کے تمام جزیات کو اُن کی صحیح جگہ پر رکھ دیتا ہے تاکہ پوری تصویر ہر ایک کو دکھائی جا سکے۔

آخری ایکٹ کا پردہ اب اُٹھ چکا ہے۔ کہانی میں اب تک بہت اُتھل پُتھل ہو چکی ہے۔ ہر طرف انتشار ہے۔ اقدار کی شکل وصورت کو بگاڑا گیا ہے۔ یہ سب ایک ایسی کہانی میں تھیں جو کبھی بہُت ہی پُرامن تھی، لیکن اب سماجی انتشار اور بے چینی کا ملغوبہ ہے۔ اب اس کا منظر نامہ ایک جنگل کی حکمرانی ہے، یعنی جو سب سے زیادہ فِٹ ہے اس کی بقاء۔ جس کے پاس طاقت ہے، وہ سچّا ہے اور باقی سب بس نیست ونابود ہو جائیں۔

اب اپنا اپنا کردار ادا کرنے کے لئے ہدایت کار بھی اداکاروں کو غلط ہدایات دے رہے ہیں۔ اُنہیں یہ گمراہ کن تاثر دیا جارہا ہے کہ وہ صحیح کام کر رہے ہیں۔ لیکن اب تو ہدایت کے الفاظ کو بھی بگاڑا گیا ہے۔ کچھ

Marfat.com

کچھ لوگوں سے کہا جا رہا ہے، وہ جو کچھ چاہیں کر سکتے ہیں، بس اگر وہ آخر میں فقط ''سوری'' کہتے ہیں، تو انہیں کوئی کچھ نہیں کہتا۔

تو اس طرح یہ گمراہ شدہ لوگ اسٹیج پر ایک طوفان برپا کرتے ہیں۔ یہ فساد پھیلانے اور دوسروں کا حق مارنے کے لئے اپنے قوانین بناتے ہیں۔ اور پھر جب مصیبت میں پڑ جاتے ہیں، تو فقط ''سوری'' کہتے ہیں۔ یعنی ایک لمحہ بھی نقصان کا اندازہ لگائے بغیر۔ پھر موقعہ ملتے ہی وہ اپنی پرانی حرکتوں اور چالبازیوں کو اپنا لیتے ہیں۔

پھر ایسے لوگ بھی ہیں جو دی گئی سب ہدایات کی شکل ہی بگاڑ دیتے ہیں۔ انہیں دی جانے والی سب ہدایات ہمیشہ صاف اور آسان ہیں لیکن وہ اس کی غلط تشریح کرتے ہیں، اُن میں سے نکتے نکالتے ہیں اور اُن پر بحث کرتے ہیں اور دوسروں کے لئے اُلجھن پیدا کرتے ہیں۔ وہ اس طرح ظاہر کرتے ہیں جیسے کہ وہ سب کچھ سمجھ چکے ہیں۔ اور جو اُن کی اطاعت نہیں کرے گا، وہ نقصان اُٹھائے گا۔

Marfat.com

اس اسٹیج کا آخری ایکٹ شروع ہو چکا ہے۔ اس کی شروعات اس سلسلہ کے آنے سے ہوئی تھی، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ ہے۔ جس دن یہ شروع ہوا، اسی دن سے وقت کے خاتمے کے دانے بکھرنا شروع ہوئے تھے۔ اسی دن سے گمراہ لوگ اپنے آگے آنے والے ہر آدمی اور ہر چیز کو تباہ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔

وہ اس تاثر میں ہیں کہ اب اسٹیج اُن کے حوالے ہے اور اب سارا کھیل انہی کے ہاتھوں میں ہے۔ لیکن انہوں نے اپنے رب کے کام کو نہایت غلط طور سے سمجھا ہے۔ اللہ خاموشی سے کام کرنے والا ہے۔ وہ خاموش ترین اور دانا ترین انداز میں کام کرتا ہے۔ یہ ہے اللہ کا طریقہ۔ وہ ہر ایک کو مہلت اور مسلسل ہدایت دیتا ہے۔ وہ تنبیہہ بھی کرتا ہے تاکہ لوگ ہوشیار رہیں۔ لیکن صرف وہ لوگ ہی اُسے سمجھتے ہیں جو بصیرت والے ہیں۔ اور باقی لوگ تو بس اپنے آگے انے والی ہر چیز کو تباہ کرنے میں مصروف ہیں۔

اگر آپ کو اس دنیا کے حوالے سے اپنی اور دوسرں

Marfat.com

کی فکر ہے تو پھر بس وقت کے خاتمہ کے بارے میں کی جانے والی پیش گوئیوں کو کھول کر دیکھیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو دی ہیں ۔ اُن پیش گوئیوں کا آج کے حالات سے موازنہ کریں اور دیکھیں کہ وہ کتنے درست ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ پیش گوئیاں کرتے وقت واقعی آج کے زمانے کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔

قیامت کے آثار تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی صاف صاف ظاہر تھے۔ لیکن وہ نشانیاں چھوٹی نشانیاں تھیں۔ تاہم اس کے باوجود اُن کے زمانے کے لوگ یومِ آخرت سے ہر وقت ڈرتے تھے، اُن کے تمام اعمال ایسے تھے کہ ان میں خوف ظاہر ہوتا تھا۔ وہ اپنے آپ کو مسلسل حشر کے میدان میں پاتے تھے اور اس لمحہ سے خوف کھاتے تھے کہ اُن کا اعمال نامہ اُن کے کس ہاتھ پر رکھا جائے گا۔ وہ اللہ کی خشیت سے لرزہ براندام رہتے تھے۔

کیا ہوگا اگر میزان کا پلڑا اُن کی بداعمالیوں کے وزن سے اُٹھ جائے تو وہ کس طرح بچ سکیں گے۔ پھر

Marfat.com

اُن کے دن رات قیامت کے مسلسل خوف سے گزرتے اور وہ اپنے رب کو راضی کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ لیکن آج کے لوگوں پر نظر ڈالیں، وقت کے خاتمہ کی تمام پیش گوئیاں اُن کی آنکھوں کے سامنے صحیح ثابت ہو رہی ہیں۔ مگر ایسا لگتا ہے کہ جیسے انہیں کوئی فکر ہی نہیں۔

اُمّت پہ بدترین وقت آن پڑا ہے، لیکن کسے فکر ہے؟ جہاد غلط رُخ پہ ہو رہا ہے۔ کچھ لوگوں کے خیال میں خودکش حملے اور معصوم لوگوں کا قتل جہاد ہے۔ یہ کیسے احمق لوگ ہیں جو اپنا ایمان محض چند ڈالروں کے بدلے بیچ رہے ہیں اپنے بھائیوں اور اپنے ملک سے غدّاری کرتے ہوئے۔ یہ میر جعفر اور میر صادق شیطان اور اس کے ساتھیوں کے دائمی پیروکار ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے اللہ کے کھُلے دشمن ہیں۔ یہ قلیل رقم ان کی زندگیوں میں آخر کتنی خوشیاں لائے گی؟

وہ یہ بات کیوں نہیں سمجھتے کہ ہزار ذرائع سے کمائی ہوئی رقم بھی اس شخص پر ایک وبال ہے۔ ایسا پیسہ ایک مسلسل عبرت کا باعث بنتا ہے۔ کیوں کہ ایسے پیسے

Marfat.com

پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔ جو لوگ ہنگامے، فساد، خون خرابہ کراتے اور دوسروں کے لئے دُکھ پیدا کرتے ہیں۔ وہ نہ صرف خود اس دنیا میں دُکھی رہتے ہیں، بلکہ آخرت میں بھی ان کے لئے دائمی دُکھ ہے، جہاں اُن کی غذا کے لئے ذخوم اور کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا۔ جی ہاں' ایسے لوگ دوزخ میں جلیں گے اور دوزخ ان کا ابدی ٹھکانہ ہے، پھر انہیں پتہ چلے گا کہ یہ ڈالرز اُن کو کتنے مہنگے پڑے ہیں۔

وقت کی پیش گوئیوں میں ایک ایسے وقت کی نشاندہی کی گئی ہے جب ہر طرف فتنے ہی فتنے ہوں گے۔ درحقیقت وہ بارش کی طرح آپ کے گھروں پر برسائے جائیں گے۔ کیا کبھی آپ نے یہ سوچا ہے کہ میڈیا نے آپ کی اور آپ کے بچّوں کی طرز حیات کو کس بُری طرح تبدیل کیا ہے؟ وہ معاملات جو کبھی بہت ہی ذاتی اور خاص نوعیت کے ہوا کرتے تھے، وہ معاملات جن کے بارے میں صرف خاوند اور بیوی بات کرتے تھے، اب وہ کھُلے عام میڈیا میں، فلموں اور دیگر تقریبات کے ذریعے کی جارہی ہیں۔

Marfat.com

اور یہ سب کچھ آپ کے گھر والوں کے سامنے، آپ کے بیٹے بیٹیوں کے سامنے کی جارہی ہیں۔ وہ چیزیں جو کبھی شرم کا باعث ہوتی تھیں اب دستور بن گئی ہیں۔

یہ اس لئے ہے کہ اب احساسِ گناہ رفتہ رفتہ دلوں سے ختم ہوتا جارہا ہے۔ سوچ یہ ہے کہ اگر دوسرا کوئی رشوت لے کر مالدار ہو رہا ہے، تو میں بھی ایسا کیوں نہ کروں؟

اگر دوسرے بے ایمانی سے، کم تولنے میں، اپنی چیزوں میں ملاوٹ کرنے سے، غیر معیاری اشیاء بیچنے اور ان کی زیادہ قیمت وصول کرنے سے، ذخیرہ اندوزی سے، ٹیکس چوری کرنے سے، شب و روز مسلسل جھوٹ بولنے سے، مظلوموں کا حق مارنے سے دولت مند بن رہے ہیں، تو میں ایسا کیوں نہ کروں؟

اگر دوسرے اپنے محل نما مکانوں میں، نئی سے نئی میک والی کاروں سے، ڈیزائنرز سے تیار کردہ لباس سے اور اپنے بیرونِ ملک دوروں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں، پھر میں بھی وہی کچھ کیوں نہ کروں، انہیں تو کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ اور چلئے یہ اگر گناہ بھی ہے، تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے، میرے پاس "سوری" کہنے

Marfat.com

کے لئے بہت وقت ہے۔

ہو سکتا ہے میں عمرہ کرنے جاؤں اور وہاں "گناہ لانڈرنگ" کروں۔ کیا وہی وہ جگہ نہیں جہاں لوگ اپنے لئے جنّت خریدتے ہیں؟ کتنے احمق ہیں یہ لوگ سب سے زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ وہ اپنی جملہ سرگرمیوں کے نتائج سے آگاہ ہیں۔ اپنے تمام اعمال سے، لیکن اس کے باوجود وہ آگ سے کھیل رہے ہیں۔

انہوں نے اپنی آنکھوں کو خود اپنے ہی ہاتھوں سے ڈھانپ لیا ہے تاکہ وہ اللہ کی ہدایت کو دیکھ نہ سکیں۔ انہوں نے اپنے کانوں کو خود اپنے ہاتھوں سے ڈھانپ لیا ہے، تاکہ اُن کی زبان سے "سچی معذرت" کا لفظ نہ نکلے۔ یہ اس لئے ہے کہ شیطان نے اُنکے دلوں کو اپنے ہاتھوں سے ڈھانپ لیا ہے، تاکہ اللہ کی ہدایت کی کوئی روشنی وہاں داخل نہ ہو سکے۔

کاش انہیں یاد ہوتا کہ وقت کے خاتمہ کے بارے میں کیا کہا گیا تھا۔ وہ وقت جب گناہ کا دور دورہ ہو گا۔ جب تاریکی لوگوں کے دلوں پر غالب آئے گی — جب طاقتور کا بول بالا ہو گا۔ جب لوگ اپنی نافرمانی

Marfat.com

کو عذر لنگ پیش کر کے جواز فراہم کریں گے، جب لوگ نیو ورلڈ آرڈر کے لئے کام کریں گے، تب آپ اللہ اور اُس کے محبوب کو فراموش کریں گے۔ وہ وقت جب ہر جگہ بلند عمارتیں ہوں گی، جنہیں وہ لوگ تعمیر کریں گے جن کے پاس ماضی میں کچھ نہ تھا۔ وہ وقت جب عورتیں اپنے مالکان کے بچوں کو جنم دیں گی۔ وہ وقت جب اُمّت کفر کے لئے تر نوالہ بن جائے گی۔

وہ وقت جب دجّال کے قدموں کی چاپ سُنائی دے سکے گی۔ اب وقت آگیا ہے کہ جب اس کی زنجیریں تقریباً ٹوٹ چکی ہیں، اور اب وہ تقریباً پہنچ چکا ہے، وہ وقت جب سب یہ جلنتے ہیں، سوائے ایک بد بخت کے، یعنی آج کے انسان کے، جس کی آنکھیں تو ہیں لیکن وہ دیکھ نہیں سکتا۔ اس کے کان تو ہیں لیکن وہ سُن نہیں سکتا، جس کی زبان تو ہے لیکن وہ بول نہیں سکتا۔ اس کے کان تو ہیں لیکن وہ سُن نہیں سکتا، جس کی زبان تو ہے لیکن وہ بول نہیں سکتا، کیوں کہ اس کے تمام حواس اب دولت اور دنیا کی چمک دمک کے غلام ہیں۔

کیسی تنگ نظری ہے کیسی حماقت ہے! تو

Marfat.com

پھر وہ اپنی آنکھیں اور پھر دل کیوں نہیں کھول لیتے اور روزِ جزا کی نشانیوں کو کیوں نہیں دیکھتے۔ وہ دن جب زمین کانپ کر شق ہو جائے گی اور اپنے اندر کے بوجھ کو اُگل دے گی۔ جب پہاڑ پھٹ جائیں گے اور روئی کے گالوں کی طرح اُڑ جائیں گے، جب سورج چاند اور باقی تمام ستارے اپنی روشنی سے محروم ہو کر نیچے گر جائیں گے۔

وہ دن جب زمین ہل جائے گی، اور اس پر کی تمام چیزیں اس کے ساتھ ہل جائیں گی۔ وہ دن، جو یقیناً آئے گا، کیوں کہ یہ آپ کے اللہ کا وعدہ ہے اور وہ کبھی اپنے کسی وعدے کو نہیں توڑتا۔

دنیا کی کہانی بڑی تیزی سے اپنے انجام کی طرف بڑھ رہی ہے۔ آخری ایکٹ کا پردہ اُٹھایا جا چکا ہے، تجسّس بڑھ رہا ہے، آگے بڑھنے کے آخری بٹن کو دبا دیا گیا ہے۔ اب سال ایک مہینے کا ہو گیا ہے، مہینہ ایک ہفتہ اور ہفتہ ایک دن کے برابر ہو گیا ہے اتنے تیز رفتار وقت میں بھلا ہونی کو کون روک سکتا ہے۔

وقت کی آواز اپنے آخری مرحلے میں ہے۔ اپنے

Marfat.com

اطراف کے لوگوں کو بلند اور صاف آواز میں ہوشیار کر کے انہیں بتائیے کہ گزرا وقت کبھی واپس نہیں آتا۔ چاہے اس کی واپسی کی کوئی کتنی ہی تمنّا کرے۔ کیوں نہ جو ناگزیر ہے، اُس کو قبول کیا جائے اور اُس دن کی تیاری کی جائے۔ اُس دن کی جب کسی کو کسی کی پرواہ نہ ہوگی، حتیٰ کہ نہ اپنے بچّوں کی، نہ اپنے والدین کی۔ ایسا ہوگا اس دن کا خوف اور ایسی ہوگی اس دن کی پریشانی۔

تو جاگ اُٹھیے اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت آپ سب پر ہو اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا حق دار بنائے!

آمین!

Marfat.com

۶ اگست ۲۰۰۹ء

باب (۶۹)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے، جو احد اور واحد ہے۔ جس کی عبادت کی جائے۔ جو ساری زمین اور سارے آسمانوں کا واحد مالک ہے۔

درود و سلام اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے کامل عشق پر، جو ایک کامل انسان بھی ہیں۔ درود و سلام اُن پر جو اس زمین پر اللہ کے حقیقی نائب ہیں۔

سلام، رحمت اور برکتیں آپ کے لئے اور آپ کے پیاروں کے لئے۔ سلامتی اور محبت ان سب کے لئے جو اس خوبصورت محفل میں یہاں موجود ہیں، اور جو ذوق و شوق سے اللہ کی رحمتیں سمیٹ رہے ہیں۔ جو اس محفل کا حصہ ہیں۔

آج ہم اللہ کے کرم کی بات کریں گے۔ اُس کی رحمتوں

Marfat.com

کی بات کریں گے کہ وہ کس طرح ان سب کو معاف فرماتے ہیں جو اس رات کو اس کا ذکر کرتے ہیں۔ لیکن کیا آپ کے خیال میں آپ کا رب اپنا رحم اور اپنی محبت دکھانے کے لئے کسی خاص رات کا پابند ہے؟ مومن کے لئے تو ہر رات شب برأت ہے۔ ہر رات محبت کی رات ہے عشق کی رات ہے۔

کہتے ہیں کہ اس رات میں اللہ پہلے آسمان پر نزول فرماتے ہیں، اپنے بندوں کی دُعائیں سُننے کے لئے۔ لیکن آپ کو جاننا چاہیئے کہ اللہ تو ہر مومن کے دل میں پہلے سے موجود ہے۔ اس کا انحصار آپ کے دل کی حالت پر ہے۔ اُن لوگوں کے لئے جو شاید اس وقت سو رہے ہیں، یا اپنا پسندیدہ پروگرام دیکھنے میں مگن ہوں، اُن کے لئے اللہ کا عرش پر ہونا یا پہلے آسمان پر موجود رہنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔

ایسے لوگ اپنی ہی دنیا میں مست ہیں۔ اُن کا اللہ کہاں ہے، اس کی انہیں کوئی فکر نہیں۔ لیکن وہ لوگ بھی ہیں جو جانتے ہیں کہ اس رات میں اگلے سال کے لئے رزق لکھا جاتا ہے، اور ان لوگوں کے بھی نام فرشتوں

Marfat.com

کے حوالے کئے جاتے ہیں، جو اس سال پیدا ہوں گے یا فوت ہو جائیں گے۔

اس کے معنی یہ ہوئے کہ اس رات میں تقدیر کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ تو اس طرح بہت سارے لوگ موت کے خوف یا رزق کی طلب کے لئے اس رات میں جاگتے ہیں، اس رات کے بارے میں جو کچھ کہا جاتا ہے، سب درست ہے۔ یہ ایک بہت ہی خاص رات ہے، جس میں اللہ نہایت ہی مہربان ہوتا ہے اور دعائیں سنتا ہے، چونکہ اللہ زمین کے بہت قریب ہوتا ہے۔

پیدائش، رزق اور بہت ساری اور چیزوں کے لئے اللہ حکم صادر کرتا ہے، تاکہ پورے سال کے دوران ان پر عمل درآمد ہونا رہے۔ یہ حکم صرف انسانوں کے بارے میں ہی نہیں، یہ حکم اللہ کی دیگر مخلوقات کے لئے بھی ہیں۔ یہ حکم بھی ہے کہ کتنے درخت اُگیں گے یا کتنے جانور پیدا ہوں گے یا کتنے مریں گے، سمندروں سے کس قدر پانی بھاپ بن کر اٹھے گا۔ کتنے نئے ستارے پیدا ہوں گے یا کتنے ختم ہو جائیں گے۔

تو اس طرح تمام کائنات کے لئے حکم جاری ہوتے

Marfat.com

ہیں۔ اس رات سے پہلے یہ حکم کسی پر بھی ظاہر نہیں کئے جاتے۔ اور جب یہ رات آتی ہے تب متعلقہ فرشتوں کو اگلے سال کے لئے ان کے کام کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔ فقط ایک ہستی ایسی ہیں، یعنی آپ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں ان احکام میں سے کسی ایک یا چند کے بارے میں اس رات سے پہلے معلوم ہو جاتا ہے اور وہ بھی اگر اللہ ایسا چاہے۔

کچھ مخلوق ایسی بھی ہیں جو تاریکی سے نسبت رکھتی ہیں۔ یہ ہر وقت اپنے حدود سے تجاوز کرنے کی کوشش کرتی ہیں، اور اللہ کے احکامات کو سننے کی کوشش کرتی ہیں۔ خاص طور پر ان احکامات کو جو انسانوں سے متعلق ہوتے ہیں، تاکہ وہ زمین پر فساد برپا کر سکیں، ایسی مخلوق کے لئے اللہ تعالیٰ نے شہاب ثاقب بنائے ہیں جو ان پر پھینکے جاتے ہیں تاکہ انہیں بھگا دیا جائے۔ یہ اللہ کا نظام ہے، جو ارادتاً اس طرح چلایا جا رہا ہے کہ ایک پتہ بھی اللہ کی مرضی کے بغیر اپنی جگہ سے ہل نہ سکے۔

اس رات کو شب برأت کہا جاتا ہے، یعنی آزادی

Marfat.com

کی رات ۔ یا اسے لیلۃ الملائکہ بھی کہتے ہیں ۔ یہ نام اسے اس لئے دیا گیا ہے کہ یہ فرشتوں کے لئے عید ہوتی ہے، ایسی دو راتیں ہوتی ہیں، ایک شبِ برأت اور دوسری شبِ قدر۔

امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق اس رات کی عبادت کے معنی سال بھر کے گناہوں کی معافی ۔ جمعہ کی رات کی عبادت کا مطلب ہفتہ بھر کے گناہوں سے نجات، اور لیلۃ القدر میں عبادت کرنے کا مطلب عمر بھر کے گناہوں سے معافی ہوتی ہے ۔ اسی لئے ان راتوں کو لیلۃ التکفیر اور لیلۃ الحیات بھی کہا جاتا ہے ۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص بھی ان دو عیدوں کی راتوں میں اور ۱۵ شعبان کی رات عبادت کرتا ہے، اُس کا دل اُس دن مُردہ نہ ہوگا جس دن تمام دل مُردہ ہو جائیں گے ۔ (یعنی یوم حساب میں)۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات میں اپنے بندوں پر خاص رحمتیں نازل فرماتا ہے، ہر ایک کی مغفرت کرتا ہے، سوائے اس کے جس نے شرک کیا ہو،

Marfat.com

یا جو کینہ پرور ہو۔

حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّت کو اطلاع دی ہے کہ اس رات میں اللہ اتنے زیادہ لوگوں کو دوزخ سے نجات دیتا ہے جتنے کہ بنی قلب کی بکریوں کے بال ہیں۔ سوائے چھ آدمیوں کے۔ یعنی پہلا وہ جو شراب پیتا ہے، دوسرا وہ جو اپنے والدین کا باغی ہے، تیسرا وہ جو عادتاً زانی ہے، چوتھا وہ جو لوگوں سے قطع تعلق کرتا ہے۔ پانچواں وہ جو چغل خور ہے اور چھٹا وہ جو تصویریں بناتا ہے۔

یہ وہ مہینہ ہے جس کے اکثر دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شعبان کے روزوں کی فرضیت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کی عادت ہے کہ وہ رجب اور رمضان کے درمیان آنے والے مہینہ کو بھول جاتے ہیں۔ اس مہینہ میں لوگوں کے اعمال اللہ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں روزہ

Marfat.com

کی حالت میں ہوں۔

یہ ماہِ مُبارک اور یہ خاص راتیں اللہ کی مخلوق کے لئے اللہ کی رحمتیں ہیں۔ یہ سب کے لئے ایک موقع فراہم کرتی ہیں، خاص کر انسانوں کے لئے کہ وہ توبہ کریں، اور مغفرت طلب کریں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ احتساب (یعنی اکاؤنٹیبلٹی) ایک پُرمعنی لفظ ہے اور ہر ایک کو اس سے پوری طرح واقف ہونا چاہیئے۔

انگریزی لُغت میں اس کے معنی ہیں "ذمہ داری" "جوابدہ ہونا" دوسرے لفظوں میں اس کے معنی یہ ہوئے کہ آپ کو اپنے اعمال کی ذمہ داری اٹھانی ہے، اور اُن میں سے ہر ایک عمل کے لئے جوابدہ ہونا ہے۔ اس لفظ کے بہت سارے اثرات اس سے وابستہ ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ایک ایسی نگاہ کو ترقی دینا چاہیئے جو آپ کے اعمال کے نتائج کو پہلے سے بھانپ سکے۔ یعنی ایک ایسی سمجھ بوجھ جس سے آپ جان سکیں کہ آپ کے اعمال کا دوسروں پر کیا اثر پڑے گا اور اس کا آخری نتیجہ آپ کو کیسا دکھائی دے۔ اس دنیا میں بھی اور یوم آخرت میں بھی۔

Marfat.com

مثال کے طور پر آپ ایک سرکاری دفتر میں کام کر رہے ہیں اور یہ فیصلہ کرنے کی ذمہ داری آپ پر ہے کہ آپ کسی خاص علاقہ میں روڈ تعمیر کرنے کا ٹھیکہ کس کو دیتے ہیں۔ اب آپ کے سامنے دو پیش کش ہیں ایک غیر ملکی کمپنی کی جس کا تخمینہ مناسب ہو جو معیاری کام کرنے کی اچھی شہرت رکھتی ہو۔

آپ کو معلوم ہے کہ دوسری فرم اس کے لئے صحیح امیدوار ہے، لیکن آپ پہلی کمپنی کا انتخاب کرتے ہیں، کیوں کہ آپ کو رشوت میں ایک خطیر رقم تحفے میں دی گئی ہے اس کمپنی کی طرف سے۔ چونکہ آپ کو معلوم ہے کہ اس خفیہ ڈیل کے بارے میں کسی کو علم نہیں، اس لئے آپ چپکے سے یہ پیشکش قبول کر لیتے ہیں۔ آپ خود کو یہ کہہ کر مطمئن کر سکتے ہیں کہ غیر ملکی کمپنی کا تعلق ایسے ملک سے ہے جہاں اس کام کی فنی صلاحیت بہت زیادہ ہے اور کام زیادہ بہتر ہو سکتا ہے۔

لیکن جس چیز کو آپ دیکھنے سے قاصر ہیں وہ یہ ہے کہ آپ کے اس عمل کے اثرات کیا ہیں۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ دنیاوی اثر یہ ہے کہ آپ

Marfat.com

چونکہ عوامی پیسہ کے امین ہیں، تو مہنگی ترکمپنی کا چناؤ کر کے آپ اس رقم میں خیانت کر رہے ہیں جو عوام نے آپ کو دی ہے۔ دوسرا یہ کہ آپ اپنے ملک کی ایک اتنی ہی قابل کمپنی کو اس پروجیکٹ سے محروم کرتے ہیں، چونکہ اس نے آپ کی جیب گرم نہیں کی، تو گویا آپ ان کی دل شکنی کر رہے ہیں۔ آپ انہیں یہ پیغام دے رہے ہیں کہ یہاں دیانت اور سخت محنت کی کوئی قدر نہیں۔ ہمارے لئے تو غلط ذرائع ہی قابلِ قبول ہیں۔

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اگر یہ کمپنی چاہے کہ ایمانداری سے کام کرے، تو یہ دیوالیہ ہو جائے، صرف اس لئے کہ غیر معیاری کام نہیں جانتے۔ یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اپنی بقا کے لئے مایوس ہو کر رشوت دینا بھی شروع کر دے تاکہ انہیں کام مل جائے۔ تو اس طرح رشوت لینے کا ایک عمل آپ کے اِردگرد اپنے گھرے اثرات چھوڑے گا۔

اگر اس عمل کا احتساب کیا جائے، تو آپ کو احساس ہوگا کہ آپ کے رشوت لینے کے ایک گناہ

Marfat.com

نے دوسرے کئی گناہوں کو جنم دیا، جن کے بارے میں آپ شاید آگاہ بھی نہ ہوں گے۔ اگر یہ کمپنی کام کرنا چھوڑ دے اور بند ہو جائے تو، گویا آپ نے بہت سے لوگوں کے رزق کو چھیننے کا گناہ کیا۔ اور جو اس میں کام کر رہے تھے، آپ کی بدعملی سے وہ سب بے روزگار ہو گئے۔

آپ کا دوسرا گناہ یہ ہو گا کہ آپ بد دیانتی کی راہ دکھا رہے ہیں اور اس کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ تو اس طرح اگر وہ کمپنی اپنی بقا کی خاطر آپ کو رشوت دیتی ہے، تو اس بے ایمان طرزِ عمل کے ذمہ دار آپ ہوں گے۔ اور وہ گناہ بھی آپ کے نامۂ اعمال میں شامل کر دیا جائے گا۔ آپ پر چوری کا گناہ بھی ہو گا۔ کیوں کہ مہنگا ٹینڈر قبول کر کے آپ درحقیقت لوگوں کو ان کے پیسوں سے محروم کر رہے ہیں۔ وہ زائد بھاری رقم جو آپ غیر ملکی کمپنی کو ادا کریں گے، اُسے بچایا جا سکتا تھا اور وہ رقم مزید اسکول اور ہسپتال بنانے میں کام آسکتی تھی۔

محض اس عوامی دولت کے غلط استعمال سے اگر کوئی غریب مرتا ہے علاج معالجہ کی عدم فراہمی سے یا

Marfat.com

لوگ تعلیم سے اس لئے محروم رہ جائیں کہ سرکار کے پاس اسکول بنانے کے لئے کافی فنڈز نہیں ہیں، تو اس کی تمام ذمہ داری بھی آپ پر ہو گی۔

اب آپ ذرا اس شخص کے چہرے پر خوف کے اثرات کو ذہن میں لائیے جب وہ یوم حساب پر اپنے نامۂ اعمال میں درج بدیوں کے حصّہ میں پہلا گناہ رشوت لکھا ہوا پائے گا، دوسرا معصوم لوگوں سے رزق چھیننا، تیسرا بددیانتی کی حوصلہ افزائی، چوتھا سینکڑوں لوگوں کا قتل اور کئی دوسرے لوگوں کو اچھی تعلیم سے محروم کرا کے ان کی زندگیاں تباہ کرنا۔

ہوسکتا ہے کہ وہ اس بات سے آگاہ نہ ہو کہ وہ اس دنیا میں جو کچھ کر رہا ہے، اس کا حساب اس کا اللہ رکھ رہا ہے۔ لیکن اُس دن اسے کسی سے پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی، وہ اضافی رقم اس کے حساب میں کیوں لکھی گئی ہے کیوں کہ وہ اچھی طرح سمجھ جائے گا کہ اُس نے کیا کِیا ہے اور اس نے اپنے گناہوں سے اللہ کے نظام میں کس طرح خلل ڈالا ہے۔

اُس دن کسی نے بھی دُنیا میں جو کچھ بھی کیا ہو گا،

Marfat.com

وہ پوری دنیا کو دکھایا جائے گا۔ آپ اس کا موازنہ اس بڑی اسکرین سے کرسکتے ہیں جیسا کہ وڈیو ہے، جس پر نہ فقط اس کے ظاہری اعمال دکھلائے جارہے ہیں، بلکہ یہ بھی دکھایا جارہا ہو کہ اُن اعمال کا اثر اُس کے اطراف کے لوگوں پر کس طرح پڑے۔ یہی وہ دن ہوگا جب حقیقی احتساب سب کو دکھایا جائے گا۔

اُس دن لبوں پر مُہر لگی ہوگی اور چہرے شرم اور افسوس کے باعث سیاہ ہوجائیں گے۔ یہ وہ دن ہوگا جب وہ لوگ اللہ کو جواب دینے کی بجائے جل کر خاک ہوجانا پسند کریں گے، یہی وہ دن ہوگا جب اللہ کے سوالات کے جوابات کسی کے پاس نہیں ہوں گے۔

اے اُمّتِ محمدی! اللہ کے احکامات کو غیر سنجیدگی سے مت لیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ اگر اللہ خاموش ہے تو اللہ کچھ نہیں جانتا۔ اے اُمتِ محمدی! جاگ جاؤ اور اُن کو بھی جگاؤ جو سو رہے ہیں۔ کیوں کہ اب یہ وقت سونے کا نہیں۔ آپ کے پاس ابھی تک اللہ کی عظیم نعمتیں ہیں۔ آپ کے پاس تو ابھی آپ کی اپنی زندگی ہے۔ آپ کے دن اور راتیں ہیں۔ آپ اپنی آخرت

Marfat.com

کے لئے کام کر سکتے ہیں۔

رات کے بعد ہمیشہ ایک نئی سحر ہوتی ہے۔ اپنے ماضی کی زندگیوں کے بارے میں بھول جائیں، اس سے بس اپنے سبق سیکھ لیں۔ افسوس کرنا سیکھیں جب کہ ابھی آپ زندہ ہیں۔ ابھی آپ کا افسوس آپ کی شرمساری آپ کی توبہ، آپ کے آنسو، یہ سب آپ کے لئے ایک نئی راہ نکال سکتے ہیں۔ وہ راہ جو سونے کی بنی ہے، آپ کے اللہ کی راہ۔

یہ نہ سوچیں کہ اگر آپ نے گناہ کئے ہیں تو اب کوئی امید باقی نہیں ہے۔ آپ کا اللہ بڑا عفو الرحیم ہے۔ وہ غنی اور ارحم الراحمین ہے۔ اس کی مغفرت اور اس کے کرم پر کس کو شبہ ہے؟ بس اس رات کو اپنے دلوں کی ندامت کے اشکوں سے دھو ڈالئے۔ یہ وہ رات ہے جب اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے کہا تھا۔

اے اللہ! میرے بدن اور خیال نے تجھے سجدہ کیا تجھ پر ایمان لایا۔ یہ میرے ہاتھ ہیں، جس کے ساتھ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے۔ اے وہ عظیم! کہ ہر عظیم بات

Marfat.com

کی جسے امید کی جاتی ہے۔ اے عظیم! گناہ معاف کرنا۔ میرے چہرے نے اُس ذات کو سجدہ کیا جس نے اُسے پیدا کیا، اُس کی صورت بنائی، اُسے آنکھ اور کان عطا کئے، اے اللہ! مجھے ڈرنے والے شرم سے پاک دل عطا فرما۔ جو نہ کافر ہو اور نہ شقی ہو۔"

اے اللہ کے محبوب کی اُمّت! آج کی رات اُسی طرح سجدے میں جائیں، جس طرح رسُول اللہ صلی علیہ و سلم نے کیا تھا، اور اپنے سچّے دل سے دُعا کریں، اپنی بھیگی آنکھوں کے ساتھ دُعا مانگیں، اپنے ہچکیوں بھرے سینوں سے دُعا مانگیں تو سہی، پھر آپ دیکھیں گے کہ آپ کا اللہ کبھی بھی انکار نہیں کرے گا کسی کا کشکول بھی خالی نہیں رہے گا۔

مانگیں، کیونکہ آج کی رات اللہ کی رحمت اپنے عروج پر ہے۔ نیز یہ بھی نہ بھولیں کہ ایک مومن کے لئے ہر شب، شبِ برأت ہے اور یہ مومن کا دل ہے جہاں اللہ رہتا ہے۔ اپنے اطراف کے لوگوں سے کہیں کہ وہ اللہ کی محبت کو پھیلائیں، کیونکہ بے شک اللہ آپ میں سے ہر ایک سے اپنے دل کی گہرائیوں سے محبت کرتا ہے۔ آمین!

Marfat.com

۷۔ اگست ۲۰۰۹ء

باب (۷۰)

شروع اللہ جل جلالہٗ کے بابرکت نام سے جو ربِّ کائنات والعرش ہے۔ فقط وہی واحد ذات ہے جس کے آگے باقی سب سجدہ ریز ہیں۔ جو جانِ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

درُود وسلام جانِ رب پر، اُن ہستی پر جن کی آنکھوں میں ایک خاص نُور ہے۔ وہ نُور جو اللہ سے براہِ راست لیا گیا ہے۔ جو اللہ کے تمام عاشقین کے لئے سرور وسکون ہے۔

محبت، سلامتی و برکتیں ہوں آپ کے لئے اور آپ کے گھرانوں کے لئے۔ سلامتی ہو اللہ کے عاشقین کے لئے، جنہوں نے عشق کا رنگ اپنا لیا ہے، اور اس کے

Marfat.com

ہر ایک لمحہ سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

جب اللہ چاہتا ہے تو اس کے کارکن ناممکنات کو سرانجام دینے کے لئے اپنا رات دن ایک کرتے ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ جب اللہ کی رضا ہو تو ناممکنات ممکن بن جاتے ہیں۔

وقت پھیل رہا ہے اور سالوں کے کام مہینوں اور دنوں میں ہو جاتے ہیں۔ اللہ کا کام خوبصورت ہوتا ہے، اور اس کی کوئی مقررہ ترتیب نہیں ہوتی۔ اگر اللہ چاہے تو کسی ایک کو بھی، خواہ اس کی عمر کتنی ہی ہو، کسی بھی جگہ سے اپنا کارکن بنانے کے لئے منتخب کر سکتا ہے۔

یہ ضروری نہیں کہ کام کرنے والا مذہبی پس منظر رکھنے والا شخص ہو۔ یا وہ شخص کوئی عالم ہو، یا وہ کوئی تجربہ کار ہو۔ اگر اللہ چاہے تو وہ کئی عام لوگوں کو عام لوگوں میں سے اپنے کام کے لئے منتخب کر سکتا ہے۔ یہ تربیت تواتر سے اس خاموشی کے ساتھ ہوتی ہے کہ متعلقہ شخص کو بھی اس کی خبر نہیں ہو پاتی، تاکہ آخر میں جب اُس شخص کو کام سونپا جائے، تو وہ اس سے مغلوب نہ ہو۔

مثال کے طور پر اگر کسی شخص کو تبلیغ کے لئے چُنا جاتا

Marfat.com

ہے اور وہ شخص مذہبی پس منظر کا حامل نہ ہو، تو اللہ اس کے دل میں کتابوں کی محبت ڈال دیتا ہے، جس سے وہ ایک پُرزور پڑھنے والا بن جاتا ہے۔ ایسے شخص کو اُس کی زندگی کے دوران کسی وقت بھی کوئی نوکری بھی دلائی جاتی ہے۔

جب اس کے خطابت کے فن میں نکھار آتا ہے، تب جاکر اس میں مشاہدہ اور لوگوں میں دلچسپی پیدا ہو گی۔ نیز اس میں لوگوں کے مسائل کو حل کرنے کا ایک خاص کمال بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ایک سچے مبلغ میں جو خوبیاں ہوتی ہیں، وہ زندگی کے مختلف مراحل میں، اُس شخص کو عطا کی جاتی ہیں، تاکہ وہ زندگی بھر کے اس مشکل کام کو انجام دیتا رہے۔

پھر اس کی زندگی میں تکلیف دِہ تجربات بھی ہو سکتے ہیں، تاکہ اُسے پتہ چلے کہ جب کوئی تکلیف میں مبتلا ہو تو وہ کیسا محسوس کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اُسے برائی کے بالکل ہی نزدیک لے جایا جائے، تاکہ وہ اس برائی کو دیکھ سکے، اگرچہ اُسے اس سے محفوظ رکھا جائے گا، اُسے روحانی محفلوں کا سکون و راحت بھی محسوس

Marfat.com

ہوتا ہوگا۔ تاکہ اُسے معلوم ہو جائے کہ حقیقی امن و سکون کس جگہ ہے۔

یہ دُنیا کا ایک معمولی آدمی ہو سکتا ہے، لیکن یہ زندگی بھر اس کے کردار کو ادا کرنے کے لئے تیار رہتا ہے جس کے لئے اللہ نے اُسے منتخب کیا ہے۔ اللہ کے ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔ اور جب وہ وقت آتا ہے، تو کام اور کارندہ دونوں اُس کے لئے تیار ملتے ہیں۔

یہ ہے اللہ کے کام کا طریقہ۔ اللہ ایک خاموش منصوبہ ساز ہے، جو سالوں، یا ہو سکتا ہے صدیوں پہلے منصوبہ بناتا ہے۔ یعنی اصل کام شروع ہونے سے پہلے۔ یہ ہے طریقہ کہ اللہ نے کس طرح سلسلۂ نظامیہ نُوریہ کی منصوبہ بندی کی تھی۔ اس سلسلہ کا منصوبہ دنیا کے وجود میں آنے سے پہلے بنایا گیا تھا۔ یہ سلسلہ وقت کے خاتمہ سے نسبت رکھتا ہے۔

تو اب آپ جان گئے کہ اللہ نے دُنیا پیدا کرنے سے پہلے ہی اس میں رونما ہونے والے ہر ایک واقعہ کا منصوبہ بنا لیا تھا۔ دنیا کے خاتمہ کا بھی منصوبہ پہلے سے تیار کیا گیا تھا۔ یعنی اس دنیا کو بنانے سے پہلے۔ اور اس

Marfat.com

کے علاوہ دوسری منصوبہ بندیاں بھی مسلسل کی جا رہی ہیں۔ جو دوسری دنیاؤں سے متعلق ہیں، حتیٰ کہ زمین کے خاتمہ کے بعد کی بھی۔ جب ہر وہ چیز جو اس دنیا سے متعلق ہے اپنے نئے ٹھکانے کو چلی جائے گی۔

جب منصوبے بنائے جاتے ہیں، تو اشخاص اور دیگر مخلوقات ان منصوبوں پر کام کرنے کے لئے پیدا کئے جاتے ہیں۔ نظام الاوقات لکھا جاتا ہے۔ اور وہ کام متعلقہ لوگوں اور باقی سب کی روحوں کے سپرد کیا جاتا ہے، تاکہ انہیں معلوم ہو کہ انہیں دنیا میں بھیجنے کا حقیقی مقصد کیا ہے۔ (یعنی انہیں کس کام کے لئے دنیا میں بھیجا جا رہا ہے)۔ آپ سوال کر سکتے ہیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ روح کو تو یہ سب کچھ معلوم ہے، لیکن وہ شخص اس سے بے خبر ہے۔

یہ اس لئے ہے کہ عام آدمی کی رُوح اس سے بات نہیں کر سکتی۔ یہ صرف ایک احساس دے سکتی ہے سکون کا ایک احساس یا بے چینی کا۔ اور یہ اس پر منحصر ہے کہ دنیا میں اس کا طرزِ عمل کیسا ہے۔ چلیے فرض کر لیتے ہیں کہ اگر روح کو معلوم ہے کہ اس کا کام اللہ کے پیغام کی

Marfat.com

تبلیغ و اشاعت ہے اور زندگی کے کسی مرحلہ میں وہ روح بے چینی محسوس کرے گی اگر وہ آدمی اس مرحلہ میں اپنے اصلی کردار کو فراموش کرتا ہے، اور خود کو کسی بھی بُرائی یا گناہ میں مبتلا کرتا ہے۔

روح خاموش نہیں رہتی اور وہ اس کو مسلسل بے قرار کرتی ہے۔ اور احساسِ جُرم دلاتی رہتی ہے۔ تو اس خاص شخص کو گناہوں کے نزدیک کبھی بھی قرار نہیں ملے گا۔ اُسے کسی نہ کسی طرح سکون فقط اللہ کے نام سے اور اُس کے ذکر سے آئے گا۔ اب اگر اس شخص کی پوری زندگی کو آپ کے رب نے پروگرام کیا ہوا ہے، تو پھر اللہ کے کام کے لئے اس کے عقیدت و ایثار کے لئے اس کو کیوں کریڈٹ دیا جائے؟

یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ نے ہر انسان کو ایک اختیار دیا ہوا ہے۔ جس وقت اس شخص کو اللہ کا کام سپرد کیا جاتا ہے تو اس میں بھی اس شخص کے اختیار کو بڑا دخل ہے۔ کام اس کے حوالہ کیا جاتا ہے۔ اور اگر کسی وقت اس کام کے لئے وہ مزاحمت کرتا ہے، یا اُسے مؤثر طریقہ سے انجام نہیں دیتا، یا اُسے عدم دلچسپی سے کرتا ہے۔ تب ہی وہ

Marfat.com

کام اس سے واپس لیا جاتا ہے اور اس کی جگہ کسی اور کو لیا جاتا ہے۔

یہ ہمیشہ یاد رکھیئے کہ اللہ کے کام لوگوں کے محتاج نہیں، اور اللہ کے پاس کارندوں کی کبھی کمی نہیں۔ تو پھر اس شخص کی بدنصیبی ہے کہ وہ اللہ کے کارندہ ہونے کے اعزاز سے محروم ہو جاتا ہے۔ اللہ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ کام کس ڈھنگ سے کیا جائے اور کون اُسے کرے گا اور کون نہیں کرے گا۔ آپ کے رب سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ اُس کے لئے کوئی شے حیران کُن نہیں ہے۔ بے شک اللہ عظیم ترین اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

زندگی اتنی بڑی نہیں کہ اسے ضائع کیا جائے۔ وقت ایک انتہائی قیمتی شے ہے۔ سونے یا چاندی سے بھی بڑھ کر قیمتی۔ اگر آپ کی دولت چھن جائے، تو وہ آپ کو دوبارہ مل سکتی ہے، اگر اللہ نے چاہا۔ لیکن گزرا ہوا وقت پھر لوٹ کر واپس نہیں آتا۔ اگر آپ کے پاس بہت زیادہ پیسہ ہے، یعنی آپ کی حقیقی ضروریات سے زیادہ، تو پھر آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ

Marfat.com

اُسے بچت اسکیموں میں لگائیں گے یا دوسری جگہ سرمایہ کاری میں تاکہ ضرورت کے وقت اُسے نکال کر استعمال کر سکیں۔

آپ اُس رقم کو یونہی نہیں رہنے دیں گے۔ بغیر کسی منصوبے کے۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ آپ اس رقم کو بہتر انداز میں محفوظ رکھنے کے لئے اپنی بصیرت استعمال کرتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے کہ وقت تو پیسہ سے کہیں زیادہ قیمتی شے ہے۔ لیکن آپ دیکھیں کہ آپ کس طرح اپنا وقت خرچ کر رہے ہیں۔ آپ میں سے شاید ہی کوئی سمجھداری سے اس کی منصوبہ بندی کرتا ہے۔ بغیر اُسے ضائع کئے۔ بس خیال کریں کہ اگر کوئی آپ کے پانچ ہزار روپے چھین لے تو آپ کیسا محسوس کریں گے، آپ اس نقصان پر یقیناً بہت پریشان ہوں گے۔

آپ اپنے آپ کو الزام دیں گے کہ آپ نے اس رقم کی بہتر حفاظت کیوں نہیں کی۔ مگر آپ میں سے کتنے ایسے ہیں جو بے کار سرگرمیوں میں بہت زیادہ وقت ضائع کر کے پریشان ہوتے ہیں؟ آپ میں سے کتنے ایسے ہیں جو دو گھنٹوں کے ضائع ہونے پر افسوس کرتا ہے جو اس نے اپنے دوستوں کے ساتھ گپ شپ میں

Marfat.com

گزارے یا وہ جو آپ نے بے کار پروگرام دیکھتے گزارے۔

آپ میں سے کتنے ایسے ہیں جنہوں نے یہ حساب رکھا ہے کہ آپ اپنا وقت کس طرح گزارتے ہیں؟ اس سرزمین پر آپ کو جو وقت دیا گیا ہے، وہ آپ سب کے لئے ایک نعمت ہے اور اللہ کی امانت۔ یہ اس لئے ہے کہ آپ سب کو اس زمین پر ایک مقصد کے لئے بھیجا گیا ہے اور وہ یہ کہ اللہ کے نظام کو دنیا میں قائم کریں جو اُس نے وضع کیا ہے، اور جس کی عملی تربیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

تو اس طرح آپ سب بالواسطہ اللہ کے کارندے ہیں۔ آپ میں سے ہر ایک کو خاص خاص فرائض ادا کرنے کیلئے دیئے گئے ہیں۔ اور اس کی براہِ راست تربیت بھی آپ کو دی گئی ہے۔ اللہ نے ایک ماں کو اپنے بچّے کی صالح طریقے سے پرورش کرنے کا فریضہ سونپا ہے۔ اس کے لئے اُسے مادرانہ جبلت عطا ہوئی ہے۔ اُس کی پرورش عام طور پر کم عمر بچّوں کے ساتھ کی جاتی ہے جہاں وہ ان طور طریقوں کو سیکھتی ہے جو والدین بچوں کی پرورش کے لئے اپناتے ہیں۔

Marfat.com

نیز اس کی تربیت قرآن اور سنّت کے ذریعے بھی کی جاتی ہے۔ جیسے کہ بچّوں کے حقوق یا والدین کے فرائض۔ اب اگر یہ ماں اپنے بچّوں کی پرورش کی بجائے اپنا وقت سماجی رابطوں، گپ شپ یا بے کار پروگرام دیکھنے میں صرف کرتی ہے، تو وہ اللہ کی طرف سے سونپے گئے کام میں خیانت کرتی ہے، یہ اللہ کا کارندہ تو ہے، لیکن عمدًا اپنے فرائض انجام نہ دے کر وہ اللہ کے غصّے کو دعوت دے رہی ہے۔

یومِ حساب پر لوگوں کو اس کا حساب دینا ہوگا، کہ انہوں نے اپنا اثاثہ کس طرح استعمال کیا جو اللہ نے انہیں دیا تھا۔ تھوڑے سے لوگوں کے پاس دنیا کا سونا اور چاندی ہے۔ کچھ دولت مند بھی ہو سکتے ہیں اور کچھ غریب بھی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کچھ لوگوں کو دنیا میں جمع کی ہوئی بے پناہ دولت کا حساب دینا ہوگا، لیکن کچھ لوگوں کو فقط چند پیسوں کے بارے میں بتانا ہوگا جو زندگی میں اُن کے پاس تھے۔

لیکن وقت ایک ایسا مال ہے جو سب کو ایک برابر ملتا ہے۔ سب کو ایک دن میں چوبیس گھنٹے۔ ایک

Marfat.com

مہینے میں تیس دن اور بارہ مہینے ایک سال میں دیئے جاتے ہیں۔ تو اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ وقت کے معاملے میں نہ کوئی امیر ہے اور نہ کوئی غریب۔

اس کے یہ بھی معنے ہوئے کہ وقت کے معاملے میں زیادہ زمہ داری ہے۔ اور اس کا سخت تر احتساب ہو گا۔ کاش کہ آپ وقت کا استعمال اس طرح کرنا سیکھ لیتے جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ آپ یقیناً جانتے ہوں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیاتِ مُبارکہ میں اس کو کس طرح استعمال کرتے تھے۔

کیا آپ یہ جاننا پسند کریں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اب اپنا وقت کس طرح گزار رہے ہیں، جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کتنے ہی اُمور پر نگاہ رکھے ہوئے ہیں۔ اور کتنے ہی لوگوں کی دیکھ بھال فرما رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اب بھی تہجد سے پہلے اٹھنے کی عادت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس دنیا میں تھے تو آپ کی راتوں کا زیادہ تر حصہ سجدے میں گزرتا تھا اور آپ اب بھی عین ایسا ہی کر رہے ہیں۔

صبح کا وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دربار میں

Marfat.com

گزارتے ہیں جہاں دُنیا کے تمام امور زیرِ غور آتے ہیں۔
دربار ہر وقت جاری رہتا ہے، لیعنی قطع نظر اس کے کہ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں۔آپ کا مسلسل دربار سے
رابطہ رہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی وقت میں
کئی کام کرتے ہیں۔ جیسا کہ اپنی پوری اُمت کا خیال رکھنا
اُن منصوبوں کو عملی جامہ پہنانا جو اللہ اُن کے سپُرد کرتا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وقت کا حساب
رکھنے میں نہایت باریک بین ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم دن شروع ہونے سے پہلے ہی اپنے تمام دن کی
منصوبہ سازی فرماتے ہیں۔ اور آپ یہ کام ذرہ ذرہ تفصیل
کی بنیاد پر کرتے ہیں۔ لیعنی آپ کے دن کا ہر لمحہ، ہر لحظہ
کس طرح تصرف میں آئے گا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کا نظام وقت بہت زیادہ پیچیدہ ہے کیوں کہ
آسمانی وقت زمین کے وقت سے مختلف ہے۔
یہ اُسے زیادہ پیچیدہ بناتا ہے۔لیکن آپ کا
نہایت ہی باریک بینی سے تیار کردہ نظام الوقت ان
پیچیدگیوں پر قابو پا لیتا ہے۔ یہ ہے وہ تعلیم جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو فرمائی ہے۔لیعنی

Marfat.com

وقت کو معقول طریقہ سے استعمال کرنے کا معمول ۔ اور بعد ازاں اس کا تجزیہ کہ وقت کو کس طرح استعمال کیا گیا۔

اس طرح کرنے سے نہ فقط آپ کے اکثر کام انجام پاتے ہیں، لیکن اگر وقت ضائع کیا جا رہا ہو تو اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے، یہ اس نقصان کو پورا کر سکتا ہے۔ جس طرح آپ اپنے پیسے کا بندوبست کرتے ہیں، اسی طرح آپ کو اپنے وقت کا بھی بندوبست کرنا چاہیئے۔ آپ اس کا بجٹ پہلے سے بنائیں، یعنی اس وقت جب آپ ابھی دنیا میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

آپ کا زیادہ تر وقت آپ کے دنیاوی اُمور میں خرچ ہوتا ہے۔ لیکن وہ وقت جو آپ اپنی عبادات اور اذکار میں بسر کرتے ہیں، بس وقت کی یہی سرمایہ کاری آپ کے ہمراہ دوسری دنیا میں جائے گی۔ وہ وقت جو بے کار طریقہ سے بسر ہوتا ہے، وہ ایسا ہے جیسے کہ وہ وقت آپ سے گُم ہو گیا، جیسے کسی نے وہ قیمتی مال آپ سے چُرا لیا۔ اور یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ وہ چور کون تھا۔

کون نہیں چاہتا کہ آپ اپنی سرمایہ کاری عقل مندی

Marfat.com

سے کریں؟ اس دنیا میں ہر ایک آدمی یہی چاہے گا کہ وہ اس طرح کی سرمایہ کاری کرے کہ جس سے اُسے زیادہ نفع حاصل ہو۔ کیا آپ یہ جاننا چاہیں گے کہ کس طرح آپ وقت کی سرمایہ کاری سے زیادہ منافع کما سکتے ہیں؟ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جو کام بھی آپ کر رہے ہیں بس اس میں خوب دل لگائیں۔

اس کے ہر لمحہ اور ہر لحظہ کو اپنے ذہن میں رکھتے رہیں۔ اور پھر کچھ ہی وقت میں آپ دیکھیں گے، آپ کے وہ دنیاوی کام بھی جو آپ کامل دیانت داری اور اللہ کو یاد کرتے ہوئے کریں گے، وہ سب آپ کی عبادت میں شمار ہوں گے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ سرمایہ کاری پر سو فیصد منافع۔ کیا اس سے بہتر سودا آپ کو کہیں اور مل سکتا ہے؟

اے اُمّتِ محمدی! سب کو وقت کی اہمیت کی تعلیم دیں، اللہ کی محبت آپ سب کے لئے ہے۔ بس اس کی طلب کریں اور آپ کا دامن اس سے بھر جائے گا۔ آمین!

Marfat.com

۱۱۔ اگست ۲۰۰۹ء

باب (۱۷)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے، جو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا رب ہے۔ جو قادرِ مطلق ہے، جو رازق اور واحد ہے، جو سب کے دلوں کا رکھوالا ہے۔

درُود وسلام ہوں اُن کی معصوم آنکھوں اور اُن کے معصوم دل پر جو تمام عاشقین کے سردار ہیں اور جو عظیم ترین کرم والے ہیں۔

سلام اور رحمت آپ سب کے لئے اور آپ کے گھرانوں کے لئے، سلامتی ہو اُن سب کے لئے جن کے دل خشوع وخضوع کے معنے جانتے ہیں اور جو محبت کی زبان بڑی تیزی سے سیکھ رہے ہیں۔

عشق ایک بار پھر فضاؤں میں پھیل رہا ہے حقیقت میں یہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ لیکن بعض اوقات اس کا

Marfat.com

ارتکاز شدید ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر اس وقت جب ہم اللہ کے عاشقین کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں۔ یہ وہ ہیرے ہیں جو ابد تک رہیں گے۔

اللہ کے عاشقین انسانوں سے قدرے مختلف ہیں، جب اللہ کسی کو عاشق بناتا ہے، تو جو مٹی استعمال ہوتی ہے وہ اس کے جسم کو بنانے کے لئے جنت سے لی جاتی ہے۔ اُس مخصوص جگہ سے لی جاتی ہے جہاں اُسے آخر کار لوٹ کر جانا ہوتا ہے، جس سے مُراد یہ ہے کہ بالکل اسی جگہ سے جو اس کی ابدی آرام گاہ ہوگی۔

اس مٹی میں پھر عشق کے وہ قطرے شامل کئے جاتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس آنکھوں سے لئے جاتے ہیں یعنی عشق کے آنسو، جو اُن میں ہمیشہ اپنے رب کے لئے ہوتے ہیں۔ ایک اور جُز جو اس مٹی میں شامل کیا جاتا ہے، وہ اللہ کی صفات ہیں جو مختلف تراکیب اور مقدار میں ہوتی ہیں کسی میں جمال کی صفت زیادہ ہے اور کسی میں جلال والی صفت کی مقدار زیادہ ہے۔ کسی میں وجد کی کیفیت زیادہ ہے اور کسی میں صبر کا مادہ زیادہ ہے۔

Marfat.com

لیکن پورے عالم میں واحد ایک انسان صرف ایسے ہیں جن میں تمام صفات برابر مقدار اور شدت کے ساتھ موجود ہیں۔ بے شک وہ انسان اللہ کے محبوب عظیم رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جس وقت عشق کے یہ آنسو اور صفاتِ الٰہی یکجا ہوتے ہیں، تو اللہ کے فرشتے اس جمالی مٹی کو گوندھ کر اُسے اللہ کی پسند کی صورت میں ڈھال دیتے ہیں۔

اس جسم میں ایک دل ہوتا ہے اور اس دل کے اندر روحانی قلب ہوتا ہے۔ اس عاشق کا قلب وہ مقام ہے جس میں جملہ صفاتِ الٰہی کا مسکن ہے۔ یہ قلب رُوح کا اہم حصّہ ہے، جو اللہ کا ایک بھید ہے۔

ان عاشقین کے قلب میں ایک اور خاص جُزہے۔ جو کسی دوسری جگہ موجود نہیں۔ ان قلوب میں اللہ کی تجلّی کی ایک چنگاری ہے جو ایسی آگ پیدا کرتی ہے جو اتنی شدید ہے کہ یہ پورے جسم پر غالب آجاتی ہے، جو ہر وقت بدن میں روشن رہتی ہے، جس کی شدّت مختلف اوقات میں مختلف ہوتی ہے۔ یہ عاشقین جب پیدا ہوتے ہیں، تو شروع سے ہی ایسی نشانیاں سامنے آتی

Marfat.com

ہیں جو بتاتی ہیں کہ یہ اوروں سے مختلف اور نہایت ہی خاص ہیں۔

عام طور پر اُن کا بچپن جُداگانہ ہوتا ہے اور یہ بچے اپنے ہم عمر بچّوں سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں عمر میں اضافہ کے دوران وہ اپنے اطراف موجود حق کو جذب کرتے رہتے ہیں۔ ان کے دل چقماق کی طرح ہوجاتے ہیں۔ اور اللہ کی محبت اور ندا انہیں اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے دھات مقناطیس کی طرف کھینچتے ہیں۔ وہ جہاں بھی جاتے ہیں تو وہ شعور کے ساتھ یا لاشعوری طور پر اللہ کے پیغامات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامودات کو سمیٹ کر اپنے وجود میں جذب کرتے ہیں۔

یہ پیغامات انہیں دکھاتے ہیں کہ زندگی کے صحرا کی چلچلاتی دھوپ میں اللہ کا وجود یخ بستہ پانی کے ایک گلاس کی طرح ہے۔ اللہ کے عاشقین میں کچھ ایسے بھی ہیں جنہیں اشاعت دین کے خاص کام کے لئے چُنا جاتا ہے۔ یہ اللہ کے وہ منتخب بندے ہیں جو جہاں بھی جاتے ہیں وہاں اللہ کی روشنی کو پھیلاتے ہیں۔

Marfat.com

یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے قلوب کی آگ کو بھڑکاتے ہیں اور اپنے وجود کو روشن رکھتے ہیں تاکہ ان کے اِرد گرد موجود لوگوں کو بھی اُن کی روشنی سے اپنا راستہ نظر آئے۔
اللہ کے اولیاء کرام وہ بہادر دلوں والے ہیں، جو نہ کسی شے اور نہ کسی شخص سے خوفزدہ ہیں، اور جن کے ذمہ اللہ کی امانت کی رکھوالی کا کام ہے۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جن کے بارے میں قرآن کا فرمان ہے: بے شک اللہ والوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم۔ بے شک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے۔

کاش کہ لوگ ان اولیاء کے مقام کو سمجھ سکتے، اور یہ جانتے کہ اللہ کو ان سے کتنی محبت ہے۔ اللہ اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ یہ دنیا کیسی ہے اور یہ ہر ایک کو کس طرح اپنے جال میں پھانس لیتی ہے۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اکثر لوگوں کے لئے اس دنیا میں رہنے کی ذمہ داری یا بوجھ ان کے لئے بہت زیادہ ہے۔

ایسے لوگ اپنا دن رات اپنے بچّوں کا پیٹ پالنے کے لئے کماتے ہیں۔ انہیں اپنے گھر والوں کی دیکھ بھال اور پرورش کرنی ہوتی ہے۔ اپنی پوزیشن سوسائٹی میں برقرار

Marfat.com

رکھی ہوئی ہے، اور سب سے بڑھ کر ان برائیوں کے خلاف جنگ لڑنی ہوتی ہے جو اس معاشرے کا حصّہ ہیں جس میں وہ رہتے ہیں۔ اگر اللہ ان سے کہتا کہ اشاعتِ دین کا کام کرو، اپنا گھر بار چھوڑ دو اور جگہ جگہ جا کر اللہ کا پیغام پہنچاؤ، تو ظاہر ہے یہ ان کے لئے ممکن نہ ہو گا۔

اللہ کسی پر بھی اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے اُن ولیوں کو چُنا جاتا ہے جو اپنی پوری زندگی اس مقصد کے لئے وقف کرتے ہیں۔ اور ایسا بھی نہیں کہ اُن کے گھر بار نہیں ہیں۔ یا اُن کو گزر اوقات کی پرواہ نہیں ہے۔ باقی لوگوں کی طرح اُن کی بھی ذمہ داریاں ہیں۔ لیکن ان کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد صرف اپنے اللہ کے لئے جینا ہے، باقی سب کچھ بعد میں اور کچھ لوگوں کے لئے تو باقی کا تو کوئی وجود نہیں۔

جب آپ ان اولیاءِ کرام کی زندگی پر نظر ڈالیں تو معلوم ہو گا کہ وہ دنیا کے روزمرہ کے امور میں زیادہ الجھے ہوئے نہیں ہیں۔ اللہ نے جو کچھ انہیں عطا کیا ہے وہ

Marfat.com

اس پر مطمئن ہیں ۔ وہ دنیا کے مال میں سے اس سے زیادہ طلب نہیں کرتے ۔ وہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں، اُن کی پرورش ۔لیکن اُن سب کی اہمیت دوسرے نمبر کی ہے ۔ اُن کے ہاتھ پیر بظاہر بچوں کی دیکھ بھال میں نظر آتے ہیں، لیکن اُن کے دل اپنے رب کے ساتھ ہیں ۔

یہ لوگ دوسرے عاشقین سے اس وجہ سے مختلف ہیں کہ وہ اس وقت کے مالک نہیں ہیں جو انہیں دیا گیا ہے ۔ ان کا وقت اللہ کی امانت ہے ، اور زیادہ تر اللہ کے کام میں صرف ہوتا ہے ۔ اللہ کے کام کو ان کے دوسرے ہر کام پر ترجیح حاصل ہے ۔ یہ وقت کبھی بھی اُن کی ملکیت، حتیٰ کہ اس وقت بھی نہیں جب وہ بچے تھے اور ان کے ہم عمر باہر کھیلنے جاتے تھے ، تو وہ حافظ قرآن بننے کے لئے پڑھائی میں مصروف رہتے تھے ، یا وہ دیگر علوم کی تحصیل میں لگے رہتے تھے ۔

جب وہ بالغ ہو جاتے ہیں، تو ان کی زندگی کا خاص مقصد اس مردِ کامل کی تلاش ہوتی ہے جو راہِ سلوک میں اُن کی رہنمائی کر سکے ۔ اس کے لئے اللہ کے اولیاء

Marfat.com

اوپر اور نیچے ہر جگہ تلاش کرتے ہیں۔ وہ دور دراز مقامات تک بھی جاتے ہیں جب انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ وہاں کوئی اور ولی موجود ہے۔ تاکہ وہ اللہ کے لئے اپنی پیاس بجھا سکیں۔

جیسے ہی ان کے دل علمِ اللہ میں غرق ہو جاتے ہیں اور عشق کی آگ کے شعلے بلند تر ہو جاتے ہیں اور انہیں اللہ کا پیغام پہنچتا ہے کہ وہ یہ آگ اوروں میں پھیلائیں، تب جا کر ان اولیاء کا حقیقی کام شروع ہو جاتا ہے۔ یعنی دنیا میں نور کی شعاعیں پھیلانا۔ اور جو بھی اُن شعلوں کی زد میں آتا ہے، اُس کی دُنیا زیر و زبر ہو جاتی ہے اور وہ عشق میں تر بہ تر ہو جاتا ہے۔

آج ہم ایک ایسے ولی کے بارے میں گفتگو کریں گے، جو اللہ کے شہباز تھے اور ہیں۔ یا وہ ہیں جو ہر وقت شرابِ معرفت میں مست رہتے تھے، جو ایک قلندر تھے لیکن ایک خاص الخاص قلندر، جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کی ایک مسلسل کیفیت میں رہتے تھے، یہ سلطانِ قلندر، حضرت لعل شہباز رحمتہ اللہ علیہ ہیں، جو عثمان مروندی کے نام سے بھی معروف ہیں۔

Marfat.com

آپ ۵۳۸ ہجری میں افغانستان کے علاقہ مروند میں پیدا ہوئے۔ آپ اہلِ بیت میں سے تھے اور آپ کا سلسلۂ نسب حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان تک جا پہنچتا ہے۔ آپ ایک ولیٔ کامل، حضرت سید حسن کبیر رحمتہ اللہ علیہ کے گھر میں پیدا ہوئے، جنہوں نے آپ کو علم اللہ کی ایک مضبوط بنیاد فراہم کی۔ سات سال کی کم عمری میں آپ حافظِ قرآن بن گئے اور کم سنی میں ہی آپ عربی اور فارسی کے استاد بن گئے۔

مرشدِ کامل کی تلاش آپ کو شیخ بابا ابراہیم ولی کے پاس لے آئی، جنہوں نے آپ کو قلندری طریقت میں ڈھال دیا اور ایک سال بعد حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ کو اپنا خرقۂ خلافت، ایک پتھر اور ایک عصا عطا کیا۔ اس پتھر کو سنگِ مقبول کہا جاتا ہے، اور مانا جاتا ہے کہ یہ دونوں تبرکات حضرت امام زین العابدینؓ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہیں۔

قلندری طریقت کیا ہے؟ وہ جو اپنا نفس، اپنی دنیا اور باقی سب کچھ ترک کر کے اپنے معبود میں گم ہو جائے،

Marfat.com

اُسے قلندر کہتے ہیں۔ قلندری جذب و مستی کی ایک کیفیت ہے، جس میں آنکھیں چاہے کھُلی ہوں یا بند، وہ ہر وقت جلوۂ جاناں کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اُن کا بدن یعنی ظاہر تو یہاں ہوتا ہے، لیکن اُن کا باطن ہمیشہ اپنے اللہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

وہ حالتِ جذب اور حالتِ ہوش کے درمیان ہوتے۔ یہ ہے طریقہ کہ کس طرح اللہ کے یہ سُرخ پوش شہباز شرابِ عشق میں ڈوبے دیدارِ یار میں مشغول اور دھمال میں مست رہتے تھے۔ آپ ایک درویش کامل تھے۔ آپ کو فرائضِ تبلیغ کا منصب سپرد تھا۔ آپ اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ سیوستان تشریف لے گئے۔ جسے آج کل سہون کہتے ہیں۔ اور وہاں خاموشی سے آبادی کے قریب رہنے لگے۔

اس علاقہ کا حاکم راجہ جزجی تھا، جسے چوپٹ راجہ بھی کہتے تھے۔ اس کی حکومت انتہائی ظلم و ناانصافی پر مبنی تھی۔ جس جگہ درویشوں نے قیام کیا تھا، وہ اس جگہ کے قریب تھی جہاں طوائف رہتی تھیں۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ کی ایک اوّلین کرامت یہ تھی کہ جس

Marfat.com

دن آپ اُس علاقہ میں داخل ہوئے، اُس دن سے لوگوں نے طوائفوں کے پاس آنا بند کر دیا۔

جو بھی اس علاقے میں داخل ہونے کی کوشش کرتا اُس کے دل میں ایک سخت خوف پیدا ہو جاتا تھا۔ اور اس طرح چند دنوں میں ہی ان عورتوں کے پاس آنے کی کسی میں جرأت نہ رہی۔ لوگوں نے محسوس کیا کہ یہ اس دن سے شروع ہوا ہے جب سے یہ چند درویش اس قصبہ میں داخل ہوئے ہیں۔ چنانچہ کچھ لوگوں نے اس کی شکایت راجہ سے جا کر کی۔

مسلمان درویشوں کی اس کرامت کے بارے میں سُن کر راجہ کو بہت غصّہ آیا اور اس نے درویشوں کو دھمکانے کے لئے اپنے سپاہی بھیج دیئے۔ لیکن اُسے جلد ہی پتہ چل گیا کہ کوئی بھی چیز ان لوگوں کے دلوں میں خوف پیدا نہیں کر سکتی۔ جب اس نے محسوس کیا کہ طاقت سے انہیں مرعوب نہیں کیا جا سکتا، تو اُس نے جادوگروں سے رجوع کیا۔ لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جادُوگروں نے بھی یہ کہہ کر حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ کے خلاف کچھ کرنے سے انکار کیا کہ اُن کا

Marfat.com

مخالف بہت طاقت ور ہے۔

اس سے راجہ کو اور غصہ آ گیا لیکن جادوگروں میں سے ایک نے اُسے مشورہ دیا کہ کوئی بھی مسلمان جو حرام کھاتا ہے، تو اس کی ایسی روحانی قوتیں ختم ہو سکتی ہیں۔ اس سے اس نے ایک منصوبہ بنایا جس کے مطابق کچھ دنوں تک وہ درویشوں کے پاس جاتا رہا اور انہیں اپنی عقیدت کی یقین دہانی کرائی۔

ایک دن اس نے حرام جانور کا گوشت لیا اُسے پکایا اور اپنے آدمیوں کے ہاتھ درویشوں کی خدمت میں پیش کیا۔ جیسے ہی حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ کی نگاہ کھانے کے برتن پر پڑی، آپ کا چہرہ لال سُرخ ہو گیا اور آپ نے پورا برتن اُلٹ دیا۔ جیسے ہی یہ ہوا زمین ہلنے لگی اور سہون میں زلزلہ آ گیا۔ یہ زلزلہ اتنا شدید تھا کہ راجہ کا محل زمین بوس ہو گیا، جس سے راجہ اور جو بھی محل میں موجود تھے سب کے سب ہلاک ہو گئے۔

کبھی بھی اللہ والوں کی قوت کو کم نہ سمجھیں۔ اُن کا جلال اللہ کا جلال ہوتا ہے اور اُن کی طاقت دراصل اللہ کی طاقت ہے۔ حضرت لعل شہباز رحمتہ اللہ علیہ اگرچہ

Marfat.com

ایک قلندر تھے، لیکن وہ اپنی ذمہ داریوں سے بخوبی آگاہ تھے۔ اپنے دوستوں میں سے تین کے ساتھ آپ کے مراسم بہت گہرے تھے۔ یہ اپنے وقت کے عظیم اولیاء تھے۔ یعنی حضرت بہاؤ الدین زکریا رحمتہ اللہ علیہ، حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت جلال الدین بخاری رحمتہ اللہ علیہ۔

اشاعتِ دین کے لئے کئے جانے والے کئی سفر اللہ کے ان تینوں جواہر نے مل کر کئے تھے۔ انہوں نے برِّصغیر کے کئی علاقوں کا سفر ایک ساتھ کیا تھا اور ہزاروں کُفّار کو اسلام کے دائرہ میں داخل کیا تھا۔

حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ سے کئی کرامات سرزد ہوئیں، آپ اللہ کے قلندر تھے، اللہ کے شہباز تھے، جو ہر جگہ لمحوں میں پہنچ جاتے تھے۔ آپ کی شہباز نگاہیں دنیاداروں کے دلوں کو لمحوں میں مسحور کر سکتی تھیں۔ وہ اللہ اور اس کے کام میں مست تھے۔ اور وہ اب بھی اللہ اور اس کے کام میں مست ہیں، وہ ایک سچے عاشقِ رسول تھے، اور ایک حسّاس شاعر بھی تھے، جو اپنے جذبات کو شاعری کے ذریعے بھی پھیلاتے تھے۔

Marfat.com

اور یہ شاعری بڑے خوبصورت الفاظ کے ساتھ دلوں میں اُترتی ہے۔ پیش ہیں آپ کی ایک غزل کے چند اشعار:

زعشق دوست ہر ساعت درونِ نار می رقصم
گہے بر خاک می غلطم، گہے بر دار می رقصم

شدم بدنام در عشقت، بیا اے پارسا اکنوں
نمی ترسم زِ رسوائی ، بہ ہر بازار می رقصم

بیا اے مطرب و ساقی، سماع و ذوق را در دہ
کہ من از شادی، وصلش قلندروار می رقصم

"محبوب کے عشق میں آگ پر رقصاں ہوں،
کبھی خاک میں لوٹ رہا ہوں، کبھی تختہ دار پہ رقصاں ہوں
تیرے عشق میں بدنام تو ہو چکا، اب آؤ اے پارسا!
نہیں ڈرتا میں رُسوائی سے ہر اک بازار میں رقصاں ہوں
آؤ اے سازندو اور اے ساقی! سماع و سرور کی محفل برپا کرو
کہ میں اس کے وصال کی خوشی میں قلندروار رقصاں ہوں
قلندر کا یہ رقص اس آگ کی تفسیر ہے جو ہر وقت

Marfat.com

حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ کے سینے میں روشن رہتی تھی۔ یہ آگ اُن کے ساتھ چلی نہیں گئی۔ اس کے برعکس یہ یہاں رہے گی۔ اللہ کے قلندر کا دھمال رہتی دُنیا تک باقی رہے گا۔

یہ ہیں اللہ کے اولیاء، یہ وہ ہیں جو آبِ حیات پیتے ہیں اور حیاتِ جاوداں حاصل کرتے ہیں۔ وہ سب زندہ ہیں، بالکل ہی زندہ، اور اس شربتِ عشق کو آزادی سے تقسیم کر رہے ہیں۔ اس دھمال کی تال ہر اس شخص کو دے رہے ہیں جو اس کی طلب کرتا ہے۔

اللہ کرے آپ سب اس رقص کا حصہ بنیں، اس دھمال کا حصہ بنیں۔ اس آگ کو، اس تڑپ کو محسوس کریں۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ کے جذبی مسرت کو محسوس کریں جو اللہ کے قلندر تھے اور ہیں۔ اللہ کے خاص الخاص قلندر جو اس دھمال میں ابد تک موجود رہیں گے۔

اللہ کی محبت اُن سب قلندروں کے لئے، جو یہاں موجود ہیں اور اللہ کی رحمتیں سب کے لئے۔

آمین!

Marfat.com

۲۱ اگست ۲۰۰۹ء

باب (۷۲)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، جس کی نعمتوں کی کوئی حد نہیں، جو سب سے بڑا غنی ہے، سب سے بڑا فیاض، سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔

درود وسلام ہوں اللہ کی نعمت پر جس کی کوئی انتہا نہیں، جو اللہ کی محبت ہیں، جن کا دل اپنے ہر ایک اُمّتی کے لئے درمند رہتا ہے۔

سلام رحمت اور برکتیں آپ سب کے لئے ہوں، اور آپ کے گھرانوں کے لئے بھی۔

سلامتی ہو اللہ کے عاشقوں پر، ان خوبصورت دلوں پر جو اطاعت اور وفا کے معنی جانتے ہیں۔

جب ہم اللہ کے محبوب، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں، تو پھر ظاہر ہے کہ ہم اس کے ساتھ اور بہت ساری چیزوں کے متعلق بھی بات کرتے ہیں، ہم عشق اور محبت کے بارے میں بھی بات کرتے ہیں، ہم وفا کے متعلق بھی بات کرتے ہیں، ہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہیں۔

یہ اللہ کے آسمانوں کے پانچ ستارے ہیں۔ یہ پنجتن پاک اللہ کے گلستان کے خوشبو سے بھرے پھول ہیں۔ یہ آپ کے رب کے دل کا سکون اور سرور ہیں۔ یہ نور سے بنے وہ سنہرے دل ہیں، جو ہر وقت اُمّت کے لئے دھڑکتے ہیں۔ یہ وہ مسحور کن آنکھیں ہیں جو اُمّت کے لئے ہر وقت اشکوں سے بھری رہتی ہیں۔ یہ وہ پاک وجود ہیں جنہوں نے خود کو مکمل طور پر اپنے اللہ کے سپرد کیا ہے، اور اپنی زندگیوں کو اُمّت کے لئے ایک مثال بنا کر دکھا دیا۔

اہلِ بیت، یعنی رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا گھرانہ اللہ کے عظیم ترین عاشقین پر مشتمل ہے۔ انہوں نے عشقِ الٰہی کا

Marfat.com

سبق براہِ راست اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا اور انہوں نے عشق کے تمام تر نازک جزیات کو جذب کر لیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جو رحمۃ اللعالمین ہیں، اللہ کی تمام تخلیقات کے لئے، ابد تک رحمت ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، اور زمان یعنی وقت کے خاتمہ تک رہیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں، جن کے بعد دنیا میں کبھی کوئی نبی نہیں آئے گا۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ زمین اپنا بدترین زمانہ اس وقت دیکھے گی جب وہ اپنے خاتمہ کے قریب پہنچے گی، اور جیسا کہ آپ پہلے سے جانتے ہیں، اُس دور کی جانب وقت نے اپنا سفر شروع کر دیا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ وہ اپنے خاتمہ کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ تو پھر کیا یہ عجیب بات نہیں کہ اللہ نے ایک ایسے وقت کے لئے کوئی زندہ نبی مقرر نہیں فرمایا جنہیں لوگ حقیقتاً دیکھ اور سُن سکتے ہوں۔

یہ اس لئے ہے کہ قیامت کی اوّلین نشانیوں کو نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی ظاہر ہونا

Marfat.com

شروع ہو چکی تھیں، اگرچہ اُن کی رفتار دھیمی تھی، تاہم وہ بخوبی نظر آتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات نا فقط اُن کے اپنے زمانے پر محیط تھیں، بلکہ اُن میں وقت کے خاتمہ تک کے لئے تمام ہدایات شامل تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مُبارکہ نا صرف اُن کے اپنے زمانہ کے لوگوں کے لئے ایک مثال تھی بلکہ یہ تمام زمانوں کے لئے بھی ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سب کے لئے ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح تھی۔ آپ کے شب و روز آپ کی اُمت کے لئے ایک مثال تھے۔ آپ کو کسی اور کی زندگی ایسی نظر نہیں آسکتی جسے اتنی تفصیل سے ریکارڈ کیا گیا ہو۔

صبح آنکھ کھولنے کے وقت سے لے کر رات سوتے وقت تک اس دوران کا ایک ایک لمحہ آپ اپنی اُمت کے ساتھ ہوتے تھے، اپنے صحابہ اور اپنے اہل بیت کے ساتھ ہوتے تھے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ہدایات کو اپنی ارواح میں جذب کر کے انہیں حدیثوں کی صورت میں آنے والے وقتوں کے لئے محفوظ کر

Marfat.com

لیتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن جواہر نے اپنے رسول سے سیکھا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا زندہ نمونہ بن گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت اللہ کی وہ رحمت ہیں جنہیں تمام مسلمانوں پر برسایا گیا ہے، انہوں نے آپ کے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایک ایک لمحے کو اپنی زندگیوں میں محفوظ و جاری کر دیا۔ انہوں نے اپنی آسائشیں، اپنی زندگیاں حتّٰی کہ اپنی اولاد تک کو اُمت کی خاطر قربان کر دیا۔

یہ تعلیمات، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ، آپ کا گھرانہ، آپ کے احباب وصحابہ کرام، یہ سب اس قدر کامل اور جامع ہیں کہ کسی اور نبی کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہلِ بیت ناقابلِ تقسیم ہیں۔ جب آپ کہتے ہیں "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم!) مجھے آپ سے محبت ہے"، تو اس کے معنی ہیں مجھے علی سے، فاطمہ سے حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) سے محبت ہے۔" جو کوئی بھی نبی سے محبت کرنے کا دعویدار ہے، مگر اُسے نبی کے گھرانہ سے

Marfat.com

عقیدت نہیں، وہ منافق ہے۔ اس لئے کہ آپ یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ "میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں، مگر میں اُن سے محبت نہیں کرتا، جو اُن کے وجود کا حصہ تھے۔ یعنی اُن سے جنہوں نے اُمت کے لئے، اللہ کے دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں۔

یہ وہ معصوم تھے جو صبر و رضا اور ہمت و استقلال کے پیکر و نمونے تھے۔ خاتونِ جنت رسولِ پاک کی انتہائی معصوم اور پیاری بیٹی بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کی قوت کے ستون، یعنی شیرِ خدا، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک سادہ اور ہمت بھری زندگی گزاری۔ وہ اور اُن کے معصوم، اُن کے حسن و حسین اور اُن کی زینبؑ انہوں نے تو دنیا کو عملی طور پر دکھا دیا کہ ایثار و قربانی کے کیا معنی ہیں۔

یہ گھرانہ جو نبئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھا، اس نے انتہائی سادگی میں زندگی بسر کی۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے کرنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت، محنت، دیانت داری، اللہ

Marfat.com

پر کامل بھروسہ اور خود کو مکمل طور سے اللہ کے سپرد کر دینے والی روایتوں کو عملی جامہ پہنایا۔

ننھّے حسن اور حسین کی جوان اور نازک ماں، حوصلہ اور صبر کی ایک مضبوط چٹان تھیں۔ یہی ہے وہ سبق جو رسول اللہ علیہ وسلم کے گلشن کے اُن ننھّے قلوب کو سکھایا گیا تھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بچّوں نے وفا ہمت اور استقلال کا سبق اپنے والدین اور اپنے انتہائی محبوب نانا حضور سے سیکھے۔ انہیں سچّی محبت اور عقیدت کا تجربہ زندگی کے ابتدائی ایام سے ہی ہوا تھا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے دوسرے صاحبزادے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ پانچ شعبان، سال چار (۴) ہجری کو پیدا ہوئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کی ولادت کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی کے گھر تشریف لائے اور بچّے کے کان میں اذان دی اور والدین سے کہا کہ عقیقہ کریں۔ اور بچّے کے بالوں کے وزن برابر چاندی خیرات کی۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچّے کا نام حسین رکھا۔

Marfat.com

جس کو عبرانی میں شبّیر کہتے ہیں۔ یہ اس لئے کیا گیا، کیونکہ جس وقت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پہلے بچّے کو جنم دیا تھا، تو حضرت جبریل علیہ السلام شبّر اور شبیر کے نام لے کر آئے تھے۔ یہ اللہ کی طرف سے پیغام تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا۔

یہی وجہ ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے یہاں بچّوں کی ولادت ہوئی تو اُن کو وہی نام دیئے گئے جو حضرت ہارون علیہ السلام کے بچّوں کو دیئے گئے تھے عربی میں شبّر کو حسن کہتے ہیں اور شبّیر حسین کو۔

سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی محبت ورثہ میں ملی جو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو ملی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹی کے دونوں بچّوں نے اپنی معصومیت اور پاکیٔ فطرت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل موہ لیا تھا۔

ایک دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اتنے میں ننھے

Marfat.com

حسن اور حسین اندر آ گئے۔ وہ اتنے کم سن تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدشہ ہوا کہ وہ گر سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ روک دیا اور انہیں اُٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیا۔

اپنے دونوں ننھے شہزادوں کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اتنی شدید تھی کہ جب کبھی آپ سجدے کی حالت میں ہوتے اور ننھے حسن اور حسین آپ کی پُشت پر سوار ہو جاتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سجدے سے سر نہ اُٹھاتے جب تک کہ آپ کے چھوٹے شہزادے خود ہی پُشتِ مبارک سے نیچے نہ اُترتے۔

نبئ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس حدیث شریف سے بھی ظاہر ہوتی ہے جس میں ارشادِ نبوی ہے کہ "وہ جو حسن اور حسین سے محبت کرتے ہیں، تو وہ گویا مجھ سے محبت کرتے ہیں، اور جو اُن سے دشمنی رکھتے ہیں وہ گویا میرے دشمن ہیں"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے الفاظ میں یہ ارشاد کہ "اس دنیا میں یہ میرے دو پھول ہیں" اسی محبت کا اظہار ہے۔ ان شہزادوں "نوجوانانِ جنت کے سردار" کے خطاب سے بھی نوازا گیا ہے۔

Marfat.com

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے جو لہو کربلا کی عظیم قربانی میں بہایا تھا، وہ خون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا تھا جو اُن کی رگوں میں موجود تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع شروع سے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے گھرانے کو دے دی گئی تھی۔

اُمّ فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "ایک دن میں نے ننھے امام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں دے دیا تھا، پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک سے آنسو گرتے دیکھے۔ میں نے فوراً ہی عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کو یہ کیا ہوا؟" اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبریل نے آکر مجھ سے یہ کہا کہ میری اُمّت میرے اس بیٹے کو شہید کرے گی۔" اس پر اُمّ فضل نے حیرت سے کہا: "کیا! کیا اس بیٹے کو؟" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مقتل کی سرخ مٹی بھی مجھے دکھائی۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے

Marfat.com

بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی بار پیشگی اطلاع دی گئی تھی اور تفصیل سے دی گئی تھی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک مرتبہ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ: "ہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت گاہ پر پہنچے۔ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ہمیں عین وہ جگہ دکھائی اور فرمایا "یہ وہ جگہ ہے جہاں اونٹ باندھے جائیں گے، یہ وہ جگہ ہے جہاں خیمے لگائے جائیں گے، یہ وہ جگہ ہے جہاں خون بہایا جائے گا۔ اور یہ وہ جگہ ہے جہاں جوانانِ اہلِ محمد کو شہادت نصیب ہوگی۔ اور زمین و آسمان ان پر گریہ زاری کریں گے"۔

اس سے اہلِ بیت کے حوصلے کی نشاندہی ہوتی ہے کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہزادے کی شہادت کا پہلے سے علم تھا، لیکن اس کے باوجود انہوں نے اسے اللہ کی رضا سمجھ کر قبول کر لیا۔ اس وقت سے وہ کبھی خوف زدہ نہیں ہوئے اور انہوں نے کبھی ہمت نہیں ہاری۔

امیر معاویہ کے انتقال کے بعد اور حضرت امام حسن

Marfat.com

رضی اللہ عنہ کی شہادت پر یزید نے چاہا کہ وہ مسلم اُمّہ کے بلا شرکت غیر حاکم بن جائے۔ یہ شخص ہر قسم کی بُرائیوں میں مبتلا تھا اور کسی طور پر بھی مسلم اُمّہ پر حکمرانی کے لائق نہ تھا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب امیرِ مدینہ نے یزید کی بیعت کا پیغام پہنچایا، تو امام نے مکمل طور سے انکار کیا۔

لیکن آپ جانتے تھے کہ یزید کی طاقت بہت سارے لوگوں کی وفاداریاں تبدیل کر سکتی تھی، خاص کر مُلکِ شام میں۔ لیکن اس کے باوجود آپ اپنے فیصلے پر ثابت قدم رہے۔ اس وقت آپ کو اہلِ کوفہ کی طرف سے ایسے خطوط ملنے شروع ہو گئے تھے کہ آپ تشریف لے آئیں، ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

مدینہ کے لوگ اہلِ کوفہ پر بھروسہ نہیں کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو وہاں جانے سے روکنے کی کوشش کی۔

لیکن آپ نے فرمایا کہ ’اگر میں ابھی ان کی نہیں سُنتا اور یزید انہیں طاقت سے مطیع کرے، تو اس کے لئے

Marfat.com

وہ مجھے ذلمہ دار ٹھہرائیں گے"۔ لیکن تاہم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے چچازاد بھائی حضرت مسلم رضی اللہ عنہ کو کوفہ بھیجا تاکہ وہ اس پوری صورت حال کا جائزہ لے سکیں۔

جب حضرت مسلم رضی اللہ عنہ کوفہ پہنچے، تو ایک پُرجوش ہجوم نے ان کا بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا۔ جو تقریباً چالیس ہزار لوگ تھے۔ انہوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے لئے اپنی وفاداری کا اظہار کیا اور اس بات پر آمادگی ظاہر کی کہ امام صاحب کے پہنچتے ہی وہ ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

حضرت مسلم رضی اللہ عنہ نے ایک خط لکھ کر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو ساری صورتِ حال سے آگاہ کیا اور آپ سے کوفہ آنے کی درخواست کی۔ خط کے چلے جانے کے بعد، یزید کے کچھ حامیوں نے اُسے اس ساری صورتِ حال کے بارے میں اطلاع دی اور اس سے درخواست کی کہ اس شورش کو کچلنے کے لئے کسی مضبوط تر آدمی کو یہاں بھیج دیا جائے۔ اس کے جواب میں یزید نے ابنِ زیاد کو بھیجا جو ایک بے رحم انسان تھا۔

Marfat.com

خاص طور سے وہ اہلِ بیت کے خلاف تھا۔

ابنِ زیاد جیسے ہی شہر میں داخل ہوا، تو اس نے کوفیوں کے سامنے ایک دل دہلا دینے والی تقریر کی، اور انہیں دھمکی دی۔ اس کے ردِّ عمل کے طور پر کوفیوں نے تقریر سُنتے ہی فوراً اپنی وفاداریاں یزید کی طرف تبدیل کر لیں اور تیزی سے حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کا ساتھ چھوڑ دیا۔

حضرت مسلم رضی اللہ عنہ حالات کی اس تبدیلی سے سخت مایوس ہوئے اور انہیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی سلامتی کے بارے میں خدشہ ہونا شروع ہوا۔ لیکن کچھ ہی عرصے بعد انہیں اور ان کے دو کم سِن بچّوں کو شہید کر دیا گیا۔ دوسری جانب جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو حضرت مسلم رضی اللہ عنہ کا خط ملا، تو آپ اپنے اہلِ خانہ اور چند دوستوں کے ہمراہ کوُفہ کے لئے روانہ ہوئے۔

جب آپ آدھے فاصلے پر پہنچے تو آپ کی مُلاقات حضرت حُرّ رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو آپ کی بڑی عزت کرتے تھے، لیکن وہ یزیدی لشکر کے ایک ہزار

Marfat.com

نفری کی کمان کر رہے تھے۔ انہوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ وہ یزید کے ہاتھ پر بعیت کریں۔ اور انکار کرنے پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قافلے کو کوفہ جانے والے راستے سے دور جانے کے لئے کہا۔

دوسرا نامعلوم راستہ اختیار کرتے ہوئے شہیدان کا قافلہ اور حضرت حُرّ کا لشکر ۲ محرم سال ۶۱ ہجری میں کربلا کے مقام پر ایک بار پھر ایک دوسرے کے آمنے سامنے آگئے۔ اہلِ بیت کو بخوبی علم تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ دریائے فرات کے کنارے یزیدی لشکر کے ہزاروں سپاہیوں کے سامنے تھے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے ۷۲ اہلِ جنّت نے یزیدیوں کو ان کے اس اقدام کے نتائج کے بارے میں سمجھانے کی بہت کوشش کی، لیکن ان پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ایک باہمت انسان تھے۔ ان کی رگوں میں رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا لہو دوڑ رہا تھا۔ وہ بھلا کفر و ظلم کے آگے کس طرح جھک سکتے تھے۔

Marfat.com

وہ جانتے تھے کہ اُن کے ہمراہ بُوڑھے، جوان اور خواتین بھی ہیں۔ جن کی تعداد یزیدیوں کے مقابلے میں بہت کم تھی۔ لیکن وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اُن کا ایک جوان یزیدیوں کے ایک ہزار کے برابر ہے۔ جو ظلم کربلا میں ڈھایا گیا، اس کی مثال تاریخ میں نہیں۔

ایک نبی کے خاندان کو بے دردی سے شہید کیا گیا۔ انہیں تین دن تک پیاسا رکھا گیا۔ حتیٰ کہ پانی معصوم طفلان کے لئے بھی ممنوع تھا۔ یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بچّوں کے لئے۔ کوئی بھی شے حسینی لشکر کے کسی ایک فرد کے جرأت و حوصلے کو کمزور نہیں کر سکتی تھی۔ ہر ایک جوان چاہے اس کی عمر کتنی ہی کیوں نہ ہو، حضرت علی حیدرِ کرّار کی طرح لڑا۔ انہوں نے دنیا کو دکھا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھرانہ اسٹیل کی طرح ایک مضبوط گھرانہ ہے۔ ہر ایک مرد عورت اور بچّے کے جسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی خُون اور اُن کی ہمت اور شجاعت موجود تھی۔

ہم جتنی بار کربلا کے بارے میں لکھتے ہیں، ایسا لگتا ہے جیسے کہ قلم کی سیاہی خون میں تبدیل ہو گئی ہے۔ یہ

Marfat.com

خون اس وقت عرش کے قریب دریائے کربلا میں بہہ رہا ہے ۔ یہ وہی دریا ہے جو اہلِ بیت کے لہو اور اشکوں کو صدیوں سے جمع کرتا رہا ہے اور انہیں وقت کے خاتمے تک جمع کرتا رہے گا۔

اے اُمّتِ محمدی ! کربلا ختم نہیں ہوا۔ ایک اور کربلا باقی ہے ۔ ایک اور شہادت باقی ہے ، جو ایک بار پھر اہلِ بیت کی طرف سے پیش ہو گا ۔ اور جو اتنی ہی بڑی ہو گی جتنی کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت تھی ۔ یہ اس لئے کہ یہ اللہ کے اہلِ بیت کی روایت ہے ، یعنی قربانی دینے کی روایت ۔ اور یہ قربانیاں وقت کے خاتمہ تک جاری رہیں گی ۔

اللہ نے سلسلۂ نظامیہ نوریہ کو نویں اور دسویں محرم ، یومِ فتح کے طور پر عطا کیا ہے ۔ آپ سب نظامیہ نوریہ کا حصہ ہیں ۔ اس لئے اس یوم الفتح (یعنی حق کی فتح کے دن) پر آپ سب کو اللہ کی طرف سے مبارک ہو ۔ اللہ کی بے پناہ محبت آپ سب کے لئے ہے ، جو آپ کی طرف آ رہی ہے ۔ اپنے تمام رنگ آپ کو دینے کے لئے ۔ آمین

Marfat.com

۲۸۔اگست ۲۰۰۹ء

باب (۷۳)

شروع اللہ رب العزت کے بابرکت نام سے جو واحد اور احد ہے جو قادرِ مطلق ہے۔ جس کے ہاتھ میں جملہ نفوس کی جان ہے۔ یہی واحد ذات ہے جو زندگی اور موت دیتی ہے۔

درود و سلام ہوں رحمت اللعالمین، جان العالمین ٹھنڈک عالمین پر جو اپنے رب کے لئے دائمی طور پر حالتِ صلوٰۃ اور حالتِ سجدہ میں ہیں۔

سلام، رحمت اور برکتیں آپ کے لئے اور آپ کے گھرانوں کے لئے۔ سلامتی ہو اُن سب پر جو اس محفل میں اپنے دلوں کو پاک کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اور جو اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کے

Marfat.com

بارے میں زیادہ سیکھنا چاہتے ہیں۔

بات کرنا تو نسبتاً آسان تر ہے لیکن اس پر عمل کرنا دشوار ہے۔ انسانوں میں یہ رجحان ہے کہ وہ وعدے کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو جھوٹی امیدیں دلاتے ہیں حالانکہ اُن کی نیّت ایسا کرنے کی نہیں ہوتی۔ وہ کہتے ہیں "اے اللہ! میں آپ سے محبت کرتا ہوں" اور "میں اپنا ہر ایک لمحہ آپ کی نذر کرتا ہوں" حالانکہ یہ لوگ فقط وہ لمحات ہی اللہ کو دیتے ہیں جو نماز میں بسر ہوتے ہیں۔ اور ان لمحات میں بھی زیادہ تر دنیاوی خیالات کی نذر ہوتے ہیں۔

جب وہ کہتے ہیں "اے اللہ! میں آپ کی مخلوق اور اپنے ساتھی انسانوں کا خیال رکھوں گا" تو یہ بھی محض کھوکھلے الفاظ ہیں۔ یہ صرف اُن کے لئے ہیں۔ اپنی خواہشات، اپنی آسائشوں اور اپنی دنیا کے لئے ہیں۔ اصل میں عمل سے الفاظ زیادہ آسانی سے کہے جانے والی چیز ہیں۔ اور پھر یہاں کون ہے جو اس بات کو جانچے کہ آپ کیا کہتے ہیں یا کیا کرتے ہیں۔

یہ دنیا ایک بہت مشکل جگہ ہے اپنی بہت سی

Marfat.com

توجہ ہٹانے والی چیزوں اور غلط تصورات کے ساتھ مثلاً یہ غلط تصور کہ دنیا کبھی ختم نہ ہو گی، اور اگر ختم ہو بھی جائے تو چونکہ ہم مسلمان ہیں، اس لئے اللہ ہمیں بخش دے گا، خواہ ہم نے کچھ بھی کہا ہو یا کیا ہو۔

جب آپ کا دل بے خوف ہو جاتا ہے، یعنی آپ کا دل کسی سے نہیں ڈرتا، تو پھر آپ خود اپنے الفاظ کا احترام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ الفاظ جو آپ پانچ وقت اپنی نماز کے دوران ادا کرتے ہیں "یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں" لیکن آپ میں سے کتنے ایسے ہیں جن کی نیّت واقعی وہی ہے جو وہ کہتے ہیں۔ آپ میں سے کتنے ایسے ہیں جو اپنے اللہ کی عبادت سچے دل سے کرتے ہیں؟

عبادت کے معنی غیر مشروط اطاعت ہے۔ آج جو عبادت کی جارہی ہے اگر وہ واقعی سچّی ہے، تو پورا معاشرہ ایک جنگل میں تبدیل کیوں ہو رہا ہے، جس کا قانون "جس کی لاٹھی اس کی بھینس ہے"، جس میں کسی شخص کی عزت کا معیار صرف دولت ہی ہے۔ جہاں غریب غریب تر اور امیر، امیر تر ہوتا جارہا ہے۔

Marfat.com

تو آپ کس طرح اللہ کے قوانین کی اطاعت کر سکتے ہیں۔ آپ تو ان قوانین کے بالکل برعکس کر رہے ہیں۔ یوں تو آپ اپنے تئیں یہ سمجھتے ہیں داڑھی رکھ کر، اپنی عورتوں کو سخت پردے میں ڈال کر اور مذہب میں غیر لچکدار رویہ اختیار کرکے آپ اپنے اللہ کے احکامات پر عمل کر رہے ہیں۔ لیکن جب یہ فرمایا گیا ہے کہ اعتدال کو کبھی ہاتھ سے جانے نہ دینا، تو پھر اس فرمان کی تعمیل کیوں کبھی نہیں کی گئی۔

مسئلہ در اصل یہ ہے کہ لوگوں نے سوچنا چھوڑ دیا ہے۔ انہوں نے اپنے ذہن سے کام لینا چھوڑ دیا ہے۔ وہ بہت کاہل ہو چکے ہیں اور خود سے کوئی کوشش نہیں کرنا چاہتے۔ وہ بس اپنے اِرد گرد کہی ہوئی باتوں کو سُنتے ہیں، پھر اپنی رائے خود قائم کرتے ہیں، ان سُنی ہوئی باتوں پر، بغیر تحقیق کئے' یا بغیر ان کی تصدیق کئے۔ سُنی سنائی باتوں پر یقین کرنا تو آج کل ایک دستور بن چکا ہے۔

آپ آج کے مسلمانوں کو مختلف درجوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ اہلِ نیند یا اہلِ غافل۔ یہ لوگ

Marfat.com

ایک گہری نیند میں ہیں۔ اپنے رب کی ہدایات اور احکامات سے بالکل ہی غافل۔ وہ دنیا سے اس قدر وابستہ ہو گئے ہیں کہ ان کے ذہن اس بات کو سوچنے کے لئے تیار ہی نہیں کہ مرنے کے بعد ان پر کیا بیتے گی۔

جب اُن کا کوئی آشنا فوت ہوتا ہے تو انہیں افسوس ہوتا ہے لیکن وہ بھی چند لمحات کے لئے۔ مگر اس کے باوجود وہ یہ سوچنے سے قاصر ہیں کہ کس طرح کا انجام اس پرواز کرنے والی رُوح کا منتظر ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اُن کے ذہن موت کی حقیقت اور روزِ حساب کو ماننے سے عاری ہیں۔

یہ سونے والے لوگ جاگ تو جائیں گے، لیکن اس وقت جب کہ بہت دیر ہو چکی ہو گی۔ وہ اس وقت جاگیں گے جب حضرت عزرائیل علیہ السلام اُن کے سامنے آ کھڑے ہوں گے اور اُن کی رُوح قبض کرنے کے لئے ان پر ہاتھ ڈالیں گے۔ اور یہ وہ وقت ہو گا جب وہ اس وقت کو روئیں گے جو ضائع ہو چکا ہو گا، لیکن تب یہ سب بے سود ہو گا۔

ایک اور قسم کے مسلمان بھی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں

Marfat.com

اپنے اللہ کے احکامات اور ہدایات کا علم نہیں۔ وہ ان کی پیروی کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ان کا نفس ہمیشہ انہیں دنیا کی طرف راغب کرتا ہے۔ وہ اپنے اردگرد پھیلی ہوئی سحر انگیزیوں سے اپنے آپ کو بچانے میں بہت کمزور ہیں۔ جس وقت یہ دنیا والوں کے ساتھ ہوتے ہیں، تو یہ وہی کچھ کرتے ہیں جو دنیا والے کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن جب یہ اللہ والوں کے پاس بیٹھتے ہیں تو انہیں اپنے گناہوں کا احساسِ جرم ہوتا ہے اور چاہتے ہیں کہ وہ اللہ کے راستے کی طرف لوٹ آئیں۔

ایسے لوگوں کو ہرجائی کہا جا سکتا ہے۔ یہ ہمیشہ اپنی وفاداریاں بدلتے رہتے ہیں۔ محض اس لئے کہ یہ حقیقت کے سامنے ثابت قدم رہنے کے معاملے میں بہت کمزور ہیں۔ اگر اس قسم کے لوگوں کو اپنی کمزوریوں کا احساس ہو جائے، تو ان سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ وہ اللہ والوں کی صحبت اختیار کریں۔

اس طرح کرنے سے اُن کا ایمان مضبوط ہو جائے گا۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ یہ لوگ دنیا والوں کی صحبت میں ہیں، اور پھر دھیرے دھیرے ان کے دل سو جانے

Marfat.com

لگتے ہیں اور پھر یہ "اہلِ نیند" بھی بن جاتے ہیں۔

ایک اور قسم کے مسلمان بھی ہیں جنہیں "سخت گیر" (یعنی "اہلِ سخت) مسلمان کہا جاتا ہے۔ یہ اپنے سب طور طریقوں اور عادتوں میں غیر لچکدار ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایک خاص گروہ کی باتیں سُنتے ہیں۔ اور خود کوئی تحقیق نہیں کرتے۔ ان لوگوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں اور یہ اپنے طور طریقوں میں مکمل طور پر غیر لچکدار ہوتے ہیں۔

جب مذہب کسی کام کے کرنے کا ایک طریقہ بتاتا ہے، یہ لوگ اس کام کو اپنی تشریح کے مطابق کرتے ہیں۔ یہ اللہ کے احکامات کے معنے اپنی پسند کے مطابق نکال لیتے ہیں اور ہر اُس شخص سے دلیل بازی کرتے ہیں جو اُن کی مخالفت کرے۔ اگر اسلام عورتوں کو اپنی زندگیاں حیا کے ساتھ گزارنے کو کہتا ہے، تو یہ اس اصول کی اپنے طور پر تشریح کرتے ہیں۔

پہلے یہ انہیں سر سے پاؤں تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ پھر ایک قدم آگے بڑھ کر انہیں ان کے تمام حقوق سے محروم کر دیتے ہیں، اور پھر آخر کار یہ انہیں

Marfat.com

اپنے ہی گھروں میں عمر قید کی سزا دیتے ہیں۔ اگر کسی طرح سے انہیں یہ پتہ لگے کہ ان کی بیٹی یا بہن نے کسی مرد کی طرف دیکھا ہے، تو پھر ان کی نگاہ میں ایسی عورتوں کو مار دینا چاہیئے۔ یہ اپنی ہی اولاد کو عزت یا غیرت کے نام پر قتل کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

ان لوگوں کی نگاہیں ہر وقت اس بات پر ٹکی رہتی ہیں کہ اُن کے اِردگرد کون کیا کر رہا ہے۔ مسلمانوں کی آدھی آبادی کو کافر قرار دینے والے یہی لوگ ہیں۔ ایسے لوگوں کا نقطۂ نظر فقط اس صورت میں تبدیل ہو سکتا ہے جب کوئی انہیں اسلام کی صحیح تعلیمات کی طرف لے آئے اور وہ اسے سُننے کو آمادہ ہوں۔

ایسے ہوتے ہیں وہ لوگ جو اللہ کی آیات کی تفسیر اپنے فائدے کے مطابق کرتے ہیں۔ یہ اسلام کو ایک مردانہ غلبہ والا اور غیر لچکدار مذہب کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ جس میں اس شخص کے لئے سزا شدید ترین تشدد ہے۔ جو اُن کے قواعد وضوابط پر نہیں چلتا۔

اُمّتِ محمدی میں ایک اور گروہ بھی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی نظروں میں مذہب رسومات کی ادائیگی

Marfat.com

کا نام ہے۔ (یعنی یہ اہلِ رواج ہیں) یہ اسلام کی بنیادی باتوں کو جانتے ہیں، اپنی فرضی عبادتیں یعنی نماز ادا کرتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں۔ یہ عمرہ اور حج کے لئے بھی جاتے ہیں۔ لیکن وہ یہ ساری چیزیں روایتی طور پر کرتے ہیں۔

بیشتر لوگوں کا تعلق اسی گروہ سے ہے۔ جو کچھ وہ کر رہے ہیں، وہ اسی میں خوش ہیں اور اس سے زیادہ محنت نہیں کرنا چاہتے۔ ان کے خیال میں ان کا انجام اچھا ہوگا، کیوں کہ کم از کم وہ اپنے فرائض تو انجام دے رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ صحیح ہوں۔ لیکن وہ مکمل طور پر صحیح نہیں ہیں۔

یہ اس لئے کہ کوئی بھی شخص جو عبادت تو کرتا ہو، لیکن اس کی روح کو نہ پاتا ہو، ایسے شخص کے لئے ایسی عبادت بس ایک کھوکھلی عبادت ہے، جسے پتہ نہیں اللہ قبول کرے یا نہ کرے۔ جب زندگی کا امتحان بے دلی سے دیا جائے، تو اس کا نتیجہ بھی ادھورا ہی ہوگا۔

جب آپ کی نماز میں غیر اللہ شامل ہو، تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کی عبادت کا وزن بھاری ہوگیا۔

Marfat.com

اور وہ اللہ تک نہیں پہنچے گا۔ صرف وہ عبادتیں آسانی سے اوپر جا پہنچتی ہیں جو سچے دل سے کی جائیں۔ جن میں آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں، اس کا صحیح مفہوم بھی سمجھ رہے ہوں۔ کیا معلوم اس کے سوا باقی اللہ تک پہنچے یا نہ پہنچے۔

ہر ایک کو حقیقی طور پر اپنے مقام کو جاننا چاہیئے۔ اگر وہ اپنی موجودہ حالت تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ اور ایک بُلند تر گروہ تک پہنچنا چاہتے ہیں، تو پھر اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے، انہیں یہ کام جتنی جلدی ممکن، کر لینا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا اللہ آپ کو مسلسل یاد دلا رہا ہے کہ "جاگو!" اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، کہ آپ کتنی دیر سے سو رہے ہیں، کیوں کہ اگر آپ وقت پر اُٹھتے ہیں تو صرف تب ہی آنے والے کل میں آپ کے لیئے اُمید ہے۔

لوگوں کا ایک اور گروہ بھی ہے، جو اللہ کے بہت پیارے لوگوں پر مشتمل ہے، جن کے دل سونے کے بنے ہوئے ہیں۔ جو اللہ کے احکامات کو سُنتے ہیں اور پھر اس کے آگے اپنا سر جُھکا دیتے ہیں۔ یہ اہلِ محبت ہیں،

Marfat.com

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اللہ کی محبت کو جانتے ہیں اور اللہ کے فرمان کو حرفِ آخر سمجھتے ہیں۔ وہ اطاعت (تسلیم) کے معنی سمجھتے ہیں اور ہر طرح سے اپنے رب کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔

یہ لوگ اپنے فرائض کو خلوصِ دل سے ادا کرتے ہیں اور اپنے اللہ کو خوش کرنے کے لئے ہر قسم کی نفلی عبادتیں بھی کرتے ہیں۔ وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں اس کی رُوح یا معنے تک پہنچ کر کرتے ہیں۔ وہ اپنے اِرد گرد اپنے اللہ کے بارے میں سیکھنا چاہتے ہیں۔ عرفانِ الٰہی کے لئے اُن کی پیاس نہ بجھنے والی ہے۔ اور وہ زیادہ سے زیادہ جاننے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

یہی وہ لوگ ہیں جو ہمہ وقت اللہ کی ہدایت کے طلبگار رہتے ہیں، تاکہ وہ صحیح راہ پر قائم رہ سکیں اور تاکہ وہ اس ارشادِ الٰہی کے اہل ہوں جس میں کہا گیا ہے کہ "وہ لوگ جنہیں اللہ نے انعامات سے نوازا ہے۔ اور جن سے اللہ راضی ہے"۔

جب وہ اللہ سے ہدایت طلب کرتے ہیں، تو یہ اللہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ انہیں ہدایت فراہم کر

Marfat.com

دے۔ اور یہ ہمیشہ یاد رہے کہ اللہ اپنی ذمہ داریوں سے کبھی پھرا نہیں کرتا۔ اگر آپ عرفانِ الٰہی کے سالک ہیں، اور اس بارے میں خلوصِ دل سے اس کی مدد طلب کرتے ہیں۔ تو پھر آپ کو اللہ کی ہدایت ہر رنگ میں ملنی شروع ہو جائے گی۔

آپ کو ایسے لوگ ملیں گے جن کی نسبت اللہ سے ہے اور جو آپ کی دستگیری کریں گے؛ آپ کو ایسی کتابیں ملیں گی جو آپ کے علم کے لئے حقیقی کتابیں ہوں گی۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قرآن جو آپ پڑھ رہے ہیں، آپ کو ایسا محسوس ہو کہ وہ آپ کی آنکھوں کے سامنے کھُل رہا ہے، اُس کا نُور آپ کے دل میں اُتر رہا ہے اور ہر لفظ پہلے سے زیادہ خوبصورت معنیٰ لئے آپ تک پہنچ رہا ہے۔

اہلِ محبت میں شدّتِ محبت بھی جُداگانہ ہوتی ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ اس گروہ میں متعدد ذیلی گروہ ہیں۔ ایک شخص جس کا دل اللہ کی محبت میں گہرے سے گہرا ہو رہا ہے، تو اس کی محبت کی شدت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے، اور نتیجتاً وہ اس گروہ میں بلند سے

Marfat.com

بلند تر ہو رہا ہے۔

ایک اور خاص الخاص گروہ ہے، یعنی اللہ کے عاشقین کا گروہ، جو جیتے، سانس لیتے اور مرتے ہیں صرف اپنے اللہ کے لئے۔ ان کے رہنما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو خود سب سے عظیم ترین عاشق ہیں، اور جو اس گروہ کے ہر ایک رکن کے علاوہ دوسرے گروہوں کی رہنمائی کے لئے بھی موجود ہیں۔ یعنی اللہ کی راہ کی طرف رہنمائی۔

یہ لوگ، یعنی اس راہ کے نگینے وہ لوگ ہیں جن کے دل عشق کے شعلوں میں جل چکے ہیں۔ کبھی کبھار یہ عشق دوسروں کو دکھائی دیتا ہے۔ ورنہ زیادہ تر یہ چھپا ہی رہتا ہے۔ ان میں کچھ لوگ دوسروں کو دکھائی دیتے ہیں، اور کچھ پوشیدہ ہی رہتے ہیں۔ یہ بے انتہا قیمتی لوگ ہیں، جو فقط اپنے اللہ کے لئے وقف ہیں۔ ان کے اور ان کے رب کے درمیان کوئی شے بھی حائل نہیں ہوتی۔ کوئی بھی ان کی توجہ اللہ سے نہیں ہٹا سکتا۔

یہ چاہے کچھ بھی کر رہے ہوں یا کسی بھی جگہ ہوں۔ ان کی نگاہوں میں ہر وقت نہایت خاموشی سے ان

Marfat.com

کے معشوق کا جلوہ رہتا ہے۔ وہ خفیہ طور سے ہر وقت اللہ کی حضوری میں ہوتے ہیں، اس کی آغوش میں ہوتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کے بغیر رہ نہیں سکتے۔ اور اللہ کو ان کے بغیر چین نہیں۔ عشق کی آگ جو اُن کے دلوں میں مسلسل بھڑک رہی ہے وہ انتہا کی شدید ہے۔

اس گروہ کے لوگ وہ لوگ ہیں جو رات کے وقت اپنے بستروں میں بے تاب رہتے ہیں، کروٹیں بدلتے رہتے ہیں، ان کے چہرے ہر وقت اشکوں سے تر بہ تر رہتے ہیں، ان کے سینے ہر وقت آہوں سے مطلاطم رہتے ہیں۔ لیکن یہ سب اس لئے نہیں کہ وہ اپنے اللہ کو طلب کرتے ہیں، کیوں کہ وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ اللہ ان کے ساتھ ہے۔ وہ اس کربِ مسلسل میں اس لئے مبتلا ہیں کہ وہ اللہ سے پوری طرح سیر نہیں۔ اس کی صحبت چاہے کتنی ہی ملے، اُن کی طلب بڑھتی ہی جاتی ہے۔ بے شک ان کی یہ طلب کبھی ختم نہیں ہو گی۔ اس میں ابد تک اضافہ ہوتا ہی رہے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ سب سے بہت محبت کرتا ہے اپنا دل کھولیں اُسے جذب کریں اور پوری کوشش سے محظوظ رکھیں۔ آمین!

Marfat.com

۴ ستمبر ۲۰۰۹ء

باب (۷۴)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ہر عیب اور برائی سے پاک ہے۔ اللہ تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اسی کی تعریف کرتا ہوں۔

درود وسلام اُن ہستی پر جنہوں نے اپنی اُمت کو اپنے رب کی حمد وثنا سکھائی۔ جنہوں نے سوتے ہوؤں کو جگایا اور جن کو اُن کی اُمت سے ایک لمحہ کے لئے بھی جُدا نہیں کیا جاسکتا۔

محبت، سلامتی اور برکتیں آپ کے اور آپ کے گھرانوں کے لئے، رحمت ہو نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اہلِ بیت کے عاشقین کے لئے، جو ہر ہفتے یہاں

Marfat.com

جمع ہوتے ہیں، جنہیں اس محبت کا ایسا چسکا لگا ہے کہ انہیں ان کے نبئ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے جُدا نہیں کیا جا سکتا۔

آئیے سب مِل کر دُعا کریں کہ اے ربّی! ہمارے دلوں میں اہلِ بیت کی محبت میں اضافہ فرما۔ اس کے علاوہ ہماری اس بلند ترین سطح کی محبت کو بہت ہی پیاری بی بی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی ٹھنڈک تک۔ وہ ہماری پاک ترین محبت کی حقدار ہیں، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کا جدا نہ ہونے والا حصّہ ہیں۔ (آمین)۔

اللہ تعالیٰ ہماری دُعا کو قبول فرمائے، کیوں کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اس محبت کی توسیع ہیں جو اللہ کے عاشقین کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ تو گویا جو کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہے، اُسے بھی یہ محبت ملنی چاہیئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت آپ کے وجود کا ایک حصہ ہیں اور اُمّت کے لئے ایک مثالی گھرانے کا نمونہ ہیں۔ یہ اس بات کو جانچنے کا ایک

Marfat.com

امتحان بھی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق کون ہیں اور کھوکھلے الفاظ ادا کرنے والے کون ہیں۔ یعنی وہ الفاظ جو کہے تو جاتے ہیں لیکن جن کے معنے کہنے والے کے دل میں کچھ بھی نہیں۔

اہلِ بیت یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں پر ہمیشہ زیادتیاں ہوئی ہیں حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مُبارک کے دوران بھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوشل بائیکاٹ کے بعد شعب ابو طالب میں رہنے پر مجبور کیا گیا، تو اُس ویران جگہ میں آپ کے ہمراہ آپ کے بچّے اور قریبی عزیز بھی کھانے پینے اور رہنے سہنے کے مناسب انتظامات کے بغیر رہتے تھے۔ مگر اُن بدترین حالات میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے ایک لمحہ کے لئے بھی آپ کا ساتھ چھوڑنے کا سوچا تک نہیں۔

اس ظلم و زیادتی کے باعث آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کے دو نہایت مضبوط حمایتی اس وقت آپ سے بچھڑ گئے جب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت ابو طالب اس دارِ فانی سے

Marfat.com

رخصت ہوئے۔ یہ دور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بہت ہی کٹھن دور تھا۔ ایک ایسا دور کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھرانے کی تذلیل کی گئی، اُن سے بُرا سلوک کیا گیا اور انہیں باقی دنیا سے صرف اس لئے الگ تھلگ رکھا گیا کہ وہ حق کی بات کرتے اور اس پر ثابت قدم رہتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد، خاص طور سے آپ کی سب سے چھوٹی بیٹی بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، یہ سب دوسروں سے مختلف تھیں۔ یہ پاکیزہ خواتین نہایت حساس اور اپنے والدِ گرامی سے گہری محبت کرنے والی تھیں۔ نوعمری میں ہی یہ مشاہدہ کر چکی تھیں کہ اُن کے والدِ محترم نے پورے مکّہ کو کس طرح نُورِ حق سے منور کر دیا تھا۔ اور کس طرح کفّار نے اس روشنی کے خلاف اپنا ردِّعمل ظاہر کیا تھا۔

کم سِنی میں ہی وہ کفّار کی سختیوں اور زیادتیوں کو دیکھ چکی تھیں۔ جس نے ان کو زیادہ باہمت اور بہادر بنا دیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام صاحبزادیوں میں سے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سب سے چھوٹی تھیں اور

Marfat.com

آخری ایّام تک اپنے والدِ گرامی کے ساتھ رہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیٹیوں سے بے حد محبت تھی۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہوا، تو قریش میں سے ایک شخص قیص بن وئیل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوسا اور کہا: "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بیٹوں نے انتقال کیا اور اب وہ "ابتر" ہو گئے۔ یعنی اُن کی نسل باقی نہیں رہی۔ قریشیوں کی ذہنی سطح کا یہ حال تھا کہ ان کی نظر میں بیٹیوں کی کوئی قدر نہ تھی اور وہ کسی کی حیثیت کا اندازہ اس کے بیٹوں کی تعداد یا دولت سے لگاتے تھے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تکلیف دہ فقرہ سُنا تو آپ کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ لیکن آپ دل کی گہرائیوں سے جانتے تھے کہ اللہ انہیں کبھی اس حال میں نہیں چھوڑیں گے۔ چنانچہ یہی وہ وقت تھا جب سورۂ کوثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ جس میں کوثر کا تحفہ تھا۔ اور آپ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے آپ کی نسل کو آگے بڑھانے کا تحفہ بھی، جو اس دنیا کے خاتمہ تک جاری اور باقی رہے گی۔ بے شک یہ

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے جو خود "ابتر" رہے اور ان کے بارے میں کبھی بھی کسی کو معلوم نہیں ہوگا یہی وہ لوگ ہیں جو بے نام ونشاں رہے۔

مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مکہ بھیجا تاکہ وہ اپنے گھرانے کو لے آئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے ہمراہ حضرت فاطمہ بنت اسد، حضرت فاطمہ بنت زبیر اور حضرت فاطمہ بنت حمزہ بھی ساتھ آئیں۔ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ہم نام خواتین کا ایک ساتھ آنے کی ترکیب اس لئے کی گئی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو دشمن روک نہ سکیں۔

حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک بہت ہی خیال رکھنے والی بیٹی تھیں، اور جب تک وہ اپنے والد کے ساتھ رہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحت وآرام کی ذمہ داری ان کی پہلی ترجیح تھی۔ حتیٰ کہ جب آپ ابھی چھوٹی تھیں اور مکہ میں ایسے واقعات ہوتے کہ جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم وجور ڈھایا جاتا، تو اس وقت بھی یہ چھوٹی سی بہادر بیٹی ان کے ساتھ رہتیں اور

Marfat.com

ان بدسلوکیوں کو روکنے کی کوشش کرتیں۔

جب حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا شادی کی عمر کو پہنچیں، تو کئی رشتے آنے شروع ہوئے۔ یہ نبیؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں۔ اُمورِ خانہ داری سے بخوبی واقف، ایک باحیا اور نازک شخصیت، اپنے والدِ محترم کے جمال سے آراستہ اور اپنے والدِ گرامی کی طرح کا دل لئے ہوئے تھیں۔

یہی وجہ ہے کہ بہت سے ایسے لوگ تھے، جو ان سے رشتے کے خواہشمند تھے۔ لیکن ہمیشہ کی طرح یہ فیصلہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے طلب کیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی ایک حیادار اور نرم مزاج شخص تھے۔ جن کی وفاداری اور شجاعت سے اُن کے نبیؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم راضی تھے۔ اگرچہ اُن کا دل دونوں جہاں کے خزانوں سے مالا مال تھا۔ یعنی اللہ اور رسول اللہ کی محبت سے سرشار تھا، لیکن اُن کے دنیاوی اثاثے بہت قلیل تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ طلب کرنے میں جھجک کا شکار تھے۔

Marfat.com

لیکن جلد ہی آپ کے خاندان والوں نے آپ کو اس پر آمادہ کر لیا، خاص طور سے حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا نے، جنہوں نے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پرورش کی تھی۔ چنانچہ ایک دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ خاموشی سے نبئ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر گئے اور ان کے پاس بیٹھ گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً ہی اُن کی نیّت کو بھانپ لیا اور فرمایا: "کیا تم فاطمہ کے رشتے کے لئے آئے؟" حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بڑی لجاجت سے کہا: "جی ہاں، یا رسول اللہ! اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اَھلاً وَّ سَھلاً مَرحَبَاہ" اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گئے پھر آپ نے فرمایا "تمہارے پاس فاطمہ کو مہر دینے کے لئے کچھ ہے"؟ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جواب دیا، "میرے پاس ایک تلوار، ایک زِرّہ اور ایک اُونٹ ہے"۔ نبئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تلوار جہاد میں استعمال ہو گی، اُونٹ پانی کے لئے ہے اور تمہیں زِرّہ کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ بس اُسے ہی بیچ ڈالو"

Marfat.com

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زِرّہ ۴۸۰ درہم میں خرید لی۔ اور پھر شادی کے تحفے کے طور پہ انہیں لوٹا دی۔ رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم، جن کے لئے اس جہان کو تخلیق کیا گیا۔ وہ جن کے پیروں تلے دونوں جہاں کے خزانے تھے، وہ اگر چاہتے تو اپنی شہزادی کو ٹنوں کے حساب سے سونا دے سکتے تھے اور ہزاروں آسائشیں اپنی بیٹی کو فراہم کر سکتے تھے۔

لیکن اس کے برعکس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کو انکساری، سادگی اور صبر و رضا کی تعلیم دی۔ آپ اگر بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز پر نظر ڈالیں، تو یہ دنیا کے لئے ایک سبق ہے کہ کس طرح نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھرانے نے اللہ کی رضا کو دُنیا کی دولت پر ترجیح دی۔

جہیز میں ایک بستر کپڑے سے بنایا، جس میں رُوئی بھری ہوئی تھی۔ ایک مشکیزہ، ایک چکّی، ایک جائے نماز، کچھ مٹی کے برتن، ایک پیالہ، دو تین بستر کی چادریں دو چاندی کے بازو بند اور ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی شاخوں کے پتّے بھرے ہوئے تھے اور ایک

Marfat.com

مثال۔

تو اس طرح یہ ننھی شہزادی اپنے خاوند کے گھر اللہ کی محبت اور عشق کی دولت لے کر گئیں۔ ایک ایسی دولت جو نہ کبھی ختم ہو سکتی ہے اور نہ کبھی چرائی جا سکے۔ کیا آپ آج کل کسی سے کچھ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنی بہت ہی پیاری بیٹی کی شادی اسی طرح کرائیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرائی تھی۔

آج کل کے لوگ تو اس بات کو برداشت ہی نہیں کر سکتے کہ کوئی ان سے کہے کہ وہ ان سے کم ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنی دولت اور اپنی حیثیت کی نمائش نہ کریں، خاص طور سے اپنی بیٹی کی شادی کے موقع پر؟ ہر ایک کہے گا کہ وہ اپنی بیٹی کو مناسب جہیز نہیں دے سکا۔ تو یہ ہے حال آج کل کے مسلمانوں کی سوچ کا۔ وہ اپنی بیٹیوں کی محبت کو مادی چیزوں سے تولنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آج کل کے مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سبق کو بھلا بیٹھے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو سکھایا تھا۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم کو اپنی بیٹی سے کم محبت تھی، یا وہ ان کے لئے دے نہیں سکتے تھے۔ ابھی تک کوئی ایسا باپ پیدا نہیں ہوا ہے جو یہ دعویٰ کر سکے کہ وہ اپنی بیٹی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سے ہونے والی محبت سے زیادہ محبت کرتا ہے۔

اور یہ بھی نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی کو دنیا عطا نہیں کر سکتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلم دنیا کے غیر متنازعہ حکمران تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگر چاہتے تو دنیا کی کسی بھی دولت تک رسائی حاصل کر سکتے تھے لیکن اس کے باوجود آپ نے اس کے برعکس اپنی بیٹی کو اللہ کا کلام دینا پسند فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کو ہیرے عطا کئے۔ جی ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیرے عطا کئے جو بیٹی کی آنکھوں سے اس وقت ٹپکے جب اُن کا معصوم دل اللہ کے لئے دکھ رہا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کو بصیرت، علم اور صحیح معلومات کا ایک بہت بڑا خزانہ عطا کیا۔ عظیم الشان دولت جو بیٹی نے اپنے بیٹوں، اور اہلِ بیت کو

Marfat.com

منتقل کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کو درس دیا کہ کس طرح خوش اور مطمئن رہا جائے' چاہے ان کے پاس کم ہو یا زیادہ، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہزادی کو صبر و شکر کی دولت عطا کی۔

کوئی کہہ سکتا ہے کہ خاتونِ جنت کے پاس کسی طور سے بھی کوئی کمی تھی ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے گلشن کا سدا بہار پھول تھیں۔ اُن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے باغِ مصطفیٰ کی خوشبو اور حسن کو بڑھا دیا۔ خاص طور سے جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی، جو جنت کے سردار ہیں۔

ان دو ننھے شہزادوں کی آمد سے نبئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کئی گنا بڑھ گئی۔ ان کی معصوم مسکراہٹیں اپنے نانا حضور سے، ان کی شرارتیں، ان کی مٹھاس، ان سب نے پورے گھرانے کو خوشی و مسرت کی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کو دین کا ادب اور رموز نہیں سکھائے گئے۔

حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بچوں

Marfat.com

کو وہی محبت دی اور سکھائی جو اُن کو اپنے والدِ گرامی سے تھی۔ اور بالکل اسی طرح نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ننھے شہزادوں سے اسی محبت و ایثار کا اظہار کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیت، یعنی گھرانہ اللہ کے محبوب کا گھرانہ ہے، اللہ نے ان کو ہر طرح کی ناپاکی سے پاک کیا ہوا تھا۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے نبی کے گھر والو! تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دی۔ اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کر دیا۔ (سورۂ احزاب ۷)۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ یہ آیت پنجتن پاک کے لئے ہے، یعنی خود اپنے لئے۔ حضرت علی کرم وجہہ اللہ، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما اور حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے۔ انہیں اہلِ عبا یا اہلِ چادر کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھرانے کے ساتھ تشریف لائے، ہر ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اپنے پاس بیٹھنے کو کہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسن اور حسین کو اپنی گود میں لے لیا اور پھر آپ نے ان کے گرد ایک چادر پھیلائی اور اس آیت کے الفاظ کو دہرایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی فجر کی نماز پڑھنے جاتے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے سامنے سے گزرتے۔ وقت فرماتے: "اے اہلِ بیت نماز پڑھو"۔

حضرت ابوسعید خذری رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اس آیت کے نزول کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چالیس روز تک صبح کے وقت اپنی شہزادی کے گھر تشریف لے جاتے اور فرمایا کرتے کہ "اے اہلِ بیت! تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی، رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ نماز پڑھو، اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔

باغِ جنت کے ہیں پھول مدح خوانِ اہلبیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلبیت!

Marfat.com

کس زباں سے ہو بیان عزّ و شانِ اہلبیت
مدح گوئے مصطفےٰ ہے مدح خواںِ اہلبیت
اُن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیان،
آیئہ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلبیت
اُن کے گھر میں بے اجازت جبریل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہلبیت

اے اُمّتِ محمدی! آپ جب اپنی ذات سے زیادہ کسی سے محبت کرتے ہیں، دن رات اس کے ساتھ ہیں اور وہ آپ کے وجود کا ایک حصہ ہے، تو آپ ایسی ہستی کی جُدائی کو کیسے برداشت کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتول، ان کی طاہرہ ہمیشہ ان کے ساتھ رہیں، اپنی پیدائش سے لے کر آپ کی آخری سانس تک۔

جب وہ وقت آیا جب اللہ کے محبوب اپنے رب کے پاس لوٹ رہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کو بلایا اور اُسے اس کے بارے میں بتایا۔ اپنے پیارے والد کی جُدائی کے خیال نے

Marfat.com

بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دل کو بھینچ ڈالا۔ اور وہ اچانک رونے لگیں۔ اللہ کو علم تھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ردِ عمل کیا ہوگا، اس لئے اللہ نے پہلے سے ہی ان کے والد کو بتلا دیا تھا کہ وہ اپنی نورِ نظر کو کس طرح تسلی دیں۔

تو جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ وہ اپنے والد کے پاس آنے والے لوگوں میں سے اوّلین ہوں گی، تو وہ فوراً خوشی سے مسکرا دیں۔ اگرچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جانتی تھیں کہ والد سے جُدائی کا عرصہ لمبا نہیں ہوگا لیکن تاہم اُن کے والدِ محترم کی اس دنیا سے روانگی کا غم بہت شدید تھا۔ آپ گھنٹوں ان کی قبر کے پاس بیٹھتیں اور انہیں یاد کرتی رہتیں۔

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد کسی نے بھی حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دوبارہ مسکراتے نہیں دیکھا۔ آخر کار جب جانے کی گھڑی آن پہنچی، تو بنتِ رسول نے خاموشی سے اپنے نئے کپڑے زیب تن کئے اور اپنی چارپائی پر لیٹ

Marfat.com

گئیں ، اس وقت کے لئے جس کی وہ منتظر تھیں اس سے پہلے انہوں نے خاندان کی ایک خاتون کو ہدایت دی تھی کہ ” جب میرا انتقال ہو جائے ، تو میرا جنازہ رات کے وقت اٹھایا جائے ، آپ کی تدفین خاموشی اور نہایت عزّو احترام سے ہوئی ۔

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اُمتِ محمدی کی ہر ایک بیٹی کے لئے ایک مثال ہیں ، پاک بازی سادگی بصیرت اور محبت کی مثال ۔ یعنی اپنے رب اور اپنے والد کے لئے شدید اور بے انداز محبت ۔

آیئے ، حقیقی فاطمہ بننے کا سبق سیکھیں ۔ بیشک اُن کا نام اہلِ جنت کے لئے ایک روشن نُور ہے ۔ اور یہ نُور ابد تک وہاں رہے گا ۔ حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی نظرِ کرم اور اللہ کی رحمتیں آپ سب کے لئے ہوں ۔

آمین !

Marfat.com

۱۶ ستمبر ۲۰۰۹ء

باب (۷۵)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے جو عاشقین کا عشق ہے، جو واحد ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔ جو علیم وخبیر ہے، جو بزرگی اور عظمت والا ہے۔

درود وسلام اُن ہستی پر جو عشق کا عشق ہیں، جو تمام بھیدوں کے امین ہیں، جو حسین وجمیل کا حسن وجمال ہیں۔

سلام، برکتیں اور رحمتیں آپ کے لئے اور آپ کے گھرانوں کے لئے۔ سلامتی ان سب پر جو اپنے سروں کو اللہ کے آگے جھکاتے ہیں، اور جن کی وفائیں ان کے اپنے اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہیں۔

وقت بڑی تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے۔ گذشتہ سالوں کا سکون بڑی تیزی سے بے سکونی اور غیر یقینی

Marfat.com

صورتِ حال میں بدل رہا ہے۔ آپ جب جوان تھے، یا آپ کے باپ یا داداؤں کے زمانے میں حالات میں ایک ٹھہراؤ اور پُراعتمادی تھی۔ لوگ مستقبل کے لئے لمبے عرصے کی منصوبہ بندی کر سکتے تھے۔

یہ بھی نہیں کہ ہر طرف امن یا خوش حالی کا دور دورہ تھا۔ اس میں شک نہیں کہ اس زمانے میں جنگیں لڑی گئیں، قحط سالیاں تھیں، لیکن پھر بھی لوگ اپنے مستقبل کے لئے اتنے عدم اعتماد کا شکار نہیں تھے۔ گزرنے والے اور مستقبل میں آنے والے دن زیادہ خراب اور غیر یقینی ہوں گے۔

ماضی کے واقعات نے لوگوں کو بتا دیا ہے کہ اب لمبے عرصے والی منصوبہ بندی کام نہیں کرے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا اب ایک ایسے موڑ پر آگئی ہے کہ اس سے پہلے کبھی بھی نہ تھی۔ تاریکی دنیا کے بیشتر حصے پر چھا گئی ہے۔ لوگ پریشان ہیں، وہ خوف زدہ ہیں۔ انہوں نے اپنی آنکھیں بند کی ہوئی ہیں اور لاعلمی یا بے خبری میں سکون پاتے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس حقیقت کا سامنا

Marfat.com

نہیں کرنا چاہتے کہ دنیا کا خاتمہ اتنا قریب ہے۔ یہ خیال ان کے ان خوابوں کو منتشر کرتا ہے جو انہوں نے اپنے اور اپنے بچّوں کے مستقبل کے لئے دیکھے تھے۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ غیب سے ہمیشہ ڈرتا ہے۔ لیکن وہ غیب کے بارے میں نہ جاننا بھی پسند کرتا ہے۔ اُسے یہ بات وقت کے آغاز ہی سے بتلائی گئی تھی۔ اس کے بارے میں اُسے اللہ کے تمام پیغمبروں نے بھی آگاہ کر دیا تھا۔ اُسے اس کے بارے میں اللہ کی تمام آسمانی کتابوں کے ذریعے بتایا گیا تھا لیکن پھر بھی اگر وہ بے خبر رہنا چاہتا ہے اور نظر نہ آنے والی سے ڈرتا ہے، تو یہ اُس کا اپنا اختیار ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حساب کے بارے میں اُمّت کو ایک بڑا علم عطا کیا ہے، اور اس کے قریب آنے کی نشانیاں بھی بتائی ہیں۔ یہ اس لئے کیا گیا تھا کہ ان کی اُمّت ان چیزوں کو صاف طور سے سمجھے اور ان واقعات کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہے۔ یہی وجہ ہے کہ زمان یعنی وقت کے خاتمے پر یقین، ایمان کا ضروری جز ہے اور جو بھی مسلمان ہے، اس کے لئے

Marfat.com

نہ صرف اس پر یقین کر لینا ضروری ہے، بلکہ اُسے خود کو قربِ قیامت کے فتنوں سے بچانا بھی چاہیئے۔

آثارِ قیامت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی کھلے طور پر واضح تھے۔ یہ نشانیاں رفتار میں اگرچہ دھیمی تھیں، لیکن تاہم دجّال کی قوتیں بڑی سرگرم تھیں۔ اور مسلم دنیا میں بے چینی پیدا کرنے کی ذمہ دار تھیں۔ یہ بے چینی اُن علاقوں میں ہمیشہ موجود رہتی تھی جہاں اسلام پھیل کر پہنچتا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کے بارے میں اپنے اہلِ بیت کو بھی بہت سی معلومات فراہم کی ہیں۔ اللہ نے مستقبل کے بہت سے واقعات کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم عطا کیا تھا ان میں سے کچھ اُمّت کی پیش گوئیوں کی صورت میں اور کچھ براہِ راست آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت کو پہنچایا گیا تھا۔

دینِ اسلام کے استحکام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیت کے کردار کو جانتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی جانتے تھے کہ آپ کی اُمّت آپ کے بچّوں

Marfat.com

اور اُن کے گھرانوں پر کس طرح کے مظالم ڈھائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہربان اور نرم دل شخصیت اور محبت کرنے والے باپ تھے۔ وہ اپنے خاندان سے محبت تو کرتے تھے لیکن یہ بھی جانتے تھے کہ دین کو بچانے اور دنیا میں اللہ کے قوانین و احکامات کو نافذ کرنے کے لئے ان کے خاندان کو بڑی قربانیاں دینی پڑیں گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم تھا کہ اللہ اُن سے بڑی محبت کرتا ہے۔ اس صورت میں وہ بہ آسانی اپنے خاندان کو کسی بھی نقصان سے بچانے کے لئے اللہ سے درخواست کر سکتے تھے۔ وہ اپنی اُمّت کے ہاتھوں ہونے والے ظلم سے انہیں بچا سکتے تھے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی رضا مطلوب تھی، کیوں کہ آپ کی نظر میں اس کی رضا سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ آپ کے بچّوں کی مثال کی پیروی کی جائے گی۔ قربانیاں جو وہ پیش کریں گے، وہ اُمّت کے لئے مشعلِ راہ ہو جائیں گی۔ خاص طور پر اس وقت جب دنیا میں انتشار اور افراتفری کا راج ہو گا۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شہزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت تھی۔ کیوں کہ وہ معصوم تھیں اور انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اللہ سے کامل محبت و عقیدت تھی۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلشن کا سب سے زیادہ خوبصورت پھول تھیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ آپ کا یہ گلشن اس بیٹی کے باعث ہمیشہ ہرا بھرا رہے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نور کی توسیع چھوٹے حسن اور حسین کی صورت میں دیکھ لی تھی، جو آپ کی آنکھوں کے تارے تھے۔ یہ دونوں اللہ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک تحفہ تھے، جو آپ نے بڑی فیاضی سے اپنی اُمت کو پیش کر دیئے۔ یہ دونوں اُمت کے لئے ایک آزمائش بھی تھے۔ سچ کو جھوٹ سے علیحدہ کرنے اور حق کو باطل سے جدا کرنے کے لئے۔

وہ جو کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے، انہیں جاننا چاہیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے معنے ہیں کہ پھر اہل بیت

Marfat.com

سے بھی محبت ہونی چاہیئے۔ وہ سبق جو ان ہیرے اور جواہرات نے آپ کو سکھائے ہیں، انہیں یاد بھی رکھنا چاہیئے۔ وہ سبق جو انہوں نے قربانیوں اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے سکھائے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی نسبت کا اظہار کرنے والوں کا بغور مطالعہ کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ وہ محض کھوکھلے الفاظ ہیں۔ اُن کے دل بھی اُن کے الفاظ کی طرح خالی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی یاد کو محرم کے دو دنوں تک محدود کر رکھا ہے اور وہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے تھے۔ اور یہ حقیقت بھی ہے۔

آج کے لوگوں کو حسنین کریمین کے پیغام کے بارے میں بار بار کہنا پڑتا ہے، تاکہ وہ ان دونوں کے مرتبہ و مقام کو سمجھیں۔ یہ ماہِ رمضان ہے۔ ہجرت کے تیسرے سال میں یہ مہینہ اپنے ساتھ بڑی خوبصورتیاں لایا جب اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے نواسے سے نوازا یعنی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ۔

Marfat.com

جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بار ننھّے حسن کو دیکھا، تو آپ نے اُسے آرام سے اُٹھایا اور پھر محبت سے حسن کی زبان کو اپنے مُنہ میں لے لیا اور اُسے چوُستے ہوئے اپنی مٹھاس، اپنی بصیرت، اور اللہ کی معرفت اپنے اس نوُری بیٹے کو منتقل کر دیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نام کے بارے میں دریافت کیا۔

اس کے جواب میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا: "میں آپ سے بھلا کس طرح سبقت لے جا سکتا ہوں۔" اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نام رکھنے کے بارے میں، مَیں بھی اپنے اللہ سے سبقت نہیں لے جا سکتا۔"

عین اسی لمحے حضرت جبریل علیہ السلام اس پیغام کے ساتھ حاضرِ خدمت ہوئے کہ "حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت آپ کے ساتھ ایسے ہی ہے جیسے کہ حضرت ہارون علیہ السلام کی نسبت حضرت موسیٰ کے ساتھ تھی، اس لئے اس نومولود کا نام حضرت ہارون علیہ السلام کے نام پر رکھیں۔

Marfat.com

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نام پوچھا تو انہیں بتایا گیا کہ "شبّر" اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لیکن میری زبان تو عربی ہے"۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے جواب دیا "تو پھر آپ حسن نام رکھ دیں جو شبّر کے ہم معنے ہیں۔ اس بات چیت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش نصیب والدین سے فرمایا کہ وہ بچّے کا عقیقہ کریں، اس کے سر کے بال صاف کریں اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کے طور خیرات کریں۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ایک نہایت حسین بچّہ تھے اور شکل وصورت ان کی ان کے نانا حضور سے بہت ملتی جُلتی تھی۔ ایک دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسجد سے باہر تشریف لا رہے تھے۔ نزدیک ہی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کھیل رہے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا "یہ تو بالکل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح لگتا ہے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرح نہیں"۔ اس بات سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ بہت خوش ہوئے۔

Marfat.com

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے لیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت متعدد واقعات سے ظاہر ہوتی ہے۔ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے حسن کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے تھے کہ کسی نے کہا "بچے! تو بہت اچھی سواری پر ہے" اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ "سوار بھی تو بہت اچھا ہے"

حضرت برّا ابن قذب سے مروی ہے کہ میں نے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھوں پر اٹھائے کہیں تشریف لے جاتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے "اے اللہ! میں اسے محبوب رکھتا ہوں، تو بھی اسے محبوب رکھ!"

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی آنکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں کھولی تھی۔ تو پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ان کی پرورش میں کوئی کمی رہ گئی ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ اور آپ کے بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درس و تدریس کی محفلوں میں بیٹھتے تھے۔ جو

Marfat.com

اکثر مسجد نبوی میں ہوا کرتی تھیں۔ کم سنی میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو وہ بصیرت عطا فرمائی تھی جو اس عمر کے بچّوں سے کہیں زیادہ گہری تھی۔

یہ ہوتے ہیں اللہ کے طریقے۔ چھ یا سات سال کا ایک چھوٹا بچّہ ساٹھ یا ستّر سالہ آدمی سے زیادہ علم جذب کرسکتا ہے۔ اس کا تمام تر انحصار اس کے قلب کی حالت پر ہوتا ہے۔ اگر قلوب وہ ہیں جو نُورِ محمدی سے بنائے گئے ہیں، تو پھر آپ انہیں کس طرح معمولی قرار دے سکتے ہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ بے بہا موتی، اپنے نانا حضور کے پیغام سے اچھی طرح آگاہ تھے۔ اور خاموشی سے ان کے ہر ایک لفظ کو جذب کیا کرتے تھے۔ ان الفاظ نے ان کو مثالی بنا دیا اور دنیا نے دیکھ لیا کہ انہوں نے ان سیکھے ہوئے الفاظ سے کس طرح نباہ کیا۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ان سب لوگوں کے بہت سارے رنگ روپ دیکھے جو ان کے اِردگرد موجود رہتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے خلفائے راشدین

Marfat.com

کی ذہانت اور پاکیزگی سے بھرپور حکمرانیاں دیکھی تھیں۔ آپ نے مشاہدہ کیا تھا کہ وہ اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر کس طرح ثابت قدم تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے والدِ گرامی کی ہمت و شجاعت بھی دیکھی تھی، یعنی فاتح خیبر، حیدرِ کرار، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی۔

نانا حضور کی اس دنیا سے رخصتی کے بعد کچھ لوگوں نے کس طرح اپنی وفاداریاں تبدیل کر لی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے والدِ گرامی کے دورِ خلافت میں سرحدوں پر بغاوتیں اور شورشیں برپا ہوتے دیکھی تھیں۔

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو اُمّت میں بدنظمی بڑھ گئی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے چند نوجوانوں کو خلیفہ کی رہائش گاہ کی حفاظت کے لئے مامور کیا۔ تا کہ باغیوں سے انہیں بچایا جا سکے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ کی رہائش گاہ کی بڑی دلیری سے حفاظت کی۔ درحقیقت یہ اکیلے آپ رضی اللہ عنہ تھے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پانی اور غذا پہنچاتے

Marfat.com

تھے۔

ان انتظامات کے باوجود شر پسند مکان کے پچھلے حصہ سے داخل ہو کر خلیفہ کو شہید کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس سانحہ کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خلافت کی بھاگ دوڑ سنبھال لی اور بڑی شجاعت اور فراست کے ساتھ حکومت کی۔ آپ رضی اللہ عنہ کو بھی ایک ظالم ابنِ ملجم، جو ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے نے اُمّت میں فتنے پیدا کرنے کا آغاز کیا تھا۔

یہ فتنہ بنو اُمیّہ نے بنو ہاشم سے اپنی صدیوں پُرانی دشمنی کے باعث اُٹھایا تھا۔ وہ اس بات کو کس طرح برداشت کر سکتے تھے کہ کوئی بنو ہاشمی عربستان کا حاکم بنے۔ اقتدار اور طاقت کے حصول کی اس لالچ کی وجہ سے وہ واقعات وسانحات رونما ہوئے جن کا آغاز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ سے ہوا تھا۔ یہ سلسلہ آنے والی کئی دہائیوں تک جاری رہا۔ اور اس طرح خلافت آخرِ کار ملوکیت میں تبدیل ہو گئی۔

ان سب کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سے ہی بتا چکے تھے۔ اہلِ بیت ان واقعات سے

Marfat.com

بخوبی آگاہ تھے جن سے مسلم دنیا کی تشکیل ہونے جا رہی تھی۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منبر پر موجود تھے اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کم سن نواسے کی طرف دیکھا اور پھر اپنے صحابہ کی طرف اپنا رخِ انور موڑتے ہوئے فرمایا: "میرا یہ بیٹا ایک سردار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا۔"

یہ پیش گوئی اس وقت صحیح ثابت ہوئی جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شہادت کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سات ماہ تک خلیفہ رہے۔ جب امیر معاویہ نے سنا کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے بیعت کرنے سے انکار کیا ہے، تو انہوں نے عراق پر فوج کشی کرنے کی تیاری شروع کر دی۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اس وقت کوفہ میں موجود تھے۔ آپ نے بھی قیس بن عمر کی سربراہی میں ایک فوج مدائن کی طرف روانہ کی اور پھر خود بھی وہاں ان سے جا ملے۔

وہاں آپ رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے

Marfat.com

فرمایا: "میرے دل میں کسی مسلمان کے خلاف کینہ نہیں ہے، اور میں کسی کے لئے وہ چیز پسند نہیں کرتا جو مجھے خود اپنے لئے پسند نہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ تم لوگ تفریق اور اختلاف کی بجائے اتحاد و اتفاق کو قبول کرو"۔

اس سے کچھ لوگ غصہ میں آ گئے۔ بالخصوص خارجیوں کو جو امیر معاویہ سے بدلہ لینے پرُ تلے ہوئے تھے۔ لیکن حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ کا انتخاب کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ وہ وقت تھا کہ جب مسلمان مال و دولت سے زیادہ متاثر تھے۔ امیرِ شام نے بہت پیسہ دے کر لوگوں کی وفاداریاں خرید لی تھیں

دوسری طرف رومی افواج تھیں جو اس تاک میں تھیں کہ مسلمان کب کمزور ہوں تاکہ وہ مسلمانوں کی سلطنت پر حملہ کر دیں۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ یہ بھی دیکھ رہے تھے کہ اگر جنگ چھڑ گئی تو ہزاروں بے گناہ مسلمان مارے جائیں گے اور سلطنت میں بے چینی پھیل جائے گی۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ یہ بھی جانتے تھے کہ

Marfat.com

اگرچہ امیر معاویہ کے ذہن میں فقط سیاسی فائدہ حاصل کرنا ہے، لیکن تاہم وہ ایک صحابیٔ رسول بھی ہیں۔ اور سیاسی فیصلوں کی اہلیت بھی رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُمت کو کمزور ہونے سے بچانے کی خاطر آپ رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ سے صلح کرنے کو ترجیح دی۔ اور آپ کے ایسا کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی درست ثابت ہوئی۔

اس کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی بقیہ زندگی دین اور اس کی اشاعت کے لئے وقف کر دی۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک دریا دل انسان تھے۔ کوئی بھی آپ رضی اللہ عنہ کے در سے خالی ہاتھ نہیں لوٹتا۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک بہت ہی نرم دل، نہایت ہی بااخلاق، امن پسند اور دانا انسان تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی اولین ترجیح اپنے نانا حضور کی اُمت کی فلاح و بہبود تھی۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے بہت سے خوبصورت اقوال ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

Marfat.com

۱۔ مومن وہ ہے جو توشۂ آخرت مہیّا کرے اور کافر وہ ہے جو دنیا کے مزے اڑانے میں مشغول ہو۔

۲۔ حسد سے دامن بچا، کیوں کہ میں نے جتنا حاسد کو ظالم ہوتے ہوئے دیکھا ہے اتنا کسی اور کو ہوتے نہیں دیکھا۔

۳۔ جو عقل سے محروم ہے اس کا دامن ادب کی دولت سے کبھی خالی ہے۔ جو شخص حوصلہ نہیں رکھتا، وہ مروّت سے محروم ہے۔

دیکھا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کی قربانی کو ؛ وہ تاج و تخت اور دنیا کی دولت کے پیچھے جا سکتے تھے، لیکن انہوں نے وہ چیز اختیار کی جو اس وقت اُمّت کے لئے بہتر تھی۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی قربانی کا سبق یہ ہے کہ فراست کو کبھی ہاتھ سے جانے نہ دینا اور کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے تمام حالات کا بڑی احتیاط سے تجزیہ کرنا چاہیئے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ سے کچھ شرائط طے کرائی تھیں۔ مثلاً قرآن و سُنّت کے مطابق حکومت کرنا، امیر شام اپنی موت

Marfat.com

کے بعد کے لئے کوئی ولی عہد نامزد نہیں کرے گا، وغیرہ وغیرہ۔

اگرچہ حکومت امیر معاویہ کے ہاتھوں میں تھی، لیکن وہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی حیات میں اُن کی کھُلی مخالفت نہیں کرسکتے تھے۔ مدینہ منورہ میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی خاموش زندگی امیر کے لئے ایک مسلسل چیلنج تھی۔

تو یہ تھی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے امن معاہدہ کی فراست۔ یہ ایک سبق تھا کہ اللہ کے عاشقین کی نظروں میں اقتدار یا طاقت کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ان کی زندگی کا اصل مقصد دین اور اُمّت کے لئے کام کرنا تھا۔

اللہ کے اس معصوم امام کے لئے کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ ؎

وہ حسن مجتبیٰ، سید الاسخیاء!
راکبِ دوشِ سرور پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

۱۳ ستمبر ۲۰۰۹ء

باب (۷۶)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے جو حق اور المجید ہے، جو منصوبے بناتا ہے اور بہترین منصوبہ ساز ہے۔ جو سب کچھ جانتا ہے جو اس کالی چیونٹی کے بارے میں بھی جانتا ہے جو رات کی تاریکی میں رینگتی ہے۔

درود و سلام آقائے مرسلین، آقائے دو جہاں پر' اُن پر جن کے لئے ساری کائنات تخلیق کی گئی ہے۔

سلام، رحمت اور برکتیں ہوں آپ سب کے لئے اور آپ کے گھرانوں کے لئے۔ سلامتی اُن سب پر جو یہاں موجود ہیں احترام اور محبت کے ساتھ۔ اور بے شک انہیں وہ سب کچھ ملے گا جس کی انہیں طلب ہے۔

Marfat.com

زیادہ تر مسلمان اہلِ بیت کے اسماء گرامی سے واقف ہیں۔ نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے رشتے سے آگاہ ہیں۔ مگر وہ اس سے زیادہ نہیں جانتے آپ کسی سے محبت کس طرح کر سکتے ہیں جب تک کہ آپ اُسے جانتے نہ ہوں۔ یا جس کی زندگی اور عظمت آپ سے پوشیدہ ہو مسلمانوں کے دل میں نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو محبت ہے، اسی کے باعث آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کا بھی تعلق ہے، اس سے بھی محبت کی جاتی ہے۔

آج کے مسلمان کی سوچ یہ ہے کہ مجھے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس لئے محبت ہے کہ وہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں۔ مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس لئے محبت ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد اور چچازاد بھائی تھے۔ مجھے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے اس لئے محبت ہے کہ مجھے ایسا کرنا چاہیئے۔

یہ بڑے دُکھ کی بات ہے کہ آج کے مُسلمان اپنے اپنے شعبہ ہائے زندگی میں بہت ہوشیار ہیں۔ لیکن وہ

Marfat.com

ان ہیرے جواہرات کے بارے میں، جن کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، بہت ہی کم جانتے ہیں۔ وہ ان کی زندگی، ان کی عظمت اور ان کی قربانیوں سے بہت ہی کم آگاہ ہیں۔ اور پھر یہ دیکھ کر زیادہ دکھ ہوتا ہے کہ جب کوئی ان عظیم ہستیوں کے بارے میں بات کرتا ہے، تو اکثر لوگ ان کے بارے میں جاننے کے لئے یا ان کی دی ہوئی قربانیوں سے سبق سیکھنے میں دلچسپی نہیں رکھتے۔

لہٰذا، آئیے اُن کی زندگیوں کے بارے میں جاننے کی کوشش کریں کہ انہوں نے اللہ کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے کیا کردار ادا کیا ہے۔ اور ہر ایک نے اُمّت کو کیا سبق دیا۔ اور یہ کہ وہ اللہ سے کتنی محبت کرتے تھے اور اللہ اُن سے کتنی محبت کرتا تھا۔

اس باب میں آج ہم شیرِ خدا کے متعلق گفتگو کرتے ہیں۔ جنہوں نے ایک اسد اللہ کی طرح زندگی بسر کی۔ جن کا نام ہمّت، بہادری اور شجاعت کے ہم معنی ہو گیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ شیرِ خدا ہیں، حیدرِ کرّار ہیں، خیبر شکن ہیں۔ وہ ایک آہنی ارادے اور آہنی پنجہ والے

Marfat.com

مرد تھے۔ لیکن اس کے باوجود اُن کا دل نہایت نرم و نازک تھا۔ جو ہر وقت اللہ کی محبت اور عشقِ رسول سے لبریز تھا۔ وہ شاہِ ولایت تھے اور ہیں۔ وہ ولیوں کے سلطان ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ آسمانوں کے راستوں سے اس طرح واقف تھے جس طرح کہ دنیا کے راستوں سے۔ آپ کو بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے کا اعزاز و افتخار حاصل ہے، اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑھ کر پیارے چچازاد بھائی تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کی ابتدا ہی میں بتا یا گیا تھا کہ ان کے پکے اور پُرجوش ساتھی کون ہوں گے، جو ان کے لئے اپنی زندگیاں بھی نچھاور کرنے میں پس و پیش نہیں کریں گے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اسمِ گرامی اس فہرست میں سب سے اُوپر تھا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ایسی ہی تھی جیسا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ ان کی تربیت

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بچپن ہی سے کی تھی، تاکہ یہ اُن ذمہ داریوں کو نبھا سکیں جو بعد میں اُن پر آنے والی تھیں، انہوں نے شمشیر زنی، فنونِ جنگ، درست فیصلہ کر دینے کا فن۔ تدبر، فراست اور مشاورت کے فن کی تربیت حاصل کی۔

یہ سب کچھ انہوں نے نہایت کم عمری میں سیکھے، اور جس استاد نے یہ سب ان کو سکھایا تھا، وہ بلاشبہ محسنِ کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ چھوٹی سی عمر سے ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ ان کی تمام دینی سرگرمیوں میں اور اسلام کی اشاعت کے سلسلے میں ہونے والی حساس میٹنگوں میں وہ شامل رہے۔ ان کو پارسائی اور دیانت داری کے سبق بھی سکھائے گئے جو انہوں نے زندگی کے آخری دم تک اپنے سینے سے لگائے رکھے۔

نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی وفاداری کی سطح کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے، کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثار دوست حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی

Marfat.com

طرف ہجرت کرنے کا منصوبہ بنایا، تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا گیا کہ وہ رسول کے بستر میں سو جائیں۔ تاکہ کفّار کو گمراہ کیا جائے اور وہ یہ سمجھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک اپنے گھر میں موجود ہیں۔

اور حقیقت میں ہوا بھی ایسا ہی۔ صبح سویرے جب کفار نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بستر میں پایا، تو ان کے ناپاک ارادوں پر پانی پھر گیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دیانت داری کا اندازہ بھی اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو قریش کی تمام امانتوں کو لوٹانے کی ذمہ داری مدینہ ہجرت کرنے سے پہلے سونپی گئی۔

نوجوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی کہا گیا۔ جب مدینہ میں مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوّت کے رشتے قائم ہوئے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک نہایت نرم دل انسان تھے اور ان کی فطرت میں زندہ دلی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ کوئی بھی ان کی صحبت میں اُداس نہیں رہ

Marfat.com

سکتا تھا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک نہایت حاضر دماغ شخص تھے۔ وہ بے حد خوبرو تھے، اور ان میں ہاشمی وجاہت نمایاں تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی صاحبزادی حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا شادی کی عمر میں پہنچیں، تو ان کی شادی کے پیغامات ہر طرف سے آنے شروع ہوئے۔ بہت سے امیر اور قبائل کے سرداروں نے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبئ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد کی طرح محبت کرتے تھے، بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کی پرورش کس طرح ہوئی تھی۔ وہ ان کی معصومیت پاکبازی اور ان کی اپنے والد گرامی سے والہانہ محبت سے بھی واقف تھے۔

جس دن اُن کے دوستوں نے اُن سے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر اُن کی صاحبزادی کا ہاتھ مانگیں، تو وہ لمحہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لئے شرم و حیا اور اُمید بھرا لمحہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم

Marfat.com

نوجوان، شرمیلے اور باہمت علی سے بخوبی واقف تھے۔ تو اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی سے پوچھنے کے بعد، جو خود بھی اسی طرح شرمیلی تھیں، اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت بی بی رضی اللہ عنہا کی جوڑی بڑی خوبصورت تھی۔ ہر وقت اللہ کے کام کے لئے آمادہ، ہر وقت اپنے رب اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے کے لئے تیار۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت اپنے صحابہ کے ساتھ اشاعتِ دین کے کام میں مصروف رہتے یا پھر جہاد میں، لیکن کچھ راتیں ایسی بھی ہوتی تھیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اپنے اہلِ بیت کو اپنے پاس بلاتے اور انہیں روحانی سفر پر لے جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسلامی تصوف کو اُن پر ظاہر فرماتے اور خاص طور پر اپنا دریائے علم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دل میں اُتارتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی اور اپنے داماد کو قرآن کی تعلیم بذاتِ خود دی اور اپنے نور

Marfat.com

کے باطن کو اُن کے آگے کھول کر پیش کیا۔ یہ تھا ولایت کا علم اور اس کا رُتبہ جو شیرِ خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو عطا ہوا۔

پھر اس علم نے اہلِ بیت کے ذریعے صدیوں کا سفر طے کیا اور بے شمار ولیوں کو جنم دیا جنہوں نے ہزاروں کافروں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنے پیار سے فرمایا کہ:

''میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ''

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی قوت و شجاعت بھی ضرب المثل ہے۔ عسکری یا جنگی فنون میں ایسی کوئی چیز نہ تھی جسے آپ نہ جانتے ہوں۔ سال ۲ ہجری کے دوران جنگِ بدر میں آپ کی بہادری کا سکّہ جم گیا۔ اگلے سال جنگ اُحد میں جب مسلمان جنگ جیت رہے تھے، تو پچھلی صف کے تیراندازوں نے اپنے مورچے چھوڑ دیئے اس سے دشمن نے فائدہ اٹھایا اور غیر متوقع طور سے حملہ کر دیا۔

اس حملہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور

Marfat.com

چند صحابہ نے اٹھایا اور ایک پہاڑی کی چوٹی پر لے گئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کو صاف کرتی رہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے ڈھال کے ذریعے زخموں پر پانی ڈالتے رہے۔ یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے جنہوں نے چند صحابہ کے ساتھ مل کر حالات کو سنبھال دیا اور ایک ظاہری شکست کو فتح میں بدل دیا۔

اسی طرح سال ۷ ہجری میں خیبر پر حملہ کیا گیا وہاں یہودیوں کے چند مضبوط قلعے تھے، جن کو فتح کرنا بہت مشکل تھا۔ اس مہم پر کئی مسلمانوں کو بھیجا گیا جنہوں نے چھوٹے قلعوں کو فتح کرنے میں کامیابی حاصل کر لی تھی۔ لیکن فتح کرنے کے لئے خیبر کا یہ قلعہ ایک بڑا اہم قلعہ تھا۔ کیوں کہ مدینہ سے نکالے جانے کے بعد بنو قینقاع اور بنو نادر کے اکثر یہودیوں نے خیبر میں پناہ لے رکھی تھی۔ اُن کا خاص قلعہ قموس تھا اور اُسے ناقابلِ تسخیر سمجھا جاتا تھا۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھیجا لیکن

Marfat.com

پھر بھی یہ قلعہ فتح نہ ہو سکا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کل میں لشکر کا علم ایک ایسے بہادر شخص کے حوالے کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول کا پیارا ہے اور خیبر کی فتح اس کا مقدر ہے۔"

جیسے ہی صبح ہوئی ہر ایک بے چینی سے منتظر تھا، اور یہ دیکھ کر سب حیران ہوئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نام پکارا۔ دراصل اوروں کو اس کی توقع نہ تھی کیوں کہ اُس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ آنکھ کی سوزش میں مبتلا تھے۔

نبئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے پاس بلایا اور اپنا لعاب دہن اپنی آنکھوں پر لگایا، جس سے ان کی آنکھیں فوراً اچھی ہو گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ہاتھ میں تھامے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہودی سردار مرحب کو مخاطب کر کے یہ اشعار پڑھے:

"میں وہ ہوں جس کی ماں نے اُسے شیر

Marfat.com

کا نام دیا ہے۔ مضبوط اور خطرناک، جنگل
کے شیر کی طرح، میں اپنے دشمنوں کو پلک
جھپکنے میں مار دیتا ہوں۔"

اور یہ کہتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اپنی تلوار کے ایک ہی وار سے اُسے ڈھیر کر دیا۔ اس کے بعد آپ نے عام حملہ شروع کیا اور خیبر آپ کے نام ہوا۔

سال ۸ ہجری کے ۱۰ رمضان المبارک کو نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دس ہزار صحابیوں کے ہمراہ مکّہ میں داخل ہوئے بغیر کسی خون خرابہ کے۔ خانہ کعبہ کو بُتوں سے پاک کر دیا، اور اس کام میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش بدوش رہے۔

اس کے بعد دو اور جنگیں لڑی گئیں، یعنی جنگِ حُنین، جس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے بہادری کے جوہر دکھائے۔ اور دوسری جنگِ تبوک، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اہلِ بیت کے ساتھ پیچھے رہنے کو کہا۔ جب منافقین نے اس پر آپ کا مذاق اڑایا، تو نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

"اے علی! کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ میں تمہیں بالکل وہی حیثیت دوں جو موسیٰ نے ہارون کو دی تھی"

اس کے کچھ عرصہ بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اشاعتِ اسلام کے لئے یمن روانہ کیا گیا۔ روانہ ہونے سے پہلے نبئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لئے دُعا کی' ان کے سر پر دستار رکھی اور انہیں اپنا سیاہ رنگ کا علم عطا کیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پُر نُور تقریروں کی برکت سے یمنیوں کے دل فتح ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کیا اور اس طرح کئی قبیلے اسلام میں داخل ہوئے۔ یہ وہ وقت بھی تھا جب نبئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے کا قصد فرمایا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یمن سے واپس آتے ہوئے اس میں شرکت فرمائی۔

اس کے چند ماہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اللہ سے ملنے کا وقت آ پہنچا۔ مسلم اُمت کے لئے یہ شدید غم واندوہ اور تکالیف کا وقت تھا۔ خاص کر

Marfat.com

اہلِ بیت کے لئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
پہلے خلیفہ چُنے گئے۔

اس کے صرف چھ ماہ بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیاری شریکِ حیات بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے اللہ سے جا ملیں اور دنیا سے رخصت ہوئیں۔ یہ وقت شیرِ خدا کے لئے سخت ترین وقت تھا۔ بیشک وہ اسٹیل کی طرح ایک سخت اور مضبوط انسان تھے، لیکن ان کا دل گلاب کی پنکھڑی کی طرح نرم تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب آپ کی وہ دو نہایت ہی محبوب ہستیاں آپ سے جُدا ہوئیں جنہیں آپ دل کی گہرائیوں سے چاہتے تھے۔

یہ وہ زمانہ تھا جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دیکھا کہ لوگوں نے کس طرح اپنی وفاداریاں تبدیل کیں، اور مسلم دنیا میں فساد برپا کیا۔ یہ فساد اس وقت شدت اختیار کر گیا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان باغیوں کے ہاتھوں شہید کئے گئے، جنہوں نے ان کے گھر کا محاصرہ کر رکھا تھا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خلیفہ کی حفاظت کے لئے اپنے دونوں صاحبزادوں کو بھیجا تھا لیکن باغی پیچھے

Marfat.com

سے داخل ہوئے اور بے دردی سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔

اُس وقت اُمّت سخت صدمے کی کیفیت میں تھی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پہلا کام جو کیا وہ یہ تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کے نام معلوم کئے جائیں۔ لیکن چشمِ دید گواہان کی عدم دستیابی کے باعث اور چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ جو اس وقت وہاں موجود تھیں، وہ بھی صرف ایک شخص کو پہچانتی تھیں، اس لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اللہ مقدمہ شروع نہیں کر سکتے تھے۔

قیصر و کسریٰ پر فتحیابیوں کے سبب آنے والی دولت نے کئی مسلمانوں کی ترجیحات کو بدل ڈالا۔ اُن میں بیشتر لوگ اب مادی اشیاء سے متاثر تھے۔ شام کے امیر امیر معاویہ نے اس طرح کثیر تعداد میں لوگوں کی وفاداریاں خرید لی تھیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت مسلمانوں میں تین گروہ پیدا ہو گئے۔ ایک کی قیادت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کر رہی تھیں، جو لوگوں کی ایک

Marfat.com

بڑی حمایت سے سفاکی سے شہید کئے جانے والے خلیفہ کے قتل کا بدلہ لینے کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ اور نیز کہہ رہی تھیں کہ خون بہا لے کر اسلام کی ساکھ کو برقرار رکھا جائے۔

دوسرا گروہ اُن پڑھے لکھے لوگوں کا تھا جو غیر جانبدار رہنا چاہتے تھے۔ تیسرا گروہ اُن لوگوں کا تھا جو خلیفہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حمایت کر رہے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے مسئلہ کو اتنا اونچا اچھالا گیا، خاص طور سے بنو اُمّیہ والوں کی طرف سے، کہ اس سے یہ تاثر ابھرا کہ جیسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ براہِ راست اس میں ملوث ہیں۔

اس سے پہلے گروہ میں غلط فہمی پیدا ہوگئی اور اُس نے کھلے عام اپنے غم و غصّہ کا اظہار کیا اور جنگِ جمل میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لشکر کا مقابلہ کیا۔ اس لڑائی میں بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھیوں نے بڑی شجاعت سے لڑ کر فتح حاصل کی۔ آپ کی عظمت خاص طور سے اُس وقت ظاہر ہوئی جب آپ نے اُن سب لوگوں کو معاف کر دیا جو جنگ کے بعد فرار ہو رہے تھے۔ اور آپ نے بڑے احترام سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

کو مدینہ روانہ کر دیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ شروع سے جانتے تھے کہ امیر معاویہ اُن کی خلافت کو قبول نہیں کریں گے۔ وہ جانتے تھے کہ امیر معاویہ گزشتہ ۲۲ برس سے شام کے گورنر رہے ہیں۔ اس لئے اب وہ اپنی الگ خلافت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان کو اپنی بیعت کے لئے خط لکھا۔ اس کے جواب میں امیر معاویہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کو اس طرح اچھالا کہ دمشق کی مسجد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خون آلود قمیص اور حضرت نائلہ کی اُنگلیاں لٹکا دیں جو خلیفہ کی شہادت کے موقع پر کٹ گئیں تھیں۔

جب صلح کی تمام کوششیں ناکام ہوگئیں، تو دونوں طرف کی افواج صفین کے مقام پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوگئیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فوج نے پانی کے ذخیرہ والی جگہ پر قبضہ کر لیا، لیکن آپ کو یہ بات پسند نہ تھی کہ کوئی پیاسا رہے۔

اس طرح دونوں افواج ایک دوسرے سے ملتی رہیں۔ اور صلح کے لئے بات چیت کرتے رہے۔ امیر معاویہ کی

Marfat.com

طرف سے کئی لوگوں کو معلوم تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ رہے تو ریاستی دولت کے غلط استعمال کا پردہ چاک ہو جائے گا، اس لئے وہ نہیں چاہتے تھے کہ صلح ہو۔

تین ماہ کی چھوٹی چھوٹی جھڑپوں کے بعد ایک شدید لڑائی چھڑ گئی جس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا پلّہ بھاری رہا۔ امیر معاویہ کے لوگوں کو اپنا کمزور پلّہ دکھائی دیا، لیکن انہوں نے آخری چارہ کار کے طور پر ایک چال چلنے کی کوشش کی۔ انہوں نے نیزوں پر قرآن باندھے اور دوسرے دن صلح کے لئے باہر نکل آئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فوراً اُن کی چال کو سمجھ گئے، لیکن آپ کی فوج نے ایسی صورتِ حال میں جب کہ قرآن درمیان میں ہو، اُن پر حملہ کرنے سے انکار کر دیا۔

تو اس طرح جنگ کا خاتمہ ہوا اور فریقین کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس کے تحت دو آدمی "حکم" مقرر کئے گئے تاکہ وہ خلافت کے بارے میں ثالثی کا کردار ادا کریں۔ ابوموسیٰ الاشعری، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے اور عمرو بن العاص، امیر معاویہ کی طرف سے۔ دونوں نے دوسرے دن مل کر یہ طے کیا کہ وہ

Marfat.com

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور امیر معاویہ کو معزول کر کے عوامی رائے سے ایک نئے خلیفہ کا انتخاب کریں گے۔

دوسرے دن جب ابو موسیٰ سے کہا گیا کہ پہلے وہ اپنا فیصلہ سُنائیں، تو انہوں نے وہ بات بتائی جس پر دونوں نے اتفاق کیا تھا۔ لیکن جب عمرو بن العاص اُٹھ کھڑے ہوئے، تو انہوں نے اپنا فیصلہ بدلتے ہوئے کہا "آپ لوگوں نے ابو موسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو معزول کر دیا ہے۔ لیکن میں امیر معاویہ کو معزول نہیں کرتا کیوں کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے صحیح جانشین اور خلافت کے لئے نہایت موزوں شخص ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حامیوں نے اس فیصلے کو قبول نہیں کیا۔ اور کچھ عرصہ بعد ملکی عدم اتحاد میں اضافہ ہوا۔ اس کے نتیجہ میں ایک نیا فرقہ وجود میں آگیا، جسے "خارجی" کہا جانے لگا، جو قرآن کی پیروی کرنا چاہتے تھے اور جو ثالثی کے ذریعے کئے گئے کسی فیصلے کو نہیں مانتے تھے۔

اسی دوران امیر معاویہ نے مصر اور بصرہ کے لوگوں

Marfat.com

پر اثر ڈالنا شروع کیا۔ خلاصہ یہ کہ پورا ملک بے چینی اور بغاوتوں کی زد میں تھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حالات کو سنبھالنے کی سر توڑ کوشش کی لیکن آخر ۱۹ رمضان کو ابنِ ملجم نامی ایک خارجی نے آپ پر ایک زہریلے تلوار سے حملہ کیا، جس کے تیسرے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ یہ اکیسویں رمضان، سال ۴۰ ہجری کا دن تھا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حیاتِ مبارکہ کی صورت میں اللہ نے ہمیں ہمت، شجاعت، صبر اور بصیرت کا ایک نمونہ عطا کیا۔ اس کے باوجود یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کے افراد تھے، جن پر سب سے زیادہ ظلم و ستم اس لئے ڈھایا گیا کہ وہ اللہ کے محبوب تھے۔

یہ تھا واقعات کا تاریخی پس منظر۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ظاہری اور باطنی زندگی کے بارے میں مزید علم عطا کرے تاکہ ہمارے دلوں میں ان کے لئے ایک ایسی محبت و حرمت پیدا ہو جائے جو ابد تک برقرار رہے۔ آمین!

Marfat.com

۱۸ ستمبر ۲۰۰۹ء

باب (۷۷)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے، جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلِ اطہر کا قرار ہے، جو نورُ السمٰوٰت والارض، جو تمام عاشقین کے لئے باعثِ چین ہے اور تخلیق کی ہوئی جملہ مخلوق کا معبودِ حقیقی ہے۔

درود و سلام اُن روشن آنکھوں پر جو اپنے اللہ کی تجلّی سے چمکتی ہیں۔ اُس محترم دل پر جو لا الہ الا اللہ کے آہنگ سے حرکت کرتا ہے، اور اس کی دھڑکن کبھی اس کے بغیر وجود میں نہیں آتی۔

سلام، رحمت اور برکتیں آپ کے لئے اور آپ کے گھرانوں کے لئے۔ سلامتی اُن تمام روزے داروں (صائم)

Marfat.com

پر جو صبر و شکر کے معنے جانتے ہیں اور جو اس بابرکت ماہِ رمضان سے باوفا ہیں۔

اللہ رمضان کے صابرین کے ساتھ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ ہر ایک روزہ دار کی نیت اور اس کے خلوص سے آگاہ ہے۔ اور بے شک وہ سب سے بہترین اجر بخشنے والا ہے۔ رمضان اُمتِ محمدی کے لئے اللہ کی طرف سے ایک تحفہ ہے۔ یہ ایک ایسا تحفہ ہے کہ جس کی قدر آپ پر اس وقت ظاہر ہوگی جب یومِ حساب پر آپ اپنا نامۂ اعمال کھولیں گے۔

دراصل جو بھی عبادت خلوصِ نیت سے کی جائے وہ سیدھے اللہ کے پاس جاتی ہے۔ وہ اپنے کرم و عطا سے اس عبادت کے اجر و انعام پر ایسی بلندی بخشے گا کہ جس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔ اگر آپ اس ماہِ مبارک کا ایک ایک پل خلوصِ دل سے گزارتے ہیں اور اپنے نفس کو شر سے بچاتے ہیں، تو اللہ کی رحمت آپ کو اس طرح پاک و صاف کر دیتی ہے جیسے کہ آپ اپنی پیدائش کے وقت تھے۔

اُمتِ محمدی کا حصہ ہونا بڑے فضل کی بات ہے۔

Marfat.com

اُس اُمّت کا کہ جس کو خود علم نہیں کہ وہ اللہ کی نظر میں کتنی مکرم و محترم ہے۔ جب اتنی رحمتیں ہیں جو آسانی سے دستیاب بھی ہیں، تو پھر آپ میں سے اکثر لوگ انہیں لینے کے لئے تیار کیوں نہیں؟ آپ اپنی آسائش اور دنیا کی محبت کی خاطر خود کو ان سے محروم کر رہے ہیں۔

روزے دوسری اُمّتوں کو بھی دیئے گئے تھے لیکن چونکہ وہ اپنی نیّتوں کی پاسداری نہ کر سکیں، اس لئے اُن میں سے اکثر اپنے رب کی رضا حاصل کرنے میں ناکام رہیں۔ اگلی اُمّتوں میں سے اکثر کی عمریں طویل تھیں، یہی وجہ تھی کہ اپنے رب کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے اُن کے پاس زیادہ وقت اور کثیر مواقع تھے۔

مگر اُمّتِ محمدی کا معاملہ ایسا نہیں ہے۔ جیسے جیسے دنیا اپنے خاتمہ کی طرف بڑھ رہی ہے، انسان کا عرصۂ حیات یا اس کی اوسط عمر کم ہوتی جا رہی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ وقت کی رفتار بھی تیز ہو گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آج کل کے دن اُن دنوں کے مقابلے میں زیادہ چھوٹے ہو گئے ہیں جب دنیا ابھی اتنی بالغ نہ تھی۔

ہمارا رب بڑا انصاف والا اور نہایت کرم والا ہے۔

Marfat.com

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات زیادہ برکتوں والی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی عبادت کی جاتی ہے، اُس کا ثواب بہت زیادہ ہے جو بڑی فیاضی سے عطا کی جاتی ہے۔

اُمّت کے پاس ایسے کئی دن اور کئی راتیں ہیں، جن میں اللہ کی رحمت اتنی شدید ہوتی ہے کہ اگر کوئی کھلے دل سے اللہ کے آگے جھکے اور سچائی سے مانگے، تو یہ ممکن ہی نہیں کہ اُسے عطا نہ کیا جائے، یا وہ خالی ہاتھ رہ جائے۔ رمضان بھی اُن مہینوں میں سے ایک ہے جب اللہ کی رحمتیں ہر خاص و عام پر برسائی جاتی ہیں۔

سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "اے ایمان والو! فرض کئے گئے ہیں تم پر روزے جیسے فرض کئے گئے تھے اُن لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے، تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ"۔

امام بغوی سے مروی ہے کہ پُرانے زمانے کے لوگوں نے ایک مہینے کا نام "رمضا" رکھا تھا جس کے معنی ہیں گرم پتھر۔ انہوں نے ایسا اس لئے کیا تھا کہ وہ سخت گرمیوں میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ جس وقت عرب مہینوں کے نام رکھ رہے تھے تو تب بھی روزے سخت

Marfat.com

گرمیوں میں پڑے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے روزوں کے مہینے کا نام رمضان رکھا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رمضان گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ اس لئے اس کو یہ نام دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ جنت کے دروازے رمضان کی پہلی رات کو کھولے جاتے ہیں اور یہ آخری رات تک کھلے رہتے ہیں۔ اللہ کی ندا سب کے لئے ہے کہ "اے بھلائی کے طالب! آگے بڑھو، اور اے شر کے طالب رُک جاؤ۔ کیا کوئی بخشش کا طالب ہے کہ اُسے بخشش دیا جائے؟ کیا کوئی سائل ہے کہ اس کا سوال پورا کیا جائے؟ اور کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے؟

عید الفطر کی رات اللہ دس لاکھ لوگوں کو دوزخ کے عذاب سے نجات دیتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے یہ عذاب واجب ہو چکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن والے خطبہ میں فرمایا تھا "تم پر ایک عظیم الشان مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے، جس میں ایک ہزار مہینوں سے بہتر "لیلۃ القدر" ہے۔"

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض فرمائے، رات کے قیام کو نفل بنا دیا۔ جس نے اس مہینے میں ایک نیکی کی تو گویا اس نے دوسرے مہینوں میں ستر فرض ادا کئے ہیں۔

یہ صبر کا مہینہ ہے، یہ غم گساری کا مہینہ ہے۔ اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو اس ماہِ مبارک میں روزہ دار کا روزہ افطار کراتا ہے، تو اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کا اجر ہے، اور گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے۔"

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے پوچھا، "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر ہمارے پاس کسی کا روزہ افطار کرانے کے لئے زیادہ کچھ نہ ہو، تو پھر کیا؟" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا "اللہ یہ ثواب اس شخص کو بھی دیتا ہے جو کسی روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ، پانی یا ایک دانہ کھجور دیتا ہے (اس کے بدلے) اللہ حوضِ کوثر سے اس کو ایک ایسا شربت پلائے گا کہ اُسے دوبارہ کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

اس ماہ کا آغاز رحمت ہے، درمیان مغفرت اور اختتام دوزخ سے آزادی ہے۔ جو اپنے غلام کے

Marfat.com

بوجھ کو کم کرتا ہے، اس کو بھی دوزخ کی آگ سے نجات ملتی ہے۔ اس ماہِ مبارک میں چار کام آپ کثرت سے کریں۔ دو چیزیں اپنے رب کو راضی کرنے کے لئے۔ یہ دو چیزیں کثرت سے لاالٰہ الا اللہ پڑھنا اور استغفار کا وِرد کرنا ہے۔ اور دوسری دو چیزیں اپنے رب سے جنت کی طلب کرنا اور دوزخ سے پناہ مانگنا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ رمضان میں ان کی اُمّت کو پانچ ایسی چیزیں عطا کی جاتی ہیں، جو اس سے پہلے کسی اُمّت کو نہیں دی گئی ہیں۔

۱۔ اللہ کے لئے روزہ دار کے مُنہ کی بُو مُشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔

۲۔ اس وقت تک جب تک روزہ دار افطار نہیں کرتا، فرشتے اس کے لئے استغفار پڑھتے رہتے ہیں۔

۳۔ سرکش شیطان قید کر لئے جاتے ہیں۔

۴۔ ہر روز اللہ جنت کو سجاتا ہے اور اس سے فرماتا ہے کہ" بہت جلد تمہارے پارسا تکلیف اور

Marfat.com

اذیت سے نجات پائیں گے۔

۵۔ اور آخری رات انہیں بخشش دی جاتی ہے۔

پھر کسی نے رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "کیا یہ رات لیلۃ القدر ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں، بلکہ مزدور جب اپنا کام مکمل کرتا ہے تو اُسے مزدوری ملتی ہے۔"

رمضان شریف کی برکتیں الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتیں۔ صائم یعنی روزہ دار اللہ کے لئے روزہ رکھتا ہے' اور یہ اللہ ہی ہے جو اُسے انعام سے نوازے گا۔ اور آپ اُن عطاؤں' برکتوں کا شمار کس طرح کر سکتے ہیں، جو وہاں اللہ کے پیاروں کے لئے ہیں۔

دراصل روزہ کے معنی ہیں کھانے پینے کے علاوہ بدی سے بھی بچنا۔ جو ہر وقت انسانوں کو بہکانے کی کوشش میں رہتی ہے۔ تو اس طرح جسم کے لئے ایک بدنی روزہ ہے، اور ایک روزہ نفس کا بھی ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ آپ نے اپنے دل کو شہوت اور شر سے بچانا ہے، جو شیطان کے ہتھیار ہیں۔ یہ کام آپ آسانی سے اپنی آنکھوں، اپنے کانوں، اپنے ہاتھوں

Marfat.com

اپنے پیروں اور اپنی زبان کو برائی سے بچا کر کرسکتے ہیں۔
یہ کہنا تو آسان ہے، لیکن اس کا کرنا مشکل ہے۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ایسا وعظ سنتے ہیں اور جو کچھ سنتے ہیں، ویسا ہی کرنے کا ارادہ کرتے ہیں لیکن جب آپ حقیقی دنیا میں جاتے ہیں، تو آپ کو ایسا لگتا ہے کہ گویا آپ سب کچھ بھول گئے ہوں۔
اس تمام صورتِ حال کی ایک وجہ ہے۔ آج کی دنیا چند سال پہلے کی دنیا سے بہت مختلف ہے۔ یہ فتنوں کا زمانہ ہے جس میں آپ کے اطراف ہر قسم کے فتنے موجود ہیں۔ ظاہری اور پوشیدہ فتنے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ خود کو ظاہری فتنے سے بچانے کی کوشش کریں، لیکن آپ کا دشمن بڑا شرمیلا اور خاموش ہے، وہ آپ کو نہایت خاموشی سے اپنے بُنے ہوئے جال میں لپیٹے گا۔ اور جب آپ کو اس کی چال بازیوں کا علم ہوجاتا ہے، تو اُس وقت تک آپ اس کے مضبوط شکنجے میں آچکے ہوتے ہیں۔ صرف اللہ کی ذات ہی آپ کو ایسے جانی دشمن سے پناہ دے سکتی ہے۔
سوال پیدا ہوتا ہے کہ پوشیدہ فتنے کون سے ہیں؛

Marfat.com

اگر آپ سب صرف اپنی آنکھیں کھولیں اور اپنے ارد گرد نگاہیں دوڑائیں، تو آپ کو نظر آئے گا کہ ہر طرف پوشیدہ فتنے پھیلے ہوئے ہیں۔ مثلاً آپ اپنے بچے کو اعلیٰ معیار کے کسی مشہور و معروف اسکول میں یہ سوچ کر داخل کراتے ہیں کہ وہ ایک خوشحال مستقبل کے لئے اس کی تربیت کرے گا۔

لیکن چند دنوں بعد آپ اپنی اس اولاد میں تبدیلی دیکھنا شروع کریں گے، پہلے وہ آپ کے پاس آکر دل کھول کر باتیں کرتا تھا لیکن اب وہ بہت مصروف ہے، موبائل ہر وقت ہاتھ میں اٹھائے آنکھیں انٹرنیٹ پر اور کان پُرشور سنگیت سُنتے ہوئے۔ یہ چھوٹے سے آلے ( ) جو اس کی زندگی کا حصہ بن چکے ہیں، نقصان دہ نہیں ہو سکتے۔ اگر عقلمندی اور نیک نیتی سے استعمال کئے جائیں۔ لیکن اگر ناپختہ ذہن رکھنے والوں کے ہاتھوں میں دیئے جائیں تو یہ تباہی مچا سکتے ہیں، اور بہت سی زندگیوں کو برباد کر سکتے ہیں۔

یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی دس سالہ بچے کے ہاتھوں

Marfat.com

میں کار گاڑی دے دی جائے اور اُسے شہر میں چلانے کو کہا جائے۔ یہ ایک پوشیدہ فتنہ ہے یعنی آپ کے بچّے کی غیر محفوظ معلومات تک رسائی۔ یہ ظاہر تو ایک بے ضرر مشین، لیکن اسے اگر مناسب احتیاط اور حدود میں رہ کر استعمال کرنا نہ سکھایا جائے تو یہ تباہ کُن ہو سکتی ہے۔

اسی طرح آپ کے بچّے کے جو مختلف دوست ہیں، ان دوستوں کے دوست اور ساتھی بھی پوشیدہ فتنے ہو سکتے ہیں۔ وہ دنیا کی مختلف برائیوں سے متاثر ہوئے ہوں گے۔ یا اگر وہ مذہبی گھرانوں سے تعلق رکھتے ہوں، تو ہو سکتا ہے کہ اُن کے عقیدے درست نہ ہوں۔ اس کے سبب یہ آپ کے بچّے کو سیدھی راہ سے بھٹکا سکتے ہیں۔

یہ فتنوں کا زمانہ ہے۔ آپ کے اطراف پھیلی ہوئی خوش نمائیاں، دولت کی چمک دمک، بڑی چمکتی کاریں، پُر آسائش مکانات، بے حجاب حُسن۔ یہ سب کسی بھی شخص کو متاثر اور گمراہ کر کے اپنے دل کش جال میں پھنسا سکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کے انسان

Marfat.com

کو متواتر یاد دہانیوں کی ضرورت ہے، تاکہ اُسے یاد دلایا جائے کہ اس کا "آج" بس یہاں ختم نہیں ہوگا۔ اس کا ایک "کل" بھی ہے۔ جو ایک بہت ہی سخت وقت ہونے جا رہا ہے۔ ایک ایسا وقت جب کوئی کسی کا نہیں ہوگا۔ والدین اپنے بچّوں کو بھلا دیں گے۔ بچّے اپنے والدین کو نہیں پہچانیں گے۔

یہ ایک ایسا دن ہوگا جس سے وہ سب لوگ ڈرتے ہیں جو اس کے بارے میں جانتے ہیں۔ ویسے اللہ کی ساری مخلوقات، چاہے وہ جاندار ہوں یا بےجان وہ سب اس دن کے بارے میں جانتے ہیں۔ یہ تو تنگ نظر انسان ہے، جو اگرچہ اس کے بارے میں جانتا ہے لیکن بڑی آسانی سے اُسے بھلا بھی بیٹھا ہے۔

اے اُمّتِ محمدی! اپنی آنکھوں، اپنے کانوں، اپنے ہاتھوں، اپنے پیروں اور اپنی زبان کی نگرانی اور حفاظت کریں۔ اس کام کو زور وشور سے اور بالارادہ کریں۔ اور پھر آپ دیکھیں گے کہ اس کے فائدے اور ثمرات سال کے باقی مہینوں میں بھی آپ کو ملتے رہیں گے، اور یہ سلسلہ آپ کی آخرت کی زندگی میں بھی جاری

Marfat.com

رہے گا۔

اگر آپ اللہ کی خاطر صبر کرتے ہیں، اگر آپ خود کو دنیا کی برائیوں سے بچاتے ہیں محض اس لئے کہ اللہ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے، تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ اُس دن آپ کو تنہا چھوڑے گا۔

اللہ کے وہ صائم، وہ روزہ دار جنہوں نے خالص اللہ کے لئے روزے رکھے تھے، جو اللہ کی خاطر بھوکے پیاسے رہے ہیں، جنہوں نے اللہ کی رضا کی خاطر اپنے نفسوں کی حفاظت کی ہے۔ یہی وہ مرد و عورت ہوں گے، جنہیں جب اُن کی قبروں سے اٹھایا جائے گا تو اُن کے ارد گرد نور پھیلا ہوا ہو گا۔ اس نور میں جنت کی ٹھنڈک ہو گی اور یہ ٹھنڈک ایسی ہو گی کہ اس دن کی گرمی اُن کے قریب بھی نہیں آئے گی۔ انہیں شربتِ کوثر عطا ہو گا، جو ابد تک اُن کی پیاس کو بجھائے گا، اور وہ جنت الفردوس میں داخل ہوں گے۔

ایسی نعمتیں اور رحمتیں ان تمام عاشقین کے لئے جو اپنے اللہ کے ساتھ با وفا رہنا جانتے ہیں عشق آپ سب کے لئے جو اپنے اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

سے باوفا رہے ہیں۔

اللہ آپ سب کو اپنے امان میں رکھے اور آپ پر اپنی محبت نچھاور کرے۔

آمین!

Marfat.com

۱۷ ستمبر ۲۰۰۹ء

باب (۷۸)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے جو لیلۃ القدر کا خالق ہے، جو تمام دنوں اور راتوں کا خالق ہے۔ جو مالک الملک ہے، اور جس کی سلطنت ارض و سماء پر محیط ہے، اور جو کچھ اس کے ماوراء ہے۔

درود و سلام ہوں اس محترم دل پر جو اپنی اُمت میں سے ہر ایک دل کی دھڑکن کے ساتھ دھڑکتا ہے۔ جو ارض و سماء کی رحمت ہیں اور اُن سب کے لئے جو اُن سے ماوراء ہیں۔

سلام، رحمت اور برکتیں ہوں آپ سب کے لئے اور آپ کے گھرانوں کے لئے۔ سلامتی اُن سب اہلِ دل کے لئے جو اہلِ جفا اور اہلِ وفا بھی ہیں۔

انسان کی زندگی میں کئی دن اور کئی راتیں آتی ہیں۔

Marfat.com

اُن میں سے کچھ معمولی ہیں مگر بعض بڑے خاص ہو جاتے ہیں۔ یہ خاص دن یا خاص راتیں وہ ہوسکتی ہیں جب آپ کو اسکول میں کوئی ایوارڈ ملا ہو، یا جب آپ کی شادی ہوئی ہو، یا جب آپ کے یہاں پہلے بچّے کی ولادت ہوئی ہو۔ اگر آپ اپنی دنیاوی زندگی پر نگاہ ڈالتے ہیں، تو آپ کئی دنوں یا راتوں کو خاص قرار دیتے ہیں۔ لیکن جب آپ اپنے روحانی وجود کی طرف دیکھتے ہیں، تو آپ کو یہ دیکھ کر حیرت ہوگی کہ آپ میں سے کئی لوگوں کو ایسا کوئی وقت مشکل سے یاد ہے۔

ہوسکتا ہے کہ آپ میں سے کچھ لوگ یہ کہیں کہ جب میں حج کے لئے یا عمرہ کے لئے گیا تھا، یا جب میری نظر پہلی بار کعبہ شریف پر پڑی، یا جب میں نے مسجدِ نبوی میں حاضری دی۔ یہی میرے خاص دن یا خاص راتیں تھیں۔ آج کے انسان نے خود کو کئی طرح سے محدود کر رکھا ہے۔ یہ اپنے اور اپنے اللہ کے درمیان حجابات ڈالے جا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس دنیا کا آدمی ہو گیا ہے اور اس کے خیالات دنیاوی ہو گئے ہیں۔ اس نے اپنی خوشی کو محدود کر لیا ہے جس کا تعلق اس

Marfat.com

کے باطن سے ہے، اس کی رُوح سے ہے۔ جس کو وہ اس صورت میں حاصل کر سکتا ہے جب وہ حق سے واقف ہو، جب اپنے رب سے، اپنے اللہ سے واقف ہو۔ یہ خوشی اس کے لئے ہر وقت دستیاب ہے۔

یہ خوشی بلا کسی قیمت یا بغیر کسی سخت محنت کے دستیاب ہے۔ آج کے انسان نے یہ کہہ کر خود کو محدود کر لیا ہے کہ میں کعبہ کی زیارت کر کے اپنے اللہ کی قربت حاصل کر سکتا ہوں۔ وہاں میرا رب میری سُنے گا۔ یا دن رات عبادت کرنے سے میں اللہ کے قریب پہنچ سکتا ہوں۔ بس میں صرف اپنی عبادتیں کر سکوں، تو یقیناً اس کے بہت قریب پہنچ جاؤں گا۔

مگر بدقسمتی سے میرے پاس عمرہ یا حج کے لئے نہ وقت ہے نہ پیسہ۔ میرے پاس تو عبادتوں کے لئے بھی وقت نہیں ہے۔ تو میں آخر کس طرح اللہ کے قریب پہنچ سکتا ہوں؟ ہو سکتا ہے کہ میرا اللہ کے ساتھ قرب تب ہو سکتا ہے جب میرے بچوں کی شادیاں ہو جائیں گی اور میری ساری ذمہ داریاں ختم ہوں گی۔

Marfat.com

آج کے انسان نے خود کو محدود کر رکھا ہے۔ اس نے اپنے اور اپنے اللہ کے درمیان اضافی حجابات ڈال رکھے ہیں، یہ اس لئے کہ اس نے اب دنیا پر اپنی پوری توجہ مرکوز کر رکھی ہے۔ بس پانچ وقت کی نمازیں پڑھنے سے اس کا کام ختم، یعنی اس کا فرض ادا ہو جاتا ہے۔ ایک لحاظ سے وہ صحیح ہے۔ آپ اپنی تمام فرض عبادتیں ادا کرتے ہیں۔ اور آپ کی اہم ذمہ داری ختم ہو گئی۔ اس طرح آپ کو کم از کم ایک باعمل مسلمان کہا جا سکتا ہے۔ لیکن کیا یہ کافی ہے؟

اگر ایک ماں کے دو بچے ہیں۔ ان میں سے ایک اس کی بات سنتا ہے، لیکن بس بے دلی سے۔ وہ اپنی دنیا میں اس قدر مگن ہے کہ اس کو اپنی ماں کے پاس بیٹھنے یا اس سے رابطہ قائم کرنے کے لئے مشکل سے کوئی وقت ملتا ہے۔ وہ اپنی ماں کو صرف اس وقت یاد کرتا ہے جب اُسے کوئی مشکل درپیش ہو، یا اُسے کسی چیز کی طلب ہو، ورنہ وہ مشکل سے ہی اس سے بات کرتا ہے۔ اس کی بات چیت شاید اس وقت ہو سکتی ہو جب بھوک لگنے پر وہ ماں سے کھانے کے لئے کہے، یا بیماری کی حالت

Marfat.com

میں وہ ماں کو یاد کرے اور اُسے تیمارداری کے لئے کہے۔
اس کے مقابلے میں دوسرا بچّہ ماں کی طرف خوب توجہ دیتا ہے۔ وہ نہ صرف ہر وقت اس کی باتوں پر دھیان دیتا ہے، بلکہ اس کا رّویہ اس سے ہمدردانہ اور رحم دلانہ ہے۔ وہ اگرچہ اپنی زندگی کے معاملات میں مصروف ہے لیکن پھر بھی وہ اس سے فراموش نہیں ہے اور اپنی زندگی کے تمام نشیب و فراز میں اُسے شامل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
اب بتلائیے کہ کون سا بچّہ ماں کا دل جیتے گا؟ یا کون اُس کے زیادہ قریب ہوگا؟ ظاہر ہے کہ دوسرا بچّہ۔ اگرچہ ماں کے دل میں پہلے بچّے کے لئے بھی خیال ہوگا، لیکن اس کے دوسرے بچّے کے ساتھ قربت کا رشتہ زیادہ مضبوط ہوگا۔
تو اسی طرح، اگرچہ آپ اپنے رسمی فرائض وقت پر ادا کر رہے ہیں، آپ کے اور آپ کے اللہ کے درمیان مزید ایک خاص چیز کی بھی ضرورت ہے، تاکہ آپ کو وہ قربت حاصل ہو سکے۔ اب پھر یہ سوال اُٹھتا ہے کہ وہ کیا خاص چیز ہے جو ہمیں اس قربت کے لئے درکار

Marfat.com

ہے؟

یہ وہ خاص تعلق ہے جو اس وقت پیدا ہوتا ہے جب آپ اپنی زندگی میں ہر ایک سے زیادہ اپنے اللہ سے محبت کریں گے۔ جب آپ اللہ ہی کو اپنا بہترین دوست سمجھیں گے اور اس سے ہی اپنے تمام خیالات احساسات اور جذبات کا اظہار کریں گے۔ یعنی ایک ایسا دوست جس پر آپ کو کامل بھروسہ ہے، جس سے آپ اپنی زندگی کے تمام امور میں رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔

جب آپ خوش ہیں، تو آپ اُسے اپنی خوشی میں شامل کرتے ہیں۔ اور جب آپ کو کوئی غم ہو تو آپ غم مٹانے کے لئے دوڑ کر اس کی باہوں میں چلے جاتے ہیں۔ آپ کسی اور پر تکیہ نہیں کرتے۔ آپ جانتے ہیں کہ اللہ آپ کو دے گا۔ آپ کا دل نہیں بجھے گا۔ آپ دل برداشتہ کیسے ہو سکتے ہیں جب آپ کو معلوم ہے کہ آپ کی پشت پناہی کون کر رہا ہے۔

جس وقت آپ اپنے رب کے ساتھ اس طرح کی قربت محسوس کریں گے، تو وہ بھی آپ کی اس گرمئ جذبہ اور محبت کا جواب دے گا، یعنی آپ کو اپنی حصارِ رحمت

Marfat.com

میں لے گا۔ آپ اس حصار میں سے آنے والی حدّت کو واقعی محسوس کریں گے۔

آپ کو محسوس ہوگا کہ آپ اس اعلیٰ ترین محبت میں تر بتر ہیں جو آپ کو مکمل طور پر ایک نئی شخصیت میں تبدیل کر دے گی۔ اب بتائیے کیا محبت ہمیشہ دوطرفہ نہیں ہوتی؟ اگر آپ کو کسی سے محبت ہے اور آپ اس محبت میں پُرخلوص اور سچّے ہیں، تو کیا وہ شخص ان جذبات کا جواب نہیں دے گا۔ کیا وہ اسی طرح کے جذبے کا اظہار نہیں کرے گا؟

جب آپ کہتے ہیں "اے اللہ! میں اپنی رُوح کی گہرائی سے آپ سے محبت کرتا ہوں، تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کا رب آپ سے ایسی محبت نہ کرے، جو اس کا حق ہے۔

انسانوں نے حجابات پیدا کئے ہیں۔ وہ اپنی زبان سے لاالٰہ الّا اللہ کہتے تو ہیں، لیکن ان تمام چیزوں کے علاوہ ان کا اپنے خالق سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ وہ بے شک اللہ کے آگے روزانہ پانچ بار کھڑے ہوتے ہیں لیکن یہ بھی ایک معمول کی طرح کیا جاتا ہے، ایک عادت

Marfat.com

کے طور پر۔ پوری عبادت چند لمحوں میں ختم، اس کی روح کو چھوئے بغیر۔

دراصل عبادت کے اصل مفہوم کو مکمل طور سے نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اگر آپ کا رابطہ کسی سے کم ہو، تو آپ آہستہ آہستہ اُسے فراموش کرنا شروع کر دیں گے۔ یا اس کا بالکل ہی خیال نہیں رکھیں گے۔

آج کے انسان کا بس یہی مسئلہ ہے۔ اللہ سے دُور رہنے کے لئے اس کے پاس ہر قسم کے حیلے بہانے ہیں۔ وہ بہت مصروف ہے۔ اس کی اور بھی ذمہ داریاں ہیں۔ وہ بہت تھکا ہوا ہے۔ اس کا وہ روحانی مقام نہیں کہ وہ ایسے معاملات کے بارے میں سوچے۔ جب اللہ نے ہی آپ میں سے ہر ایک کو پیدا فرمایا ہے، تو پھر کیا وہ آپ میں سے ہر ایک کے لئے نہیں ہے؟

جب اللہ آپ سب پر اپنی نعمتیں، اپنا فضل اور اپنی محبت برساتا ہے، تو کیا آپ کو اس کا جواب اپنی محبت سے نہیں دینا چاہیئے؟ بے شک آپ کے اللہ کو کسی کی ضرورت نہیں۔ وہ قادرِ مطلق ہے۔ وہ الصمد

Marfat.com

ہے، وہ مالک الملک ہے۔ یہ تو آپ سب ہیں جن کو اپنی فلاح و بہبود کے لئے اس کی اشد ضرورت ہے۔ یہ تو آپ ہیں جن کو اُس کی بنائی ہوئی دنیا کی ضرورت ہے۔

آپ کو اس ہوا کی ضرورت ہے جو سب کے لئے بلا قیمت مہیا ہے۔ دھیرے سے بہتا ہوا وہ پانی جو آپ کے جسم کی ضرورت ہے۔ وہ غذا جو زمین میں کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ آسمان، ستارے، یہ سورج چاند، پہاڑ اور یہ زمین۔ ہے کوئی بندہ جو ان تمام چیزوں کا شمار کر سکے جو اس کی بقا کے لئے ضروری ہیں۔ وہ تمام چیزیں جو اس کے اللہ نے اُسے بلا قیمت دی ہیں؟

کوئی بھی اپنے رب کی نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتا۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے، کیوں کہ ان میں سے کچھ تو نظر آتی ہیں اور کچھ پوشیدہ ہیں۔ درحقیقت اگر اللہ کسی پر اپنی نعمتیں روک دے، تو وہ شخص پلک جھپکتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اسی سے اندازہ ہو گا کہ بندے کو اپنے اللہ کی کتنی ضرورت ہے۔

لیکن کیا آپ کو انسانوں میں تکبّر اور اکڑ اکثر نظر

Marfat.com

نہیں آتا؟ یہ وہ لوگ ہیں جو اسی زمین پر اکڑ کر چلتے ہیں بغیر اس احساس کے کہ کچھ دنوں میں ہی، یا ہو سکتا ہے اس سے بھی کم دنوں میں انہیں اسی خاک کا حصّہ بننا ہے جس پر وہ اتنے فخر سے چل رہے ہیں۔ وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ اس زمین پر محض ایک مختصر عرصے کے لئے ہیں۔ اور ان کا اصل مسکن کہیں اور ہے۔

وہ یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ ان کے ایک ایک عمل کو دیکھا اور ریکارڈ کیا جا رہا ہے۔ نہ فقط ان کے اعمال، بلکہ ان کے رب کے آگے ان کے باطن میں چھپے ہوئے خیالات بھی ظاہر ہیں۔ وہ یہ بھول گئے ہیں کہ وہ اپنے ہر ایک عمل کے لئے جواب دہ ہیں محشر والے دن اُن کے سارے اچھے اور بُرے اعمال پوری دنیا کو دکھائی دیں گے۔ وہ دن جب زبانوں پر مہر لگے گی اور کچھ آنکھیں شرم کے مارے جھکی ہوئی اور کچھ خوشی کے مارے چمک رہی ہوں گی۔

آج کے انسان کا حافظہ کمزور ہو گیا ہے۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ خود یاد رکھنا ہی نہیں چاہتا۔ یہ تو اس کے لئے بہت بہتر ہے کہ وہ یہ بھول جائے کہ اس کے

Marfat.com

سامنے کیا رکھا ہے۔ آج کے انسان کا عمل اس شترمرغ کی طرح ہے جو اپنے سر کو ریت میں دبا کر سوچتا ہے کہ سب ٹھیک ہے۔

اللہ سب سے بڑھ کر رحم والا اور بڑا اکرم والا ہے۔ جو محبت کرتا ہے اور شدّت سے کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سب کو روزِ جزا کی یاد دلائی جاتی ہے۔ زندگی کے ہر شعبے میں انہیں اللہ کی طرف سے ہدایات دی جاتی ہیں مگر یہ ان کی بدبختی ہے کہ ان کے دل ان پیغامات کو وصول کرنے کے لئے نہیں کھُلتے۔

اللہ نے انسان کو بڑے مواقع بھی فراہم کئے ہیں، اگر کوئی واقعی اور سچّے دل سے توبہ کرتا اور اپنے گناہوں کی مکمل معافی چاہتا ہے، تو کیا اللہ اس کی نہیں سُنے گا۔ کیا اللہ اُسے معاف نہیں کرے گا۔؟

آج کی رات بھی ایک بڑی خاص رات ہے، آپ کے اور آپ کے اللہ کے درمیان اس خاص تعلق کو قائم کرنے کے لئے۔ وہ تعلق جو آپ کی زندگی آسانی سے تبدیل کر سکتا ہے۔ کیوں کہ یہ وہ رات ہے جو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے کے طور پر عطا ہوئی تھی، تحفہ

Marfat.com

اُن کی اُمّت کے لئے۔

یہ رات ہزار مہینوں کے برابر ہے۔ یہ وہ رات ہے جس میں روح الامین آسمان سے فرشتوں کے ایک لشکر کے ہمراہ نیچے آتے ہیں اور کعبہ کی چھت پر ایک ہرا جھنڈا لہراتے ہیں۔ پھر وہ اپنے ایک ہزار بازوؤں کو پھیلاتے ہیں جن کے دائرے میں پورا مشرق اور پورا مغرب آجاتا ہے۔ پھر وہ اپنے ملائکہ کو حکم دیتے ہیں کہ وہ اُمّتِ محمدی میں پھیل جائیں۔

ملائک ان تمام نمازیوں کو سلام کہتے ہیں جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہیں، اور اُن سے ہاتھ ملاتے ہیں اور اُن کے لئے دُعا کرتے ہیں اور اُن دعاؤں پر آمین بھی کہتے ہیں، جو وہ شخص اس وقت مانگ رہا ہے۔ یہ سلسلہ فجر تک جاری رہتا ہے۔

جس وقت جبریل علیہ السلام ملائکہ کو واپس جانے کے لئے کہتے ہیں، تو وہ اُن سے پوچھتے ہیں "اے جبریل! آپ نے اُمّتِ محمدی کی ضروریات کے لئے کیا کیا؟" حضرت جبریل علیہ السلام جواب دیں گے۔ "اللہ نے اپنی رحمت عطا کی اور سب کو بخش دیا، سوائے

Marfat.com

ان لوگوں کے :

۱۔ جو شرابی ہیں۔

۲۔ جو اپنے والدین کے نافرمان ہیں۔

۳۔ جو رشتے داروں سے قطع تعلق کرتے ہیں، اور

۴۔ جو بغض کرنے والے ہیں۔

اس خوبصورت رات میں آسمانوں کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور ہر طرف نور کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے جو اللہ والوں کو صاف دکھائی دیتا ہے آسمانوں کے پردے اُٹھائے جاتے ہیں، اور اللہ کے عاشقین ملائکہ کو کھڑے ہوئے، رکوع میں جاتے ہوئے، سجدہ کرتے ہوئے اور تسبیح وثنا میں مشغول دیکھ سکتے ہیں۔

کچھ عاشقوں کو تو جنّت میں اپنی رہائش گاہیں اور وہاں کی نعمتیں بھی نظر آتی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے لیلۃ القدر کو زندہ کیا اور اس میں دو رکعت پڑھ لیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی، تو اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا۔ وہ اللہ کی رحمت میں غوطہ زن ہوگا۔ جبرئیل علیہ السلام اُسے اپنے پروں سے

Marfat.com

مَس کرے گا، اور جس کسی کو بھی جبریل علیہ السلام اپنے پَروں سے مَس کرے گا وہ جنّت میں داخل ہو گا۔"

اے اُمّتِ محمدی! اپنی آنکھیں کھلی رکھو، کیونکہ آج کی رات نُور کی رات ہے، جنّت کی رات ہے، اللہ کے فضل وکرم عطا کرنے کی رات ہے۔ پھر کون وہ بدنصیب ہے جو اس رات کے فائدے نہ اٹھائے؟ اس لئے اپنے اللہ کے ساتھ وہ خاص نسبت استوار کریں، وہ خاص رابطہ قائم کریں۔ وہ خصوصی وخوشگوار تعلق پیدا کریں اور وہ خاص محبت حاصل کریں جو آپ کے لئے ہر وقت موجود ہے۔

آج اللہ کا عرفان حاصل کریں اور اللہ سے بات کریں، اُس سے محبت کریں۔ اور یقیناً وہ آپ کو ایک ایسی شراب، ایسے سُرور سے آشنا کرے گا کہ جس کا تجربہ آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا ہو گا۔

آئیے! اللہ کی طرف آئیے۔ کیونکہ اللہ آپ سب کا منتظر ہے، اللہ کی رحمت، محبت اور اس کا نُور آپ سب پر برستے رہیں اس پیاری لیلۃ القدر میں اور یہ سلسلہ اگلی لیلۃ القدر تک جاری رہے۔ آمین۔

Marfat.com

ان لوگوں کے :

۱۔ جو شرابی ہیں ۔

۲۔ جو اپنے والدین کے نافرمان ہیں ۔

۳۔ جو رشتے داروں سے قطع تعلق کرتے ہیں، اور

۴۔ جو بغض کرنے والے ہیں ۔

اس خوبصورت رات میں آسمانوں کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور ہر طرف نُور کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے جو اللہ والوں کو صاف دکھائی دیتا ہے آسمانوں کے پردے اُٹھائے جاتے ہیں، اور اللہ کے عاشقین ملائکہ کو کھڑے ہوئے، رکوع میں جاتے ہوئے، سجدہ کرتے ہوئے اور تسبیح وثناء میں مشغول دیکھ سکتے ہیں۔

کچھ عاشقوں کو تو جنت میں اپنی رہائش گاہیں اور وہاں کی نعمتیں بھی نظر آتی ہیں ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے لیلۃ القدر کو زندہ کیا اور اس میں دو رکعت پڑھ لیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی، تو اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا۔ وہ اللہ کی رحمت میں غوطہ زن ہوگا۔ جبریل علیہ السلام اُسے اپنے پروں سے

Marfat.com

مَس کرے گا، اور جس کسی کو بھی جبریل علیہ السلام اپنے پَروں سے مَس کرے گا وہ جنّت میں داخل ہوگا۔"

اے اُمّتِ محمدی! اپنی آنکھیں کھلی رکھو، کیونکہ آج کی رات نُور کی رات ہے، جنّت کی رات ہے، اللہ کے فضل وکرم عطا کرنے کی رات ہے۔ پھر کون وہ بدنصیب ہے جو اس رات کے فائدے نہ اٹھائے؟ اس لئے اپنے اللہ کے ساتھ وہ خاص نسبت استوار کریں، وہ خاص رابطہ قائم کریں۔ وہ خصوصی وخوشگوار تعلق پیدا کریں اور وہ خاص محبت حاصل کریں جو آپ کے لئے ہر وقت موجود ہے۔

آج اللہ کا عرفان حاصل کریں اور اللہ سے بات کریں، اُس سے محبت کریں۔ اور یقیناً وہ آپ کو ایک ایسی شرابِ ایسے سُرور سے آشنا کرے گا کہ جس کا تجربہ آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا ہوگا۔

آئیے! اللہ کی طرف آئیے۔ کیونکہ اللہ آپ سب کا منتظر ہے، اللہ کی رحمت محبت اور اس کا نُور آپ سب پر برستے رہیں اس پیاری لیلۃ القدر میں اور یہ سلسلہ اگلی لیلۃ القدر تک جاری رہے۔ آمین۔

Marfat.com

۲۵ ستمبر ۲۰۰۹ء

باب (۷۹)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے جو تمام عاشقین کا معشوق ہے، جو رازق ہے، نُور ہے، جو مجید ہے صمد ہے، واحد ہے۔ جو تمام دلوں کی ایک ایک دھڑکن کو جانتا ہے جو دنیا کی پیدائش سے شروع ہوئی تھیں اور جو اس کے خاتمہ تک موجود ہوں گی۔

درود وسلام ہوں رحمتہ اللعالمین، معشوق کے عاشق پر جو خود تمام عاشقین کے معشوق ہیں۔

سلام، رحمت اور برکتیں آپ کے لئے اور آپ کے پیاروں کے لئے سلامتی ہو اُن سب کے لئے جو خلوصِ دل، محبت اور احترام کے ساتھ اس محفل میں موجود ہیں۔

بے شک یہ صفات آپ کو عشق اور رضا کی نئے

Marfat.com

بلندیوں تک لے جائیں گی۔ کیا کوئی ایک عاشق کو کبھی سمجھ سکتا ہے؟ کیا کوئی اس کی تشریح کر سکتا ہے کہ یہ عاشق ہے کون؟ کیا کبھی کوئی کسی عاشق کا سراپا بیان کر سکتا ہے؟

آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ سب کچھ کرنے میں مشکل کیا ہے؟ ایک عاشق وہ ہے جو کسی سے بہت محبت کرتا ہے، اس کا معشوق اس کا محبوب ہے۔ وہ کبھی بھی ایسی حرکت نہیں کرے گا جس سے اس کا محبوب ناراض ہو۔ تو یہ ہے جسے عاشق کہا جاتا ہے۔

لیکن یہ تشریح ناکافی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ عاشق کے بارے میں صرف ایک حد تک تشریح کر سکتے ہیں۔ لیکن کوئی بھی اسے مکمل طور سے سمجھ نہیں سکتا یا نہ کبھی مکمل طور سے اس کی تشریح کر سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عاشق کے دل کی گہرائی کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔ حتیٰ کہ اس کے بارے میں خود عاشق کو بھی معلوم نہیں۔

عاشق کا دل اللہ کا سِرّ یعنی بھید ہے۔ یہ دل صرف ان عاشقین کا ہوتا ہے جو اپنے اللہ اور اپنے رسول صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم اور اللہ کے ولیوں سے محبت کرتے ہیں۔ جب آپ کے دل کا رنگ تبدیل ہوتا ہے۔ وہ اللہ اور اُس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے سرور کو چکھتا ہے تو یہی وہ وقت ہوتا ہے جب آپ کے دل کی حالت بھی تبدیل ہو جاتی ہے۔

یہ بالکل اسی طرح ہے کہ جیسے آپ انگور کے ایک خوشے کو چکھتے ہیں، آپ انہیں پسند کرتے ہیں، یہ میٹھے اور مزیدار ہیں۔ اب آپ چاہیں گے کہ اس سے کچھ مزید میٹھا رس نکالیں، اس لئے آپ انہیں کچھ مزید دنوں کے لئے رکھ چھوڑیں گے۔ پھر انہیں چکھنے سے آپ ہلکا سا سرور محسوس کریں گے۔ اس کے بعد آپ انہیں زیادہ دنوں کے لئے رکھ چھوڑنے کی کوشش کریں گے تاکہ اس کے سرور میں اضافہ ہو۔

اس حد تک تو آپ صرف اس کے نشے، اس کے سرور کے بارے میں سوچیں گے۔ پھر ہر گزرنے دن کے ساتھ اس کی طلب میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ یہ ہے آپ کے عادی ہو جانے کا طریقہ۔ نشہ کو صرف چکھنے سے ہی آپ میں اس کے مزید لینے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

Marfat.com

لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس طرح کا نشہ نقصان دِہ ہوتا ہے، کیوں کہ یہ آپ کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو متاثر کرتا ہے۔ یہ آپ کے سوچنے کی صلاحیت کو تباہ کر دیتا ہے۔ اور آخر میں یہ آپ کو ایک عادی نشہ باز بنا دیتا ہے۔

عشق کے نشہ کا موازنہ کسی حد تک مذکورہ بالا نشہ سے کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ عشق کے نشہ کا اثر مکمل طور سے مختلف ہے۔ آپ اس نشہ کا پہلا قطرہ اس وقت چکھتے ہیں جب آپ کے والدین آپ کو اللہ کے بارے میں بتاتے ہیں۔ اور آپ اُسے اپنی دُعاؤں میں پکارنا شروع کرتے ہیں۔ اکثر بچّے یہی کرتے ہیں۔ وہ معصوم ہیں اور جو بھی معصوم ہوتا ہے وہ اپنے اللہ سے بآسانی بات کر سکتا ہے۔ آپ اپنی تمام حاجات کے لیئے اس پر تکیہ کرنا شروع کرتے ہیں۔ آپ اس سے بات کرتے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ آپ تنہا نہیں ہیں۔

مگر جب یہ بچّہ بڑا ہو جاتا ہے اور اپنے اطراف بہت ساری متاثر کن چیزیں دیکھتا ہے، تو وہ اُن میں زیادہ سے زیادہ ملوّث ہونا شروع ہوتا ہے۔ اب اس

Marfat.com

کا انحصار اس پر ہے کہ گھر میں مذہبی اقدار کس قدر مضبوط ہیں۔ اگر وہ دیکھتا ہے کہ اس کے والدین ہر چیز کے لئے اپنے اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں، تو وہ بھی اس کا عادی ہو جاتا ہے۔

لیکن اگر اس کے والدین اپنی ہر ضرورت کے لئے دنیا پہ تکیہ کرتے ہیں، تو پھر یقینی طور پر بچّہ یہی روش اختیار کرے گا۔ لیکن اگر بالفرض کسی کے والدین خُداترس نہیں ہیں اور انہوں نے اپنے گھرانے کو محبت الٰہی سے آشنا نہیں کیا ہے، تو تب بھی اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ شخص حقیقت سے دور ہی رہے گا۔

یہ اللہ کی مرضی ہے، یہ صرف اللہ کی رضا ہے کہ کون شخص اس کی راہ کا مسافر بنے۔ ایسے بہت سے لوگ ہیں جن کے والدین مشرک تھے لیکن وہ خود ولی بن گئے۔ اور کئی پارساؤں کے بچّے گمراہ ہو گئے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی اس کی طلب نہ کرے، یا وہ کوشش نہ کرے۔ اس لئے کہ اپنے رب کے لئے ایک انسان کی طلب کبھی ضائع نہیں جاتی۔

جب آپ خلوصِ دل سے طلب کرتے ہیں، تو

Marfat.com

دراصل یہی وہ وقت ہے کہ جب آپ کو ایک بار پھر اُس نشہ کے کچھ اور قطرے دیئے جاتے ہیں جسے نشۂ عشق کہا جاتا ہے۔ یہ نشہ ہمیشہ قطرہ قطرہ دیا جاتا ہے، نہایت آہستگی اور خاموشی سے۔ اس کے کئی طریقے ہیں جن سے آپ کو آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ کو کچھ قطرے عطا ہوئے ہیں، خاص طور سے جب آپ اپنے اللہ کا نام پُکارتے ہیں اور آپ کے دل میں خوشی کی لہر اُٹھتی ہے اور آپ کو اچھا لگتا ہے۔

دھیرے دھیرے جب آپ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیں گے، تو تب بھی آپ کو ٹھنڈک اور سکون کا احساس آنا شروع ہو گا یعنی جب آپ یہ ذکر کریں گے یا اُن کے بارے میں زیادہ جاننا چاہیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے نشۂ حق کے قطروں میں اضافہ ہو رہا ہے، خاص طور سے جس وقت عشقِ مصطفٰے آپ کے دل میں چھید رہا ہو۔

اب آپ ان دو قسم کی محفلوں کے اثرات کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ ایک وہ جس کا تعلق دنیا سے ہے، جس میں آپ دُنیا پہ گفتگو کرتے ہیں، اور آپ دُنیا

Marfat.com

داروں میں سے ایک ہیں۔ آپ ایسی محفل سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں لیکن یہ لطف سطحی ہوتا ہے، یہ آپ کے دل کی گہرائیوں تک داخل نہیں ہوتا۔

دوسری قسم کی محفلیں ذکر اللہ اور ذکرِ رسول والی ہوتی ہیں۔ یہ محفلیں مخصوص ہوتی ہیں۔ یہ دراصل وہ جگہیں ہیں جن میں بلا قیمت نشۂ حق سب پر برسایا جاتا ہے۔ اب اس کا انحصار ہر ایک کے دل کی حالت پر ہے کہ اس کا اثر اس پر کیسا ہوتا ہے۔

یہ نشہ دنیاوی شراب سے یکسر مختلف ہے۔ شرابِ عشق اللہ اور عشقِ محمدی سے نشہ نو طاری ہوتا ہے، لیکن اس کے اثرات اتنے گہرے اور چیر دینے والے ہوتے ہیں کہ آدمی کا دل اس کے ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔

میں خانہ بدوش، ہیں گھٹائیں ساقی
پیمانہ فروش، فضائیں ساقی
ایک جام پلا کے مست کر دے مجھ کو
نہ رات گزرے، بے ہوش ہیں ہوائیں ساقی

ان محفلوں میں یہ نشہ زیادہ بڑھ جاتا ہے، کیوں کہ

Marfat.com

حاضرین محفل پر شرابِ حق مسلسل برسائی جاتی ہے۔ اس شراب کا ایک اثر یہ ہے کہ یہ اُن رُوحانی دلوں کو کھولنا شروع کرتی ہے جو یہاں موجود ہیں۔

خواہ کوئی شخص اس نعمت کے بارے میں نہیں جانتا ہو لیکن اگر وہ اس محفل میں بار بار لوٹ کر آتا ہے، تو یہ دل کی کشادگی کی ایک نشانی ہے۔ ایک بار جو روحانی دل کھُل جائے، تو پھر ایسا دل سارے جہانوں کو جذب کر سکتا ہے۔ ایسے دل کا مالک دنیا کو ایک مختلف آئینہ میں دیکھنا شروع کرتا ہے۔

اس آئینہ میں تمام دُنیاوی خواہشات کو بدنما داغوں کی صورت میں دکھایا جاتا ہے، جو بے معنی ہیں، دنیا کے تمام رنگ کالے اور سفید میں بدل جاتے ہیں۔ جو کسی طور دل کش نہیں ہیں۔

جیسے ہی دل یہ فیصلہ کرتا ہے کہ دنیا اتنی خوبصورت نہیں جتنی کہ دکھائی دیتی ہے، تو پھر یہی دل حُسنِ حقیقی کے لئے تڑپنا شروع کرتا ہے۔ اصل دائمی رنگوں کے لئے۔ اور بے شک یہ رنگ صرف اس صورت میں دکھائی دیں گے جب آپ دُنیا کے تمام رنگوں کو دل سے

Marfat.com

سے نکال دیتے ہیں۔

یہ اصلی رنگ اللہ کے رنگ ہیں، جنہیں اللہ صرف اپنے عاشقوں کو عطا کرتا ہے۔ یعنی اُن خاص لوگوں کو جن کے دل آئینہ نما ہوتے ہیں، ایسے آئینے جنہوں نے حق کو جذب کرنا سیکھ لیا ہو۔

دیکھ یہ شعلۂ محبت ہے،
جل کے بجھتا ہے، بجھ کے جلتا ہے
کیسے ہر آرزوئے ہستی کو
مسکراتے ہوئے نگلتا ہے۔

آج ہم ایک ایسے ہی خوبصورت دل کے بارے میں گفتگو کرنے جارہے ہیں۔ ایک ایسے دل کے بارے میں جو دنیا کی جملہ آلودگیوں سے صاف وشفاف تھا، اور جس میں اس کے رب کے خوشنما رنگ سمائے ہوئے تھے۔

یہ دل وہ آئینہ تھا، جس نے اپنا عکس تمام چشتی دلوں پر منعکس کر دیا ہے۔ یہ عکس آج تک منعکس ہو رہا ہے۔ اور رنگِ الٰہی اور رنگِ محمدی کو ابد تک منعکس کرتا رہے گا۔

Marfat.com

حضرت عثمان رحمتہ اللہ علیہ، ہارون نامی قصبہ میں پیدا ہوئے جو عراق کے شہر نیشاپور کے قریب ہے آپ کی کنیت ابوالنور تھی۔ اور آپ حافظ قرآن تھے۔ آپ دن رات میں دو بار قرآن ختم کرتے تھے۔

حضرت عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ علوم ظاہری اور علوم باطنی سے بخوبی واقف تھے، اور آپ صاحب وجد و سماع تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے چار خلفاء تھے۔ یعنی حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ حضرت سید محمد ترک نارنولی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت شیخ سعدی سینوچی رحمتہ اللہ علیہ اور شیخ نجم الدین صغریٰ رحمتہ اللہ علیہ۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دل پسند مرید اور خلیفہ حضرت معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ نے طریقت کے راز و اسرار معلوم کر لئے تھے اور نور کا وہ سمندر بن گئے تھے جس نے کئی دوسرے پیاسوں کی پیاس کو بجھایا۔ ایک بار حضرت معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ اپنے مرشد کے ہمراہ کسی سفر میں تھے۔

جب وہ ایک دریا پر پہنچے، تو حضرت عثمان

Marfat.com

ہارونی رحمتہ اللہ علیہ نے اُن سے فرمایا کہ وہ اپنی آنکھیں بند کریں۔ پھر کچھ دیر بعد اُن سے آنکھیں کھولنے کو کہا۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ دریا کے اُس پار تھے۔ جب انہوں نے اپنے مُرشد، حضرت عثمان ہارونی رحمتہ اللہ سے اس کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے جواب دیا کہ "یہ سُورۂ فاتحہ کو پانچ بار پڑھنے کی برکت ہے۔

ایک اور واقعہ بھی ہے۔ جس سے اِس بُزرگِ کامل کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہا کہ اس کا بیٹا گزشتہ چالیس روز سے لاپتہ ہے۔ خدارا دُعا فرمائیے تاکہ وہ ہمیں مل جائے۔ حضرت صاحب مراقبہ میں چلے گئے اور ہر ایک سے فرمایا کہ وہ اس شخص کے لئے سُورۂ فاتحہ پڑھے۔

پھر آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ وہ چلا جائے' اس کا بیٹا واپس آجائے گا۔ کچھ دیر کے بعد وہ شخص اپنے بیٹے کے ہمراہ خوشی خوشی واپس آیا اور کہنے لگا کہ "میرے بیٹے نے مجھے بتایا کہ اُسے جنّات نے ایک

Marfat.com

جزیرہ پر قید کر رکھا تھا، جو مہیبت دریا کے قریب ہے۔ اُسے طوق اور بیڑیاں پہنائی گئی تھیں۔

مگر آج ایک شخص وہاں آئے، جو بالکل آپ (حضرت عثمان) کی طرح تھے۔ اور جونہی وہ شخص آئے، تو سارے طوق اور بیڑیاں کھل گئیں۔ پھر اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے گھر لے آئے۔"

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد کی ایک اور کرامت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "میرے پڑوس میں میرے مُرشد کا ایک خادم رہا کرتا تھا، جس کا انتقال ہوگیا۔ جب اُسے دفنایا جا چُکا، تو خواجہ صاحب سب لوگوں کے چلے جانے کے بعد بھی اُس کی قبر پہ کھڑے رہے۔

پھر آپ نے دیکھا کہ عذاب کے فرشتے اُس خادم کو عذاب دے رہے ہیں۔ عین اسی وقت حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تشریف لائے اور فرشتوں سے کہا کہ اسے عذاب دینا بند کر دیں کیوں کہ یہ خادم اُن کا مُرید ہے۔ فرشتوں نے جواب دیا کہ عذاب اس لئے دیا جا رہا ہے کہ یہ مرید آپ کے خلاف تھا۔

Marfat.com

لیکن اُس کے جواب میں اللہ کے عاشق نے فرمایا: "چاہے کچھ بھی ہو، آخر اُسے مجھ سے نسبت تو ہے۔ اگر یہ میرے دامن سے وابستہ ہے اور اسے عذاب ہو، تو مجھے شرم آتی ہے"۔ اس کے بعد اس خادم کا عذاب ختم ہوا اور اللہ نے اسے بخش دیا۔

یہی وجہ ہے کہ اولیاء اللہ سے نسبت ضروری ہے۔ جب وہ کسی کی شفاعت چاہتے ہیں، تو اللہ کو حیا آتی ہے اور وہ کبھی انہیں نہ نہیں کہے گا"۔

حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مُرشد کا ایک اور خوبصورت واقعہ یوں ہے کہ ایک بار حضرت عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ ایک آتش کدہ کے پاس سے گزر رہے تھے۔ آپ نے آتش پرست سے کہا کہ وہ صرف خدائے وحدہٗ لاشریک کو سجدہ کرے جو آگ کا خالق ہے۔ پروہت نے جواب دیا "یہ آگ ہمارے لئے مقدس ہے"۔ حضرت صاحب نے فرمایا "کیا یہ آگ آپ کو نہیں جلاتی"؟ پروہت نے جواب دیا "کیوں نہیں؟ کیا یہ آگ کی صفت نہیں ہے"؟

Marfat.com

یہ سنتے ہی حضرت عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ نے قریب ہی کھڑے پروہت کے بچے کو اُٹھایا اور اس کے ساتھ آگ میں کود پڑے۔ آپ گھنٹے دو گھنٹے کے لئے آگ میں رُکے رہے۔ اس دوران وہاں کئی کفّار جمع ہو گئے۔ وہ سب یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے جب حضرت عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ پروہت کے بچّے کے ساتھ آگ سے باہر تشریف لائے۔

پروہت کے بچّے نے ہر ایک کو بتایا کہ جب ہم نے آگ میں چھلانگ لگائی تو درحقیقت ہم ایک باغ میں داخل ہو گئے تھے، اور یہ چند گھنٹے اسی باغ میں گزارے تھے۔" یہ سن کر وہ مشرکین مسلمان ہو گئے اور پکار اُٹھے " لا الہ الّا اللہ"۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ اُن کی ملاقات حضرت عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ سے بغداد کی مسجدِ جنید بغدادی میں ہوئی۔ وہاں کئی اور مشائخ بھی تھے جن کی موجودگی میں مجھ سے دو رکعت پڑھنے کے لئے کہا۔ پھر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مجھ سے کہا کہ قبلہ رو بیٹھ کر سورۂ بقرہ اور اکیس بار

Marfat.com

درود شریف پڑھوں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ "چلئے اللہ تعالیٰ کے پاس چلتے ہیں"۔

پھر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ایک قینچی اُٹھائی اور میرے سر کے بال کاٹ دیئے اور مجھے ایک چہار ترکی ٹوپی اور ایک گودڑی عنایت کی۔ پھر آپ نے مجھے ایک دن اور ایک رات کے مجاہدے کا حکم دیا۔

دوسرے دن آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے سو بار سُورۂ اخلاص پڑھنے کے لئے کہا۔ اور پھر مجھ سے اوپر دیکھنے کے لئے کہا۔ جب میں نے نظر اُوپر اٹھائی تو آپ نے مجھ سے پوچھا کہ "تم کیا دیکھ سکتے ہو؟" اس پر میں نے جواباً عرض کیا "میں عرشِ عظیم تک دیکھ سکتا ہوں"۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا "اب نیچے دیکھو"۔ اور ساتھ ہی پوچھا "کیا دیکھ سکتے ہو؟" اس پر میں نے جواب دیا "میں تحت الثریٰ تک دیکھ سکتا ہوں"۔

اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مجھ سے ایک بار پھر سو مرتبہ سُورۂ اخلاص پڑھنے کو کہا۔ اور پھر مجھے اوپر دیکھنے کا حکم دیا اور پوچھا "اب کہاں تک دیکھ

Marfat.com

سکتے ہو؟" میں نے جواب دیا" حجابِ عظمت تک"۔

پھر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے آنکھیں بند کرنے اور دوبارہ کھولنے کا حکم دیا۔ پھر اپنی دو اُنگلیاں دکھا کر پوچھا" ان کے درمیان کیا دیکھ سکتے ہو؟" میں نے جواب دیا" اٹھارہ ہزار عالم"۔ اس پر آپ نے فرمایا" اب تم جا سکتے ہو' تمہارا کام مکمل ہوا"

مُرشد اور مُرید دونوں کچھ عرصہ تک ساتھ رہے' اور اس دوران بہت سارے سفر بھی ایک ساتھ کئے۔ حضرت عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کی یہی نایاب صحبت تھی جس نے ہر اُس شخص کو ہیرا بنا دیا جو اُن کے قریب آیا۔

یہ ہے اللہ کے عاشقوں کی شان۔ یہ اُن کے نُوری شعلے ہیں جو باقی لوگوں کے دلوں کو منور کرتے ہیں۔ یہ خود چمکتے ہیں اور دوسروں کو بھی چمکاتے ہیں۔ یہ خود پیتے ہیں اور اپنا جامِ عشق اوروں کو بھی پلاتے ہیں۔ یہ بلاشبہ ایک مسلسل نشۂ حق میں ہیں، اور ہر ایک کو اسی نشہ کی برستی برسات میں کھینچتے ہیں۔

اللہ کے اولیاء کے قصے پڑھئے، اللہ کے عاشقوں

Marfat.com

کے قصّے، اس لئے کہ اللہ کے ولی کبھی نہیں مرتے۔ جب وہ یہاں سے رُخصت ہوتے ہیں، تو اُن کی خوشبو یہاں رہِ کر دُنیا کو رہنے کے لئے ایک بہت بہتر جگہ بناتی ہے۔

میری دُعا ہے کہ اللہ اور اُس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر دم آپ کے ساتھ ہو۔ تاکہ آپ میں اُن کو پانے کی طلب برقرار رہے۔

آمین!

Marfat.com

۲۔ اکتوبر ۲۰۰۹ء

باب (۸۰)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے جو تمام جہانوں کا مالک ہے، جو اُن سب کا رب ہے جو نُور ہیں اور اُن سب کا رب ہے جو تاریکی ہیں۔ جو ستّر ہزار پردوں میں پوشیدہ ہے، لیکن پھر بھی مومن کے اتنے قریب ہے جتنا کہ اس کی شہ رگ۔

درود و سلام اس معصوم دل پر جو نرم و گداز اور عشق سے لبالب ہے۔ وہ عشق جو انہیں اللہ کا عطا کردہ ہے، جو بڑی فراخدلی سے اُن کی اُمّت پر نچھاور کی جا رہی ہے۔

محبت و سلام آپ کے لئے اور آپ کے گھرانوں کے لئے۔ سلامتی اور برکتیں اُن سب کے لئے جو اللہ کے عبد اور غلامانِ مصطفےٰ ہیں۔

ماہِ رمضان رخصت ہوا۔ روزہ رکھنے اور اللہ کو

Marfat.com

یاد کرنے کا مہینہ، اور پنجتن پاک کو بھی یاد کرنے کا مہینہ۔ اس ماہِ مبارک کا ایک اور بھی خوبصورت اہمیت ہے، یعنی جنگِ بدر۔ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان پہلی جنگ۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہوئی تھی۔

یہ جنگ ایک زندہ ثبوت تھی اور ہے کہ کس طرح اللہ اپنے مومنین اور اپنے دوستوں کے لئے اپنی رحمتیں نازل کرتا ہے، اور یہ کہ کس طرح حق ہمیشہ باطل پر غالب آتا ہے۔

اپنی حیاتِ مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی سختیوں سے گزرنا پڑا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا گھر، اپنا شہر مکہ مکرمہ چھوڑ کر اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ مدینہ شریف جانا پڑا۔ یعنی باوفا دوستوں کا شہر۔ یہ دوران سب کے لئے مشکلات کا دور تھا، جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔

مسلمانوں نے اپنے خاندان چھوڑ دیئے تھے۔ اگر بیٹے نے عقیدۂ حق کو قبول کیا، تو اس نے اپنے باپ سے تعلق ختم کیا۔ اور اگر کوئی بیوی اپنا مذہب چھوڑ کر

Marfat.com

دائرہ اسلام میں داخل ہوئی، تو وہ اپنے خاوند اور اس کے خاندان کو چھوڑ دیتی اگر وہ مشرک ہوتے۔

ان مسلمانوں کو اپنے خاندانوں، اپنے رشتہ داروں اپنے گھروں کو اور سب کچھ کو اپنے پیارے رسول کے لئے چھوڑنا پڑتا تھا۔ اُن کی جگہ اگر آپ ہوتے، تو آپ کو احساس ہوتا کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے یہ کتنا مشکل وقت ہوا ہوگا۔

آپ محبت کی اس نوعیت کا بھی ادراک کر سکتے ہیں جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی۔ اُس محبت کی شدّت اس قدر زبردست تھی کہ وہ روئے زمین پر موجود تمام محبتوں پر غالب تھی۔ اپنے رسول کے لئے صحابہ کرام کی محبت کا مقابلہ کسی بھی دوسری محبت سے نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بے انتہا شدّت والی محبت تھی۔

وقت کے ساتھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے آشنا ہوتے گئے۔ لیکن ان کی محبت صحابہ کرام کی محبت کی شدّت کا بھی مقابلہ نہ کر سکی۔

جیسے جیسے وقت کا خاتمہ قریب تر ہوتا جائے گا،

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت کا احساس پہلے سے شدید تر ہوتا جائے گا۔ ایسے کافی لوگ ہوں گے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حالتِ بیداری میں کریں گے۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح بات چیت کریں گے جیسے وہ اپنے کسی قریبی دوست سے بات کر رہے ہوں۔

کچھ لوگوں کے لئے یہ رابطہ ہر وقت قائم رہے گا۔ یہ وہ وقت ہوگا جب روحانیت عام ہو جائے گی۔ حتیٰ کہ چھوٹے بچے بھی غیب کو محسوس کریں گے اور دیکھیں گے۔ یعنی وہ بھی روحانی دنیا کا مشاہدہ کریں گے۔

اسی دوران میں لوگوں کا ایک گروہ پیدا ہوگا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی ساتھی ہوں گے۔ اُن میں سے کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان والے ہو سکتے ہوں گے۔ ان لوگوں کی محبت میں وہی شدت ہوگی جو صحابہ کرام کی محبت کا خاصہ تھا۔ یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حق کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے میں پس و پیش نہیں کریں گے۔

وقت کے خاتمے کی ڈوری ٹوٹ چکی ہے۔ اور

Marfat.com

دانے بکھرنا شروع ہو گئے ہیں۔ اپنے گرد و پیش پر نظر دوڑائیں۔ کیا اب بھی اس پہ آپ کو شک ہے کہ یہ وقت کا خاتمہ ہے؟ آپ کو اس پر حیرت ہو گی کہ وقت کس طرح اُڑا جا رہا ہے۔ دن اب آدھے وقت میں ختم ہو رہے ہیں۔

آپ کا دن اب بھی چوبیس ۲۴ گھنٹوں کا ہے لیکن یہ ۲۴ لمحوں میں ختم ہو رہا ہے۔ وقت کے خاتمے کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ جب کوئی بھی ایسا شخص نہیں رہے گا جو وقت کی تیز رفتاری کو مات دے سکے۔ بدنظمی اور افراتفری اتنی زیادہ ہو گی کہ ہر شخص فقط اپنی بقا کے بارے میں سوچے گا۔

حکمران ایسے ہوں گے جو انسان کہلانے کے قابل نہ ہوں گے۔ بس جنگل کا قانون ہو گا۔ یعنی "جس کی لاٹھی اُس کی بھینس" والا معاملہ ہو گا۔ جب غریب غریب تر اور امیر، امیر تر ہو جائیں گے۔ جب ہر طرف فتنے کھڑے ہوں گے اور لوگ اندھے ہو کر ان فتنوں کا پیچھا کریں گے، اور اپنے پیاروں کو اس افراتفری میں چھوڑ جائیں گے۔ جب انسانی خون کسی مویشی کے خون سے ارزاں تر

Marfat.com

ہو گا۔ اور جب ہر ایک یہ چاہے گا کہ کوئی آئے اور انہیں اس تاریکی سے باہر نکالے۔

لوگ اللہ کی طرف سے وعدہ کردہ مدد کا ایک ایک دن گن کر انتظار کریں گے، اور یہ مدد تمام مومنوں کے لئے آئے گی۔ وقت بہت سخت ہے اور دن گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ سخت تر ہوتا جائے گا۔ آپ کے ملک کے باشندے رہنے کے لئے دوسرے محفوظ تر مقامات کی طرف بھاگیں گے۔ لیکن مسلمان جہاں کہیں بھی جائیں گے ان کے لئے وہاں ہر قسم کی سختیاں ہوں گی۔

مسلمانوں کے لئے مسلمان ہونا مشکل سے مشکل تر ہوتا جائے گا۔ کچھ کمزور دل اور کمزور ایمان والے آسانی سے غیر مسلموں کے ساتھ گھل مل جانا شروع کر دیں گے، اور اس طرح اپنا ایمان کھو بیٹھیں گے۔ سچے مومنین کی تعداد نہایت قلیل رہ جائے گی۔ مگر سچے مومنین کا ایمان اتنا مضبوط ہو گا جتنا کہ ایمانِ محمدی ہے، جو ایک پہاڑ کی طرح ہلایا نہیں جا سکتا۔

وقت بڑی تیزی سے ختم ہو رہا ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب آپ میں سے ہر ایک کو اپنے ایمان کی

Marfat.com

اس طرح حفاظت کرنی چاہیئے گویا آپ اپنے قیمتی زیورات کی حفاظت کر رہے ہوں۔ یہ اس لیئے ضروری ہے کہ تاریکی اس نگینے کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔

ابلیس کی سرگرمیاں اس وقت اپنے عروج پر ہیں۔ وہ سازشیں تیار کرنے اور ہر اُس انسان کو تباہ کرنے میں مصروف ہے، جس پر اُس کا بس چلتا ہے۔ انتشار کا دور شروع ہو چکا ہے اور دجّال کی آمد کی نشانیاں تقریباً مکمل ہو چکی ہیں۔ آپ کو ہر روز اور ہر جمعہ کو سورہ کہف کی تلاوت کرنی چاہیئے۔ ہم اپنی محفل میں بھی اس سورہ کی پہلی دس آیات کی تلاوت کریں گے، کیوں کہ یہ دجّال کے خلاف ایک بڑی حفاظتی حصار ہے۔

جو کوئی بھی اس سورہ کہف کو پڑھے گا یا اُسے سُنے گا، وہ دجّال کی نظر بد اور اس کے پھندے سے محفوظ رہے گا۔ اب دن بہت قریب ہیں۔ آپ میں سے کچھ اس کو نہ دیکھ سکتے ہوں، لیکن اکثر لوگ اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی پیش گوئیوں کو۔ ایک ایک پیش

Marfat.com

گوئی کو دیکھ لیں گے، جو بس اُن چند سالوں میں پوری ہوں گی۔

ساری دُنیا اُن چند دولت مند اور طاقت ور لوگوں کے پنجوں میں جکڑی ہوئی ہے، جو خود پسِ پردہ چھُپے ہوئے ہیں۔ آج کل دُنیا جس صورتِ حال سے دوچار ہے، اس کی منصوبہ بندی ابلیس اور اس کے ماننے والوں نے صدیوں پہلے کی تھی۔ ایک ایک واقعہ کو بڑی احتیاط سے ترتیب دے کر اُسے رونما ہونے دیا گیا ہے۔

یہ وہ وقت ہے کہ جب ابلیس کے پیروکار اس بات پر خوشیاں منا رہے ہیں کہ دنیا ان کی اُنگلیوں پر ناچ رہی ہے۔ لیکن ابلیس لعین خوب اچھی طرح جانتا ہے کہ آخر میں کس کی جیت ہوگی۔ اس کی نظر مسلسل گھڑی پر لگی ہوئی ہے۔

وہ جانتا ہے کہ وقت تیزی سے حرکت میں ہے۔ اس قدر تیز کہ یہ اس کی راحت کے لئے بہت زیادہ تیز ہے۔ وہ جانتا ہے کہ طبلِ جنگ بج چکا ہے۔ وہ جنگ جو آخری ہوگی۔ جنگ کا میدان تو اس وقت

Marfat.com

تیار کیا گیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیغام حق کے ساتھ تشریف لائے اور اس سے پورے جہاں کو منور فرمایا۔

یہ وہ وقت تھا جب وقت کے خاتمے کی پہلی نشانی سچ ثابت ہوئی۔ فوجیں میدانِ جنگ میں اُتر چکی ہیں: باطل کی فوج اپنی شان و دبدبے کے ساتھ لاکھوں فوجیوں پر مشتمل اپنی رقص و شراب کی محفلوں کے ساتھ، اپنی تکبّر، ظلم اور رعونت کے ساتھ۔

باطل کی یہ فوج پہلے میدان میں داخل ہوگی، جس طرح بدر کے دن کفار بدر کے میدان میں داخل ہوئے تھے، اپنی اس وقت کی ایک ہزار فوج کے ساتھ، بڑے کرّوفر کے ساتھ، بڑی شان و شوکت کے ساتھ، یہ سوچ کر کہ انہیں کوئی شکست نہیں دے سکتا۔

آج کے باطل کی فوجیں بالکل اسی طرح کر رہی ہیں' اور اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ انہیں کوئی نہیں روک سکتا۔ اور وہ بہت جلد دنیا کو فتح کر لیں گے۔ ان باطلوں کا حافظہ کتنا کمزور ہے۔ کیا یہ بدر کا سبق بھول گئے، جو اُن کے اللہ نے اُن کو سکھایا تھا؟ کیا وہ بھول گئے کہ

Marfat.com

مسلمانوں کی تعداد صرف ۳۱۳ تھی، ایک ہزار کفّار کے مقابلہ میں۔

اور اس وقت ان کے پاس کیا ہتھیار تھے ؟ ایک گھوڑا، ستّر اسّی اونٹ، ٹوٹے ہوئے کمان، کُند نیزے اور پُرانی تلواریں۔ جب کہ اس کے مقابلہ میں کفّار کے پاس ایک سو عربی گھوڑے، چھ سو اونٹ اور فوج کے لئے کھانے پینے کے سامان سے لدے دیگر جانور۔ کفار کی ضیافت کیلئے روزانہ نو، دس اونٹ ذبح کئے جاتے تھے۔ ہر رات رقاصائیں ایسے گیت گاتیں کہ مسلمانوں کے خلاف اُن کا غصّہ اور غیض و غضب بڑھ جائے۔

دوسری جانب مسلمانوں کے پاس جذبۂ ایمانی اور اپنے رب اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اظہارِ محبت تھا۔ وہ مصطفوی درویش تھے جو کبھی خوف زدہ نہیں ہوتے اور اُن میں کسی بھی وقت جرأت و ہمت کی کمی نہیں ہوتی۔

اُن کے آقائے مُرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ہمراہ تھے اور یہی اُن کے لئے کافی تھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ "بدر والے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ وقت

Marfat.com

ایک ٹیلہ پر رہے، جہاں سے آپ لڑائی کی نگرانی اور اسے کنٹرول فرماتے رہے (آگے فرمایا کہ) جب لڑائی شروع ہوئی تو میں تھوڑی دیر میں عریش یعنی اُس مقام کی طرف گیا جہاں نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ سجدہ میں ہیں اور فرما رہے ہیں "یا حَیُّ یا قیّومُ، یا حَیُّ یا قیّومُ۔" میں کئی بار اس مقام پر گیا اور ہر بار رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی حالتِ سجدہ میں پایا۔

لڑائی شروع ہونے سے ایک رات قبل جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کُفّار کی تعداد کے مقابلہ میں مسلمانوں کی قلیل تعداد دیکھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی کہ "اے اللہ! میں تجھے اُس عہد اور وعدے کا واسطہ دیتا ہوں جو تُو نے میرے ساتھ کیا ہے۔ اے اللہ! اگر تُو اُسے پُورا نہیں کرے گا، تو پھر تا ابد تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔"

اس دُعا کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرۂ انور اپنے سب سے پیارے صحابی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف موڑتے ہوئے فرمایا "گویا میں

Marfat.com

کُفّار کی قتل گاہیں دیکھ رہا ہوں جہاں وہ کل گرے پڑے ہوں گے۔"

یہ دُعا جو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کی تھی، یہی دعا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمان، یعنی وقت کے خاتمہ کی جنگ کے لئے بھی کی تھی۔ وہ جنگ بھی بدر کے مانند ہوگی۔ جس میں مسلمانوں کی تعداد بہت قلیل ہوگی، شاید ۳۱۳ ہو، یا ہو سکتا ہے کہ کچھ زیادہ یا کچھ کم ہو۔ لیکن اللہ کا وعدہ جو اس دُعا میں مذکور ہے، اس کا اطلاق وقت کے خاتمہ کی جنگ پر بھی ہوگا۔

وہ آیتیں جو اللہ کے رسُول، اللہ کے سُرورنے بدر میں تلاوت فرمائیں، وہ آخری جنگ کے لئے بھی ویسی ہی سچّی ہیں۔

"عنقریب پسپا ہوگی یہ جماعت اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے گی، بلکہ ان کے وعدے کا وقت روزِ قیامت ہے اور قیامت بڑی خوفناک اور تلخ ہے۔ (القمر ۴۵-۴۶)

بدر کے دن وہ وقت تھا کہ جب تقریباً ایک

Marfat.com

ہزار فرشتے آسمان سے اُترے، جنّتی گھوڑوں پر سوار، تلواروں سے مکمل طور پر لیس، جو عرش کی بنی ہوئی تھیں۔ یہ فرشتے صف بہ صف اُترے اور دشمن کو ایک تنگ دائرے میں گھیر لیا۔

اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے صدیق! جبریل زرد رنگ کا عمامہ باندھے، گھوڑے کی باگ پکڑے آسمان وزمین کے درمیان سب سے آگے کھڑے ہیں۔ پھر وہ نیچے اُترے اور ایک ساعت بعد غائب ہو گئے، پھر ظاہر ہوئے۔ اس وقت اُن کے پاؤں پر گرد جمی ہوئی تھی اور مجھ سے عرض کی "جس وقت آپ نے اپنے رب کو پکارا، تو اللہ تعالیٰ کی نصرت آپ کے پاس آگئی۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں اشکوں سے بھیگ گئیں اور آپ کا سینۂ مبارک ہچکیوں سے ہلنے لگا۔ عین اسی وقت آپ پر یہ آیت نازل ہوئی۔

"(یاد کرو) جب اے محبوب، تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، تم مسلمانوں کو ثابت قدم رکھو۔

Marfat.com

عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت
ڈالوں گا، تو کافروں کی گردنوں کے اوپر مارو
اور اُن کی ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ۔"
(سورۂ انفال: ۱۲)

اور پھر سورۂ آل عمران میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور بے شک بدر میں تمہاری مدد کی،
جب تم بالکل بے سروسامان تھے، تو اللہ
سے ڈرو، تاکہ تم شکر گزار ہو۔ جب اے
محبوب، تم مسلمانوں سے فرماتے تھے، کیا
تمہیں کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد
کرے، تین ہزار فرشتے اُتار کر۔ ہاں،
کیوں نہیں، اگر تم صبر و تقویٰ کرو، اور
کافر اسی دم تم پر آن پڑے، تو تمہارا رب
تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے
بھیجے گا۔ اور یہ فتح اللہ نے نہ کی مگر تمہاری
خوشی کے لئے، اور اسی لئے کہ اس سے
تمہارے دلوں کو چین ملے، اور مدد نہیں،
مگر اللہ غالب حکمت والے کے پاس

Marfat.com

سے"۔ (آلِ عمران ۱۲۶-۱۲۳)

اور یہ وعدہ تمام مسلمانوں، تمام مومنین پر سچ ہے۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے کہ آپ اس آخری جنگ میں تنہا نہیں ہوں گے۔ وہ جنگ جھوٹ کو سچ سے الگ کرے گی اور باطل کو حق سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اس جنگ میں رُوحانی طور سے کمان فرمائیں گے۔ اس میں مدد کے لئے روحانی مخلوق، اللہ کے فرشتے، اللہ کے اولیاء، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور کئی دوسرے بھی شامل ہوں گے۔

یہ آخری جنگ وقت کے خاتمہ کی جنگ ایک اور بدر کی طرح ہوگی۔ جس میں اللہ کے ۳۱۳ سپاہی، ہو سکتا ہے کچھ کم یا کچھ زیادہ، اس دنیا کے ہوں گے، اور ہزاروں اور لاکھوں آسمان والے ہوں گے۔

ابلیس اپنی منصوبہ بندیوں میں مصروف ہے۔ ہر روز کوئی نہ کوئی نئی چال، ایک نئی کامیابی اس کے لئے ہے وہ اور اس کے دوست اس کی ظاہری کامیابی پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ یاد رکھیئے، اللہ کو روز منصوبہ بنانے کی ضرورت نہیں۔ اس کو اپنے دشمن پر غلبہ پانے کے

Marfat.com

لئے نئی چالوں کے بارے میں سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے تو بس ایک ہی بار منصوبہ بنانا تھا۔ اللہ نے دنیا بنانے سے پہلے ہی منصوبہ بندی کی تھی۔ اللہ کی فوج، اللہ کے سپاہی وہ لوگ ہیں، جن کے دلوں میں ان کا اللہ بستا ہے۔ وہی لوگ جنگ لڑیں گے۔ ان کے لئے کوئی خوف یعنی دشمن کا خوف نہیں ہوگا۔ یہی وہ لوگ ہوں گے جو موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مقابلہ کریں گے، یہی وہ لوگ ہوں گے جنہیں صحابہ کا رُتبہ عطا ہوگا، یعنی وقت کے خاتمہ کے صحابہ۔

اللہ نے ان کا نام اہلِ بدر رکھا۔ یعنی زمان کے خاتمے کے اہلِ بدر۔ آیئے، ماضی کے اہلِ بدر اور مستقبل کے اہلِ بدر کی ثناء ان الفاظ میں کریں۔ اللہ کی رحمتیں ہوں رہنما پر، نبئ پاک یعنی سکھانے والے پر۔ یوم حساب میں بنی آدم کی شفاعت کرنے والے پر۔ اعلیٰ ترین مالک کی طرف سے آنے والی ٹھنڈی ہوائیں، طٰہٰ، یعنی نبئ پاک کے صحابہ پر چلتی رہیں، خاص طور سے اہلِ بدر پر، جو سب سے بہترین ہیں۔ ظاہری برتری میں سب سے اعلیٰ و ارفع ہیں۔

Marfat.com

یہ وہ پاک باز ہیں، رہنما ہیں، جنہوں نے نبئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی ذات کو وقف کر رکھا ہے۔ عظمت و بڑائی اللہ کے لئے ہے جس نے انہیں تہمت سے بری کر دیا اور ان کو شان و شوکت کی بے مثال بلندیاں عطا کر دیں۔ انہیں خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ وسلّم کی صحبت کے صدقے کمالِ عزت و احترام نصیب ہوئی۔

ہمیں اُمید ہے کہ اللہ انہیں ضرر و نقصان سے بچائے گا۔ میری دُعا ہے کہ اللہ مصیبت زدہ دلوں کی تمنّائیں پوری کر دے۔ اللہ ماضی کے اہلِ بدر اور مستقبل کے اہلِ بدر پر اپنی رحمتیں برسائے۔

اللہ کی محبت اور رحمتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت آپ سب کے شاملِ حال رہیں، ہمیشہ کے لئے۔ آمین!

Marfat.com

۹ اکتوبر ۲۰۰۹ء

باب (۸۱)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ وہ واحد و یکتا ہے جس کو سجدہ کرنا روا ہے۔

درود و سلام، اللہ کی رحمت، اللہ کی برکت اور اللہ کی عطا کے لئے۔ وہ جن پر اللہ کی سب سے زیادہ رحمت ہے اور جن سے اللہ سب سے زیادہ محبت کرتا ہے۔

سلام، رحمت اور برکتیں آپ پر اور آپ کے گھر والوں پر اور آپ کے پیاروں پر۔ سلامتی ہو ان سب پر جو یہاں موجود ہیں۔ ان پر جو اپنے مُرشد کا دامن مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں اور جو اس مقدس رشتے کا احترام کرتے ہیں اور اس پر نازاں ہیں۔

ہم اکثر یہ کہتے ہیں کہ یہ دُنیا رہنے کے لئے بڑی مشکل

Marfat.com

جگہ ہے۔ یہ دوسری نگاہ ڈالنے کے لائق نہیں۔ لیکن دوسری جانب ہم اس کی خوبصورتیوں کے بارے میں بات کرتے نہیں تھکتے۔ ہمیں عالیشان سمندروں سے، چمکتے دریاؤں سے، ان میں موجود مچھلیوں اور آبی حیات سے، غروب آفتاب کے ہوش ربا منظر سے اور تاروں بھری خوب صورت رات سے پیار ہے۔

ہم ان سب خوبصورتیوں میں اللہ کو دیکھ سکتے ہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ جب تخلیق اس قدر خوبصورت ہے، تو خالق کتنا حسین ہو گا۔ یہ ہے اللہ کے عاشقوں کے بات کرنے کا انداز۔ وہ دراصل دو مختلف دُنیاؤں میں رہتے ہیں۔ ایک تو یہ خالی دُنیا اور دوسری ابدی دنیا ہے جسے روحانیت کی دنیا کہتے ہیں۔

یہ عاشقین مسلسل ایک دنیا سے دوسری دُنیا تک آتے جاتے رہتے ہیں۔ وہ ہر جگہ بس اپنے رب کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اُن کا دل ہر وقت طلاطم میں ہے۔ اُن کی رُوح ہر وقت پیاسی اور بے تاب ہے، اپنے محبوب کے جلوے کے لئے۔

محبت کے طالبان کو کبھی پیاسا نہیں چھوڑا جاتا،

Marfat.com

وہ اپنے محبوب کے رُخِ انور کو ان سب چیزوں میں دیکھتے ہیں جو اُن کے ارد گرد موجود ہیں۔ چاند کو اس کی چاندنی کس طرح ملی؟ اس چاندنی کو پیدا کرتے وقت رب تعالیٰ کیا سوچ رہا ہو گا؟ یا کس کے لئے اس چاند کو، ستاروں کو یا اس سورج کو روشن کیا ہوا تھا؟

رب تعالیٰ نے ان خوبصورتیوں کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب کے لئے بنایا ہے۔ اس سے اُس محبت کا اندازہ ہو سکتا ہے جو اللہ کو اپنی مخلوقات سے ہے۔ اللہ الودود ہے جو محبت کرتا ہے اور اپنی محبت کو مختلف صورتوں میں تمام جہانوں اور اپنی جُملہ مخلوقات میں پھیلاتا ہے۔ حتیٰ کہ اُن بندوں کو بھی کافی مواقع دیئے جاتے ہیں حق کی طرف لوٹ آنے کے، جن کی وفاداریاں تاریکی کے ساتھ ہیں۔

لیکن چونکہ انسانوں اور جنات کو ارادے کا اختیار دیا گیا ہے، اس لئے راستے کا تعین ان کے اپنے اوپر ہے۔ ہدایت اُن میں سے ہر ایک کے لئے مہیا ہے، تاکہ کوئی یہ کہہ نہ سکے کہ ہمیں بتایا نہیں گیا تھا۔

Marfat.com

انسان بہت ہی ناشکرا ہے۔ وہ ان بے شمار نعمتوں کی قدر نہیں کرتے جو انہیں عطا کی گئی ہیں۔ وہ اس کی پرواہ نہیں رکھتے کہ ان نعمتوں کو کس طرح استعمال میں لائیں۔ اور نہ ہی وہ ان نعمتوں کے لئے اپنے رب کا شکرادا کرتا ہے۔ وہ یہ سوچ کر ان نعمتوں کو اپنے لئے یقینی سمجھتے ہیں کہ اُن کا ملنا اُن کا پیدائشی حق ہے۔

انسان سے اگر یہ ہوا چھین لی جائے تو وہ کیا کر سکتا ہے؟ کیا وہ خود ایسی ہوا بنا سکتا ہے؟ ذرا دیکھیئے تو کہ اسی ہوا کو اس نے اپنی طمع ولالچ کے باعث کس طرح آلودہ کر لیا ہے۔ ذرا سوچیئے تو کہ کیا ہوگا کہ اگر اللہ تعالیٰ سورج کو حکم دے کہ وہ زمین پر طلوع نہ ہو۔ کوئی سورج کی روشنی کے بغیر کتنی دیر تک اپنا وجود برقرار رکھ سکتا ہے؟ کیا سورج کی اس روشنی بنا ان کے غذائی اجناس پیدا ہو سکتی ہیں؟ یا ان کا کاروبارِ زندگی جاری رہ سکتا ہے؟

پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسان نے اپنے رب کو اس مفت ہوا کی کتنی قیمت ادا کی ہے جو اس قدر وافر مقدار میں آپ سب کے لئے موجود ہے؟

Marfat.com

اس طرح کا صاف وشفاف پانی کون پیدا کرسکتا ہے، جو آپ کے دریاؤں اور سمندروں میں موجود ہے؟ کیا اللہ نے کبھی یہ پابندی لگائی ہے کہ اس پانی کو آپ میں سے صرف چند لوگ استعمال کرسکتے ہیں؛ اور باقی لوگ نہیں کرسکتے؛ "تاہم ذرا دیکھئے تو کہ انسان کس قدر ظالم ہوگیا ہے کہ اس نے اس پانی پر قبضہ کرکے بیشمار لوگوں کو پیاسا اور زمینوں کو بنجر کر دیا ہے۔

انسان نہ فقط ناشکرا ہے بلکہ بڑا ظالم بھی ہے۔ جس نے اپنی طمع اور حسد کے زیراثر اس دنیا کو رہنے کے لئے بہت مشکل بنا رکھا ہے۔ اس نے اللہ کے نظام کو لوٹا ہے اور فطرت کے اس نازک توازن کو بگاڑ دیا ہے جو دنیا کی سلامتی کے لئے قائم تھا۔

سائنس کی ترقی کے ساتھ انسانی غرور و تکبّر نے بھی ترقی کی ہے۔ اس نے اپنے غیر منصفانہ قوانین اور خودغرضانہ طریقوں سے اللہ کی مخلوق پر حکمرانی کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس نے اس دنیا کے حسن کو تباہ کر دیا۔ اور یہ بھی اس نے اپنے فائدے اور اپنی لالچ کے لئے کیا۔ اُسے بار بار یہ بتایا گیا تھا کہ اس دُنیا

Marfat.com

ہیں اس کا قیام فقط ایک مختصر عرصے کے لئے ہے۔ لیکن اس نے یہاں اس طرح رہنے کی کوشش کی جیسے کہ یہ اس کی دائمی قیام گاہ ہو۔

اس نے عظیم الشان محلات اور قلعے تعمیر کئے۔ ہر قسم کے ذرائع سے دولت جمع کی، اپنے شب و روز کی آسائشوں کی آرزو میں۔ اور یہ سب کچھ اس نے اپنے ہی بھائیوں کا حق مار کے کیا۔ اس نے لوٹا، مارا، قتل کیا، چرایا، تباہ کیا، توہین کی، امتیاز برتا، اور یہ سب کچھ اس نے اپنے ہی بھائیوں سے کیا۔

کیا آپ نے اس قدر ظالم اور بے رحم مخلوق کوئی اور دیکھی ہے؟ درندے بھی اپنے ہم جنسوں کو نہیں مارتے۔ اور جب ان کا پیٹ بھرا ہو، تو وہ دوسرے جانوروں کو کچھ بھی نہیں کرتے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ کس طرح زندہ رہا جائے اور کس طرح دوسروں کو زندہ رہنے دیا جائے؟ مگر انسان کے پاس چاہے کتنا بھی ہو، وہ زیادہ کے لئے ہر وقت تڑپے گا۔

آخر سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان کی حقیقی ضروریات کتنی ہیں؟ کچھ غذا اپنے پیٹ کے لئے اور اپنے

Marfat.com

گھرانے کے لئے سر چھپانے کی ایک جگہ۔ تن ڈھانپنے کے لئے کچھ کپڑے۔ اور باقی اللہ اللہ خیر سلّا۔ وہ اپنے پیٹ کی گنجائش سے زیادہ کچھ کھا نہیں سکتا۔ سر چھپانے کو اس کے لئے ایک چھت کافی ہے۔ ایک وقت کے لئے صرف ایک جوڑا کپڑا کافی ہے جو کافی عرصہ تک کارآمد ہو سکتا ہے۔

تو پھر یہ زیادہ سے زیادہ کی طمع و لالچ کس لئے۔ وہ طمع جس کی کوئی انتہائی حد نہیں اور جو اسے اپنے ہی بھائیوں کے قتل پر آمادہ کرتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا وہ اس دھرتی پر ہمیشہ کے لئے رہ سکتا ہے؟ کیا اس نے کوئی ایسی سائنسی ایجاد حاصل کر لی ہے جو اس کی موت کا علاج کر سکتی ہو، یا کیا اس نے کوئی ایسا ناقابلِ عبور قلعہ تعمیر کر لیا ہے جس میں حضرت عزرائیل علیہ السلام داخل نہ ہو سکے؟

یہ انسان اتنا اندھا کیوں ہو گیا ہے؟ اس کی سمجھ کہاں کھو گئی ہے؟ کیا وہ اپنے مُردوں کو نہیں دفناتا؟ کیا اس نے کبھی یہ دیکھا کہ قبر کیسی ہوتی ہے؟ کوئی آدمی اپنے ساتھ کتنا سونا چاندی اس قبر میں

Marfat.com

لے جا سکتا ہے؟ آپ کے مُردوں میں سے کتنے اپنے محل نما مکانات، اپنے ریشمی لباس، اپنی دولت جو انہوں نے اس دنیا میں جمع کر رکھی تھی، اپنے ساتھ اپنی قبروں میں لے گئے؟

جب ایک انسان پیدا ہوتا ہے تو وہ اس دُنیا میں بالکل خالی ہاتھ آتا ہے۔ مگر جب وہ مرتا ہے تو وہ خالی ہاتھ نہیں ہوتا، زندگی بھر کے اعمال اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ جب کسی مومن کا انتقال ہوتا ہے، تو یہ اعمال اس کے لئے نُور بن جاتے ہیں۔ وہ اس تنہا جگہ میں اس کا ساتھی بن جاتے ہیں۔

اس کا وہ "ذکراللہ" جو اس نے زندگی بھر کیا تھا، وہ ایک سُریلی آواز میں بدل جاتا ہے۔ جس کے ذریعے وہ اپنے معشوق کا ذکر سُنے گا اور اسی میں مشغول رہے گا۔ وہ قرآن جس کی اس نے زندگی بھر تلاوت کی ہے وہ اس کی قبر کو روشن رکھے گا۔ اور اس کے دل کو ٹھنڈک پہنچائے گا۔ اس کی نمازیں، اس کے نوافل اور عبادتیں جو اس نے ادا کی ہیں، یہ سب اس کی قبر کو ایک باغ کی طرح سجائیں گی، بالکل جنّت

Marfat.com

کے باغوں کی طرح۔

وہ اشک جو اس نے عشقِ اللہ اور عشقِ محمدی میں بہائے ہیں، وہ اس کے لئے ٹھنڈا مزیدار شربت بن جائیں گے، جو اس کے لئے ہمہ وقت مہیّا رہے گا۔ تاکہ وہ کبھی پیاسا نہ رہے۔ اس کی شبینہ عبادتیں جنت کی خوشبو بن کر اس کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گی، اس کے وہ نیک اعمال جو اس نے زندگی بھر دوسرے انسانوں کے لئے کئے اور اللہ کی تمام مخلوقات کے لئے کئے تھے، وہ سب قبر میں اس کے ساتھی ہوں گے۔

وہ ایسی آوازیں بھی سُن سکتا ہے جو اُسے راحت پہنچائیں اور اُسے دوست بنائیں۔ اور اُن میں سے کچھ حقیقتاً اس قبر میں اس کے پاس آجائیں، اُس کی اپنی صورت میں اور اُسے اپنی صحبت سے خوش کریں۔

اس مومن کی قبر اندر سے وسیع کر دی جائے گی، اور اس میں ایک خصوصی کھڑکی ہو گی، جس سے وہ اس جنت کا نظارہ کرے گا، جو اس نے اپنے رب

Marfat.com

کو راضی کر کے حاصل کی ہے۔ ایک مومن اپنی قبر میں
نہ تو اکیلا ہے اور نہ ہی اُسے کوئی تکلیف ہے۔ جونہی
اس کی آنکھیں بند ہوتی ہیں، وہ ان نعمتوں کو دیکھنا
شروع کر دیتا ہے، جو اُس کا رب اُسے اسی وقت
عطا کرے گا۔ اور ان نعمتوں کو بھی جو آخرت میں اُس
کے لئے رکھی ہیں۔

ایسے وقت بھی آتے ہیں کہ جب اہلِ قبر کے
پاس اس کے وہ رشتے دار، خاندان والے اور دوست
ملنے آتے ہیں جو اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔
اور جنہوں نے اپنے رب کو راضی کیا ہو۔ یہ اہلِ قبور
اس وقت کا بے چینی سے انتظار کرتے ہیں، جب
اُن کے محبوبِ اعلیٰ، یعنی اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ
وسلم بھی اُن مومنین کی قبور کا باقاعدگی سے دورہ کریں
گے، جو زندگی بھر اپنے اللہ کے ساتھ سچائی سے وابستہ
رہے ہوں۔

وہ خاص وقت اللہ کے ان عاشقین کے لئے
زبردست خوشی کا موقع ہوتا ہے، کیوں کہ وہ اس کے
ہر ایک لمحہ سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

Marfat.com

ایک اور قسم کی قبر بھی ہوتی ہے جو اُن لوگوں کی ہے جنہوں نے اللہ کے خلاف بغاوت کی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں بار بار ان کے اعمال کے نتائج کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ لیکن انہوں نے ساری زندگی ان باتوں پر توجہ نہیں دی تھی۔ اُن کی بند آنکھوں اور اُن کے سیاہ شدہ دلوں نے اُن کے اعمال ناموں کو بھی سیاہ کر دیا تھا۔

جب کسی مرنے والے کے لئے کوئی قبر تیار کی جاتی ہے، تو اس قبر کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس میں کسی کو دفن کیا جانے والا ہے۔ اگر وہ شخص دنیادار ہے اور سوچتا تھا کہ وہ کبھی نہیں مرے گا، تو ایسے آدمی کی قبر مسلسل غیض و غضب کی حالت میں رہے گی۔ جونہی مٹی کا آخری ڈھیر ڈال کر اُسے بند کیا جاتا ہے، یہ قبر جلنا اور ہلنا شروع کر دیتی ہے۔

پھر اس قبر کی دونوں دیواریں اس زور سے آ کر ٹکراتی ہیں کہ مردے کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں۔ اس کے ڈھائے ہوئے مظالم زہریلے بچھو اور دیگر ایسے کیڑے مکوڑے بن

Marfat.com

جائیں گے جو دُنیا نے کبھی دیکھے نہ ہوں گے۔ ان جیتوں کا ایک ڈنک ہزار ڈنکوں کے برابر ہے۔

اگر وہ شخص جھوٹا ہے تو اس کی زبان کھینچ کر اس کے پورے بدن کے گرد لپیٹ دی جائے گی۔ اگر وہ غیبت کرتا تھا، تو ہر روز اس کے اپنے جسم سے ایک ٹکڑا گوشت کا کاٹ کر اُسے زبردستی کھلایا جائے گا۔ اور یہ عمل اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ وہ اپنے جسم کا پورا گوشت نہ کھالے۔ اس کے بعد جسم پر نیا گوشت اُبھرتا ہے اور وہی سلسلہ پھر سے شروع ہو جاتا ہے۔

وہ لوگ جنہوں نے ناجائز ذرائع سے دولت جمع کی ہے، وہ یقیناً اپنی اس دولت کو اپنی قبروں میں لے جائیں گے، لیکن ایک اور صورت میں، پگھلا ہوا سونا چاندی اُن پر ڈالا جائے گا۔ انہی دھاتوں سے بنی بہت بڑی زنجیریں ان کے چہروں پر اس زور سے ماری جائیں گی کہ ان کی کھوپڑیاں پاش پاش ہو جائیں گی لیکن کچھ دیر بعد یہ ٹکڑے پھر سے جوڑ دیئے جائیں گے اور وہی عمل دوبارہ

Marfat.com

شروع کیا جاتا ہے۔

وہ لوگ جنہوں نے اپنی فرض عبادتیں جان بوجھ کر اور بلا کسی وجہ کے چھوڑی ہیں۔ نماز کے ان خاص اوقات میں سانپ ان کے پاس آئیں گے اور اپنے ڈنکوں سے انہیں نماز کا وقت یاد دلائیں گے لیکن افسوس اس وقت کوئی چیز اُن کی مدد نہیں کرے گی۔

اسی طرح وہ لوگ جنہوں نے بلا کسی وجہ کے روزے نہیں رکھے ہیں، انہیں رمضان کے زمانہ میں کانٹے زبردستی کھلائے جائیں گے۔ یہ کانٹے انہیں اندر سے چیر پھاڑ دیں گے۔ اندر اور باہر سے انہیں جلائیں گے۔

اور وہ جو مشرکین تھے اور غیر اللہ کو پُوجتے تھے۔ انہیں مسلسل اُن شعلوں سے جلایا جائے گا، جو جہنّم سے لائے جائیں گے۔ وہ مرحومین جن پر ظالم ظلم کرتے تھے ان کی آہیں اور سسکیاں، زور دار چیخیں اور چنگاڑیں بن جائیں گے، جس کے اثر سے ظالموں کے دل پھٹ جائیں گے۔

یہ سب کچھ کئی بار پہلے بھی کیا جا چکا ہے۔ لیکن

Marfat.com

کتنے لوگوں نے اس سے سبق سیکھا ہے۔ آپ سب اس کو بس سُنتے ہیں اور کچھ دیر بعد جب دنیا آپ کو بُلاتی ہے، تو آپ سب کچھ بھول جائیں گے، اور اپنی محبوبہ کو اپنی آغوش میں لے لیں گے۔ یعنی اس فانی دنیا کو۔

اللہ نے یہ سب سزائیں باغیوں کے لئے مقرر کی ہیں یعنی وہ جو گمراہ ہیں۔ مگر یہ ہمیشہ یاد رکھیئے کہ آپ کا اللہ سب سے بڑا رحم کرنے والا بھی ہے، غفور الرحیم ہے۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ زندہ ہیں۔ اور توبہ کے لئے آپ کے پاس بہت وقت ہے۔ آپ کی توبہ میں بہے آنسو کے ایک چھوٹے سے قطرے سے آپ کے گناہوں کے صفحے دُھل جائیں گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ یہ آنسو آپ کے دلوں کی گہرائیوں سے نکلے ہوں اور نہایت پُرخلوص ہوں۔

پھر آپ دیکھیں گے کہ آپ کا رب کتنا شان والا اور مہربان ہے۔ اللہ سب کو قبر کے عذاب سے بچائے اور ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین!

Marfat.com

۱۶ اکتوبر ۲۰۰۹ء

باب (۸۲)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے جو سب کچھ جانتا ہے۔ جو سب سے زیادہ طاقت ور ہے، جو معظم اور عالی شان ہے۔ جو سب چیزوں کا بہترین منصوبہ ساز ہے۔

درُود و سلام ہوں اللہ کی رحمت پر، اللہ کی جان پر، اس رحمت پر جو تمام عالمین کو عطا کی گئی ہے۔

سلام، رحمتیں اور برکتیں آپ کے لئے اور آپ کے پیاروں کے لئے۔ سلامتی ان سب کے لئے ہو جو ان ارشادات کو سُن رہے ہیں، جو بصیرت اور نصیحت سے بھرپور ہیں۔

بے شک یہ باتیں اُن کے لئے ہیں جو کشادہ دلی اور کھُلی آنکھوں سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وقت کس طرح تیزی سے گزرتا ہے؛ پہلے سال کی ابتدا، تھی، پھر آیا ربیع الاوّل، اس کے بعد پلک جھپکتے ہی آیا

Marfat.com

رمضان، اور اب شوال کا مہینہ ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ کچھ لمحوں بعد آپ محرّم میں داخل ہوں گے، یعنی اگلے سال میں، یہ ہے وقت کی اڑان۔

اب تک تو رفتار کو چوتھا گئیر کنٹرول کر رہا تھا۔ لیکن آپ کی نظروں کے سامنے ہی اس رفتار میں مزید تیزی آ رہی ہے۔ اور بہت جلد وقت اپنے پانچویں گئیر میں داخل ہو گا۔ یعنی وہ آخری گئیر جو اس دنیا کا مقدر ہے۔

ہر چیز میں کمی آئی ہے: وقت کم ہو گیا عمریں کم ہو گئی ہیں جگہیں سکڑ گئی ہیں، پانی کم ہو گیا ہے۔ اعمال کم ہو گئے ہیں، مزاجوں میں برداشت کم ہو گیا ہے۔ کامل انسان بھی تعداد میں کم ہو گئے ہیں۔ اس منظر نامہ کے پیشِ نظر آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس زمین کی عمر ابھی طویل ہے۔ اس کے سورج، اس کے چاند، اس کے ستاروں اور کہکشانوں کی عمریں بھی ہر دن کے گزرنے کے ساتھ کم ہوتی جا رہی ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ ہر حرکت کرنے والی چیز کی ایک رفتار ہوتی ہے۔ کچھ کی رفتار محض چند ملی میٹر

Marfat.com

فی سیکنڈ ہوسکتی ہے اور کچھ کی رفتار دس لاکھ میل فی سیکنڈ ہوسکتی ہے۔ لیکن اللہ کی چند مخلوقات کی رفتار اس زمین کی رفتار کے برابر ہے۔ اور یہ (زمین) بلاشبہ پوری رفتار کے ساتھ اپنے خاتمے کی طرف اپنی تباہی کی طرف جارہی ہے۔

یہ اللہ کا وعدہ ہے، یعنی اس دنیا کا خاتمہ جو ایک نئی دنیا کا آغاز کرے گا۔ ایک نیا آغاز۔ لیکن اس نئے آغاز کا کوئی خاتمہ نہیں ہوگا۔ اس کا وجود مسلسل قائم رہے گا۔ ابد تک بالکل اللہ کے ایک اور وعدے کی طرح، جو عاشقین کے لئے ہے۔ ایک عشق کا وعدہ جو ابد تک باقی رہے گا۔

یہ ارشادات اس دنیا کے وجود میں آنے سے بھی پہلے لکھے گئے تھے۔ محبت ایک عجیب و غریب جذبہ ہے۔ اسے سمجھا نہیں جاسکتا۔ اسے صرف محسوس کیا جاسکتا ہے۔ آپ ایسا کوئی نسخہ تیار نہیں کرسکتے جو اگر کسی کو کھلا دیا جائے تو اس میں محبت کے جذبات پیدا ہوں۔

محبت اللہ کا ایک مضبوط مظہر ہے، جو اس کے

Marfat.com

جمال میں آسانی سے دکھائی دیتا ہے۔ یہ مظہر ایک حرکت دینے والی قوت کے طور سے اس وقت موجود تھا جب اللہ اپنی مخلوقات کو پیدا کر رہا تھا۔ یہ اللہ کی محبت ہے، اس کا عشق ہے جو دنیا کو حرکت دینے کا باعث ہے۔

یہی وجہ ہے کہ زمین سورج کے مدار میں گھوم رہی ہے، سورج کہکشاں کا حصہ ہے۔ اور کہکشائیں کائناتوں میں سمائی ہوئی ہیں۔ اگر یہ عشق موجود نہ ہوتا تو سوائے آپ کے اللہ کے اور کچھ بھی نہ ہوتا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ اور عشق کو علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔

تو جس طرح اللہ لافانی ہے، اسی طرح عشق بھی لافانی ہے۔ یہ ازل سے موجود تھا اور ابد تک باقی رہے گا۔ محبت ایک سے دوسرے کو لگنے والا بخار ہے ایک دفعہ اگر آپ کسی ایسے شخص کے قریب جائیں گے جسے یہ بیماری لگی ہو، تو یہ ممکن ہے کہ چند لمحوں میں یہ بیماری آپ کو لگ جائے۔ حتیٰ کہ آپ کو اس کی خبر تک نہ ہو۔

ایک بہت ہی ممکنہ جگہ، جہاں یہ بیماری شدت سے پائی جاتی ہے، وہ ہے ایسی محفلیں جہاں سب

Marfat.com

عاشقین اپنی بیماری کے علاج کی کوشش میں آکر جمع ہوتے ہیں۔ مگر افسوس! اس کا کیا کیا جائے کہ یہاں "مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی" والا معاملہ ہے۔

تو یہ محفلیں خاص طور سے "محفلِ نوز" اس بخارِ عشق کی پرورش گاہ ہیں۔ جب کوئی دنیا کا آدمی ان محفلوں میں بیٹھنا شروع کرتا ہے، تو وہ حیران و پریشان ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ محبت کے معنی بھی نہیں جانتے۔ وہ البتہ ان محفلوں کے جذب و جوش کو سمجھ جاتے ہیں۔

جب وہ ان محفلوں میں عاشقین کی آہ و فغاں کو سُنتے ہیں، تو آپ ان کے چہروں پر پیدا ہونے والی حیرت کو بہ آسانی دیکھ سکتے ہیں۔ شدید چاہت کی اس کیفیت کو دیکھ سکتے ہیں، جو ان عاشقوں کے دلوں کی حالتِ زار کے احوال سے بھرپور ہیں۔

تو ظاہر ہے کہ یہ سب اس دنیا والے کے لئے نیا ہے جس نے اب تک صرف اپنی شہرت، اپنی دولت، یا ہو سکتا ہے کہ اپنی شریکِ حیات کی محبت کا تجربہ کیا ہو۔ لیکن یہ کیفیت تھوڑی دیر بعد اس وقت

Marfat.com

ختم ہو جاتی ہے جب وہ دنیا دار دُنیا کے کاموں میں الجھ جاتا ہے۔

دنیا کے یہ لوگ پہلے تو حیران ہوتے ہیں، پھر حیرت زدہ ہوتے ہیں، جب اللہ کے عاشقین، اللہ کے نام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ مُبارک پر اپنے ردِّ عمل کا اظہار کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ ان شدید کیفیات کے بارے میں زیادہ تجسّس میں پڑ جاتے ہیں۔ اور دھیرے دھیرے بُخارِ عشق کی علامتیں ان میں بھی ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

شروع شروع میں وہ صرف اپنی آنکھیں بند کرتے ہیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ دوسروں کے ساتھ مل کر گنگنانا شروع کرتے ہیں۔ یہ اس کا پہلا مرحلہ ہے۔ پھر انہیں یہ دیکھ کر حیرت بلکہ شخصی تعجب ہو گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے، جس کے یہ معنی ہیں کہ بیماری لگنا شروع ہو گئی ہے۔

کچھ عرصہ کے بعد وہ اپنے دل میں ایک عجیب سا درد محسوس کریں گے، یعنی کسی کی جُدائی کا درد ــــ یہ درد عموماً اس وقت چلا جاتا ہے جب وہ ذکرِ ربّی اور

Marfat.com

ذکرِ محمدی سُنتے ہیں۔ لیکن یہ بڑی عجیب بات ہے کہ وہ جیسے اس ذکر کی گہرائی میں اُترتے ہیں۔ درد دوبارہ شروع ہوتا ہے، اور اس بار ناقابلِ برداشت ہوتا ہے۔

اب جب وہ اکیلے بیٹھتے ہیں تو وہ تنہا نہیں ہوتے۔ یا تو انہیں اطرافِ لغت کی میٹھی آواز سُنائی دیتی ہے۔ یا تو پھر صاف اور بلند "اللہ اللہ" سُنائی دے گا، جو اُن کے اندر سے آتا معلوم ہوگا۔ ایسے لگے گا کہ جیسے کوئی اُن کے اندر عشق کے سمندر میں پوری طرح غوطہ زن ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ صرف ان محفلوں میں بیٹھنے سے ہی وہ اس خوبصورت بخار کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اب وہ اجنبیت کی بجائے اس محفل کے ایک ایک پل کا لطف اٹھاتے ہیں۔ جو مایوسی، جو محرومی اور جو کرب دنیا نے انہیں دیئے ہیں، وہ ڈھیرے ڈھیرے اُمید، جوش اور جذب میں بدل جاتے ہیں۔ اب دنیا رہنے کے لئے ایک بہتر جگہ ہو جاتی ہے۔ ایک زیادہ آرام دِہ جگہ۔

اس کا بوجھ اب بوجھ نہیں رہا، کیوں کہ ان کے تمام

Marfat.com

مسائل، ان کے تمام مصائب کو ان کے اللہ کی جانب دھکیل دیا گیا ہے، یا انہیں ان کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی کالی کملی میں چھپا لیا گیا ہے۔ تو پھر کس طرح کوئی اداسی یا کوئی نا امیدی باقی رہ سکتی ہے۔

ایک عاشق کے لئے چاہے یہ دُنیا ہو یا دوسری دُنیا، اس کے لئے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ اس لئے کہ وہ زمان اور مکان کی قید سے باہر ہے۔ اس کے لئے اس کا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کافی ہے۔ باقی کسی چیز کی اُسے پریشانی نہیں ہے۔

آج ہم ایک ایسے شخص کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں جنہوں نے اس محبت کی گرمی، کرب اور جذب کا احساس دنیا کو دلایا ہے، جو انہیں اپنے محبوب، یعنی حضرت محبوبِ الٰہی رحمتہ اللہ علیہ سے تھی۔ اس محبت کا حسن یہ ہے کہ اُسے دنیا کے خاتمہ تک کے لئے اور اُس کے بعد تک کے لئے محفوظ کر لیا گیا ہے۔ حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ کی خوبصورت شاعری کی صورت میں جو انہوں نے اپنے مُرشد کے گلے کے ہار کے لئے تخلیق کی ہے۔

Marfat.com

حضرت امیر خسرو علیہ الرحمت، جو ترک و ہندی نسب سے تھے۔ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ سے اُن کی ملاقات ایک بڑے سحر انگیز رنگ میں ہوئی، جو اُن کے درمیان عشق و محبت کے معاملے کا آغاز تھی۔

روایت ہے کہ اُن کی والدہ اُن کو بڑی کم عمری میں حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ کی خانقاہ میں لے گئیں۔ جب وہ وہاں پہنچے تو فوری طور اندر داخل نہیں ہوئے۔ وہ تو یہ اندازہ لگانا چاہتا تھا، کہ وہ شخص کتنا سچا ہے جس کے آگے وہ سر تسلیم خم کر رہا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے دل میں یہ اشعار ترتیب دیئے اور خاموشی سے انتظار کرنے لگا۔

"آپ ایک بادشاہ ہیں، جس کے محل
کے دروازے پر ایک کبوتر بھی عقاب بن
جاتا ہے،
ایک غریب مسافر آپ کے در پر آیا ہے۔
آیا وہ اندر آئے یا واپس چلا جائے؟"

روایت ہے کہ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ جو اس وقت ۲۳ سال کے تھے، انہوں نے فوراً

Marfat.com

اپنے ایک خادم سے فرمایا کہ وہ گیٹ پر جائے، اور درج ذیل اشعار پڑھ کر اس لڑکے کو سنائے جو وہاں بیٹھا ہوا ہے:

"او مردِ حقیقت! اندر آؤ
تاکہ کچھ دیر کے لئے تم میرے رازدار ہو
لیکن اگر اندر داخل ہونے والا مردِ نادان
ہے تو اُسے وہاں لوٹ جانا چاہیئے"
جہاں سے آیا ہے"۔

تو یہی وہ رنگ تھا جس کی حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کو تلاش تھی۔ جس رنگ نے آخر کار انہیں کامل طور سے رنگ لیا۔ آپ نے اپنے یہ رنگ دُنیا میں بھی یہ فرما کے تقسیم کئے کہ "آج رنگ ہے..." تاکہ ہم لوگ یہ کہہ سکیں کہ چشتی عشق کو خوشبوئیں اور خوبصورت غزلیں ملیں جن میں بے شمار دل ڈوبے ہوئے ہیں، اور جنہیں اپنے سروں سے لگا تار مسحور کرتی رہیں، ابد تک۔

ایک مرید اور مرشد کے درمیان اس قدر عشق کیوں؟ یہ عشق کسی کے دل کی سچائی ناپنے کا پیمانہ

Marfat.com

ہے۔ یہ عشق دو انسانوں کے درمیان نہیں بلکہ دو رُوحوں کے درمیان ہے۔ یہ محبت اس وقت شروع ہوتی ہے جب ایک سچّا مرید اپنے مُرشد کی آنکھوں میں کسی اور کا جلوہ دیکھتا ہے۔ رُوحِ کائنات کا جلوہ، اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ۔

ایک کامل مرشد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس ہیں۔ چاہے اس بارے میں وہ جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں۔ کوئی بھی شخص مرشد کے درجے پر اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ اہلِ حق نہ بنے۔ اور اس کے وجود سے خوشبوئے مصطفٰےؐ پھوٹ کر نہ پھیلے۔

مرشد اسی طرح بنتے ہیں، اپنی ذات کو ختم کر کے۔ اپنے وجود کو مکمل طور پر جلانے سے۔ پھر وجود کی اس راکھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس ابھرے گا۔ اور پھر رفتہ رفتہ یہ عکس حق کے الوہی عکس میں بدل جاتا ہے۔

تو اس طرح جب ایک سچّا مُرید اپنے مُرشد کے آگے اپنا سرِ تسلیم خم کرتا ہے تو حقیقت میں وہ گویا خود

Marfat.com

کو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کرتا ہے۔

ایک دن صبح کے وقت حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ دریائے جمنا کے کنارے بیٹھے ہوئے لوگوں کو نہاتے ہوئے اور پوجا پاٹ کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت امیر خسرو علیہ رحمت کی توجہ اپنی طرف مبذول کراتے ہوئے فرمایا "ہر قوم کا ایک راستہ، ایک دین اور ایک قبلہ ہے، جس کی طرف وہ رُخ کرتے ہیں۔"

حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ اپنی ٹوپی قدرے ترچھی کر کے پہنتے تھے۔ حضرت امیر خسرو علیہ رحمت نے عرض کی:

"من قبلہ راست کردم ہر طرف کہ کج کلائے"۔

یعنی میں نے اپنا قبلہ اس ترچھی ٹوپی کی طرف سیدھا کیا ہوا ہے"۔

حضرت امیر خسرو علیہ الرحمتہ دہلی میں سال ۱۲۵۳ عیسوی کو پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنی حیات میں سات بادشاہوں اور تین شہزادوں کے ساتھ کام کیا، یعنی سلطان

Marfat.com

بلبن سے لے کر محمد تغلق تک۔ اپنی زندگی میں آپ نے ۹۲ کتابیں لکھیں۔

آپ درباری شاعر رہے، اور آپ نے عربی اور ایرانی اصولوں کی آمیزش سے کئی راگ اور خیال ایجاد کئے۔ آپ ستار اور ڈھولک کے بھی موجد تھے۔ قوالی بھی آپ کی ایجاد ہے۔ آپ کی روح کے سوز کا اندازہ آپ کے اس جملہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ: "سنگیت وہ آگ ہے جو دل اور رُوح کو جلا دیتی ہے"۔

مرشد اور مرید کے مابین ہونے والی محبت کی شیرینی کا اندازہ اس واقعہ سے بھی لگایا جاسکتا ہے:

ایک مرتبہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمتہ نے ایک غزل پڑھی، جسے سُن کر حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ اتنے خوش ہوئے کہ اُن سے فرمایا کہ انہیں اگر کوئی تمنا ہو تو بتائیے۔ حضرت امیر خسرو نے عرض کی: "میری تمنا ہے کہ میری شاعری مٹھاس سے بھر جائے"۔

اس پر حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: "جا، میری چارپائی کے نیچے رکھی اس طشتری کو لے آ"۔ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمتہ وہ طشتری

Marfat.com

اٹھالائے جس میں کچھ شیرینی رکھی ہوئی تھی۔ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ نے اُن سے فرمایا کہ: اس میں سے کچھ کھالو اور کچھ اپنے سر پر ڈال لو۔"

حضرت امیر خسرو علیہ الرحمتہ نے ارشاد کی تعمیل کی، اور اُن کا کہنا ہے کہ اس کے بعد اس کی شاعری نے مٹھاس پالی۔ ایسے کئی خوبصورت واقعات ہیں اور حضرت محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ اور اُن کے تُرکی مُرید کی کہانیاں ہیں، جنہوں نے ان دونوں کو بڑی احتیاط سے اطلس و کمخواب میں لپیٹ کر ابد تک محفوظ کر لیا ہے۔

ایک بار ایک غریب آدمی حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آیا اور ایک ایسے وقت میں خیرات مانگی جب خانقاہ میں اُسے دینے کے لئے کچھ نہیں بچا تھا۔ حضرت محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی معذوری ظاہر کی، لیکن اپنے پھٹے پرانے نعلین کے جوڑے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر یہ آپ کے کسی کام آسکتے ہیں تو آپ انہیں لے جاسکتے ہیں۔

Marfat.com

غریب آدمی نے کوئی اور چارہ نہ پاکر نعلین کو لے جانے کا فیصلہ کیا اور انہیں لے کر چل دیا۔ راستے میں اُسے حضرت امیر خسروؒ علیہ رحمت ملے جو مال و دولت سے لدے قافلے کے ساتھ اپنے شاہی سفر سے لوٹ رہے تھے۔

حضرت امیر خسروؒ جب اُس غریب آدمی سے ملے، تو انہیں ایک عجیب سا احساس ہوا اور فرمایا "مجھے میرے شیخ کی خوشبو آرہی ہے"۔ اس پر غریب آدمی نے بے دلی سے انہیں بتایا کہ کس طرح اُسے حضرت محبوبِ الٰہی رحمتہ اللہ علیہ سے صرف ایک جوڑا نعلین ملا ہے۔

حضرت امیر خسروؒ علیہ رحمت نے جب اپنے مرشد کے نعلین دیکھے تو انہوں نے اپنی ساری دولت کے عوض نعلین کے اس جوڑے کو خریدنے کا فیصلہ کیا۔ پھر انہوں نے وہ نعلین اپنے سر پہ سجائے اور تیزی سے اپنے مرشد سے ملنے چلے آئے۔

حضرت محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ کی نظر جب نعلین پر پڑی تو آپ نے حضرت امیر خسروؒ علیہ رحمت

Marfat.com

سے پوچھا کہ یہ انہیں کہاں سے ملے ہیں۔ پھر پورے واقعے کو سُننے کے بعد آپ نے فرمایا "آپ نے انہیں بہت سستے میں خریدا ہے"۔

دل کی دنیا کے یہ لوگ کتنے سچّے تھے۔ اُن کی رُوحیں اور اُن کے دل اتنے پاک صاف اور رنگِ محبت میں اس قدر رچے بسے تھے کہ وہ عشق و محبت کے معاملے میں امیر ہو گئے۔ ایسے حسین لوگ جنہوں نے رازِ الٰہی کو پا لیا تھا، یعنی محبت کرنے اور محبت کئے جانے کا راز، ان کے بارے میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ان دو ناقابلِ تقسیم روحوں کو جُدا نہیں کیا جا سکتا۔ حتیٰ کہ موت بھی اللہ کے ان دو محبوبوں کو علیحدہ نہ کر سکی۔ جس وقت حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو حضرت امیر خسرو علیہ رحمت دہلی سے دُور بنگال میں تھے۔

جب انہیں اس سانحہ کی اطلاع ملی، تو وہ تیزی سے دہلی پہنچے۔ اور آپ نے جس وقت اپنے مرشد کی قبر دیکھی تو مارے غم کے اپنا چہرہ سیاہ کیا۔

Marfat.com

کپڑے پھاڑ ڈالے اور مٹی میں لوٹتے ہوئے یہ اشعار کہے ۔

گوری سوئے سیج پر مکھ پر ڈارے کیس
چل خسرو گھر اپنے، سانجھ بھئی چودیس

اس طرح، آخر کار اپنے مرشد کے وصال کے چھ ماہ بعد آپ نے بھی اپنے محبوب کی گرم آغوش میں جانے کے لئے دنیا سے کوچ کیا ۔

بہت رہی بابل گھر، دلہن چل تیرے پی نے بلائی
خسرو چلی سسرال سجنی سنگ کوئی نہیں جائی!

آئیے ساتھ مل کر حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ کے خوبصورت گیتوں کو گائیں ۔ اور محبوبوں کو خراجِ عقیدت پیش کریں ۔ تاکہ آگ مزید بھڑکے اور رنگ اور گہرا ہوتا جائے ۔

اللہ تعالیٰ اپنی کریمی اور رحیمی سے ہمارے دلوں میں مرشد کا ایسا عشق ڈال دے کہ پھر کبھی نہ نکلے ۔ ابد تک ۔

آمین !

Marfat.com

۲۳ر اکتوبر ۲۰۰۹ء

باب (۸۳)

شروع اللہ کے بابرکت نام سے جو سب سے زیادہ عطا کرنے والا، ربِ سبحان، مالکُ الملک، غنی اور ستّار العیوب ہے۔

درود و سلام ہوں اللہ کے نُور پر، علم و بصیرت کی روشنی پر، جو اپنی اُمت کے لئے باعثِ سکون اور جو قلبِ الٰہی کا سُرور ہیں۔

سلام، رحمت اور برکتیں ہوں آپ کے لئے اور آپ کے گھرالوں کے لئے۔ سلامتی ہو تمام عاشقینِ مصطفٰے کے لئے، ان کے لئے جنہوں نے اپنے دل اپنے آقائے دوجہاں کے سپُرد کئے ہیں، اوراس کے بدلے اُن کا دلِ اطہر پالیا ہے۔

جب کبھی یہ ارشادات لکھے یا پڑھے جاتے ہیں تو "نادِ علی" اور "لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی

Marfat.com

الْعَظِيْمِ" ان کو ایک حصار فراہم کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ موجودہ وقت میں شیطان کسی بھی قسم کے پیغامِ حق کو بگاڑنے یا مسخ کرنے کے لئے، ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے، تاکہ لوگ اسی گمراہی میں پڑے رہیں اور اس کے شیطانی حملوں کا آسان ہدف بنے رہیں۔

اللہ تعالیٰ نے علم کی صورت میں بے شمار پیغامات دیئے ہیں۔ جب کبھی بھی اللہ کے اولیاء علمی کتابیں پڑھتے ہیں، یا بصیرت کی باتیں سُنتے ہیں، تو اُن کی تفسیر یا تشریح اللہ تعالیٰ الہام کے ذریعہ کرتا ہے۔ یہ تشریح نہایت خاموشی سے اُن کے دل پر وارد ہوتی تھی۔ جسے وہ اس متن سے ملاتے تھے جو انہوں نے پڑھا ہے۔

اللہ کے اولیاء ہر وقت اللہ کے حفظ وامان میں رہتے ہیں۔ وہ حصار کی اہمیت کو جانتے ہیں۔ یعنی جو کچھ وہ کرتے ہیں اس میں اللہ سے امان طلب کرتے ہیں۔ تو اس لئے خود کو ہمیشہ حصار میں رکھیں۔ ایسا کرنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ لیکن آسان ترین

Marfat.com

طریقہ آیتہ الکرسی، نادِعلی اور" لاحول ولا قوۃ" پڑھنا ہے،
پھر تین مرتبہ کوئی بھی درود پڑھیں اور اس کے بعد اللہ
کا امان طلب کریں اور حصار کو دوبارہ تین درود پڑھ
کر ختم کریں۔

یاد رکھیں محض حصار کے کھوکھلے الفاظ پڑھنے
سے یہ آپ کی حفاظت نہیں کرے گا۔ اس لئے جب
کبھی بھی آپ اسے پڑھیں، تو یہ سمجھتے ہوئے پڑھیں کہ
جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں اس کے معنی کیا ہیں۔ یہ آپ
کے حصار کو مضبوط تر بناتا ہے۔

حصار حفاظت کا ایک نور پیدا کرتا ہے، جو اس
شخص کو اس وقت تک اپنی لپیٹ میں لئے رہتا ہے،
جب تک کہ وہ ٹوائیلٹ نہیں جاتا یا سو نہیں جاتا۔
تو یہ عادت ہمیشہ بہتر ہے کہ ٹوائیلٹ سے باہر آنے
یا سو کر اُٹھنے کے بعد حصار کا عمل دہرائیں یا تازہ کریں۔

حصار پہ زور اس لئے ہے کہ یہ زمان کے خاتمہ
کا دور ہے۔ یہ شیطان کی آخری کوششوں کا وقت
ہے۔ اس وقت وہ انتہائی بے تاب ہے اور سر توڑ
کوششیں کر رہا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کے

Marfat.com

دل جیت سکے۔ اس کے لئے رب کو یہ ثبوت پیش کرنے کا آخری موقع ہے کہ اس کا آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کا عمل صحیح تھا جو اس نے اللہ سے نافرمانی والے دن کیا تھا۔

اگر شیطان نے انسانوں کو اپنا غلام بنا لیا، ان کو حرصِ دُنیا میں پھانس لیا، اس نے اگر انہیں اللہ سے فراموش کرا دیا، تو صرف اسی صورت میں ہی اُسے نجات ملے گی، اس تباہی سے جو اس کے سر پر لٹکی ہوئی ہے، جو ابدی ہے اور جو بہت قریب ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ابلیس اور اس کے ساتھی اس قدر سرگرم ہیں اور انسانوں کو تباہ کرنے اور انہیں اپنے جال میں پھانسنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دے رہے ہیں۔ اور انسان اپنی کم فہمی کے باعث اور لالچ اور طمع میں آ کر اپنے اللہ کے پیغام کو بھول گئے ہیں۔ اور شیطان کے ہاتھوں آسان شکار بن رہے ہیں۔

اس لئے اب یہ بہت ضروری ہے کہ سب کو چاہیئے کہ وہ اب چیزوں کو معمول کی طرح نہ لیں۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر لوگوں کا ایسا ہی معاملہ ہے۔

Marfat.com

جب کبھی اللہ کی کوئی نصیحت آتی ہے، تو لوگ سمجھتے ہیں
کہ یہ نصیحت کسی اور کے لئے ہے۔ اور وہ یہ سب کچھ
پہلے سے جانتے ہیں۔

لوگ ان ارشادات میں کہے گئے الفاظ کو کم اہمیت
نہ سمجھیں۔

کاش آپ کو صرف یہ علم ہوتا کہ آپ سب وقت
کے خاتمے کے کس قدر قریب ہیں۔ اور آج کا دور کتنا
خطرناک ہے۔ خاص طور سے راہِ مستقیم پر چلنے والوں
کے لئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ پہلے ہی دنیا
کے جال میں پھنس چکے ہیں، وہ تو تاریکی کا قصّہ ہیں۔
اور شیطان کو ان کی کوئی فکر نہیں۔ جن لوگوں کی نسبت
اللہ سے ہے، وہی تو شیطان کے منصوبوں کو آسانی سے
ملیامیٹ کر سکتے ہیں۔

یہ ہی وہ لوگ ہیں جو اپنی شفقت، اپنی محبت اور
اپنے اپنے ایمانی جذبے سے اپنے اطراف کے لوگوں
کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اللہ کے ان عاشقوں کو اللہ کی
محبت کا تجربہ ہے۔ وہ راہِ حق سے واقف ہیں اس
کے حسن اور فضائل سے آشنا ہیں۔

Marfat.com

جو لوگ اس راہ پر گامزن ہیں، وہ مسلسل اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں۔ ان کے چہرے مختلف ہو سکتے ہیں۔ ان میں کچھ کسی سلسلے کے مُرشد ہو سکتے ہیں۔ کچھ اللہ کے پوشیدہ روحانی کارندے ہو سکتے ہیں۔ کچھ اہلِ علم ہو سکتے ہیں۔ اور کچھ اللہ کے وہ عاشق ہو سکتے ہیں جن کو اللہ نے ذمہ داریاں سونپی ہوئی ہیں۔ دنیا کی ذمہ داریاں، اُن کے اپنے گھرانوں، اپنے روزگار، اپنے عزیزوں، پڑوسیوں اور ان تمام لوگوں کی ذمہ داریاں اور ان میں سے ہر ایک کی دیکھ بھال کی ذمہ داری۔

یہ لوگ اللہ کے کارندے بھی ہیں۔ یہ اللہ کی دنیا کے لئے ایک خاص طریقے سے کام کرتے ہیں، چاہے وہ کہیں بھی ہوں یا کچھ بھی کر رہے ہوں۔ ان کے وجود کا ایک حصہ ہمیشہ ان کے رب کے ساتھ ہوتا ہے۔ اللہ کی راہ کے یہ تمام لوگ اللہ کے جواہرات ہیں، اللہ کی جان ہیں، اللہ کے لئے باعث راحت وسکون ہیں۔

کاش وہ جانتے کہ اللہ ان سے کس قدر محبت کرتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو شیطان کے حقیقی ہدف ہیں۔

Marfat.com

ابلیس مردود جانتا ہے کہ اگر وہ انہیں دنیا پیش کرے تو یہ اسے ٹھکرا دیں گے۔ انہیں شہرت اور دولت کی ترغیب کبھی نہیں دی جا سکتی، جو شیطان کے حربے ہیں۔ اور نہ ہی انہیں دنیا کی چمک دمک اور خوبصورت رنگوں سے متاثر کیا جا سکتا ہے، تو اس لئے شیطان کے پاس ان لوگوں پر حملہ کرنے کے اور منصوبے ہیں۔ وہ اسلام کے بارے میں بات کرتا ہے، اور مذہب کے کاندھوں پر سوار ہو کر انہیں گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس قسم کا حملہ سب سے زیادہ خطرناک ہے۔

جس وقت شیطان کسی کو دنیا کی ترغیب دیتا ہے، تو اللہ والا اس کی چالوں کو آسانی سے دیکھ اور سمجھ سکتا ہے، اس کی اپنی ترجیحات ہیں، جو اسلام نے وضع کی ہیں۔ اور جن سے وہ بخوبی واقف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ راہِ راست پر چلنے والے کے لئے دنیا کو قبول کرنا یا اس سے متاثر ہونا بہت مشکل ہے۔ ایسے لوگوں کو بھی شیطان مذہب کے ذریعے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ جب کبھی اللہ کا عاشق اللہ کا ذکر سُنتا ہے، تو وہ اس کی طرف کھنچا چلا آتا ہے، تو وہ کرتا

Marfat.com

یہ ہے کہ دین میں اُلجھن پیدا کر سکتا ہے۔ یہ دراصل آدمی کے ایمان پر ایک براہِ راست حملہ ہے۔ اندازہ لگائیے کہ جب کسی کا ایمان چھن جائے تو اس کے پاس باقی کیا رہ جاتا ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی دولت مند کیوں نہ ہو، چاہے اس کے پاس کتنی ہی کاریں اور بنگلے کیوں نہ ہوں، چاہے اس کی کتنی ہی بیویاں اور بچے کیوں نہ ہوں، لیکن اس کے پاس اگر ایمان نہ ہو تو اصل میں دنیا کا مفلس ترین آدمی تو وہی ہے۔ وہ ایک ایسا آدمی ہے جس کے ہاتھ خالی ہیں، اور اس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ ایمان تو جنّت کی کُنجی ہے۔ یہ وہ مال ہے جو آدمی کے لئے سب سے زیادہ قیمتی ہونا چاہیئے، اس کی جان سے بھی زیادہ قیمتی، یہ درحقیقت راہِ حق یعنی اللہ کی راہ پر چلنے کا پاسپورٹ ہے۔

یہ مسلمان ہونے کے لئے بنیادی شرط ہے۔ ایمان اور توحید یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے آخری رسول ہیں۔ ان تمام نبیوں پر ایمان جنہیں اللہ نے جملہ انسانوں کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔ اس کی کتابوں پر ایمان، ملائکہ پر ایمان اور روزِ جزا پر

Marfat.com

ایمان یعنی یومِ آخر میں ہر ایک اپنے اعمال کا جواب دِہ ہوگا۔ جنّت اور جہنم پر ایمان، یعنی ہر ایک کو اس دُنیا میں اپنے کئے کا صلہ ملے گا۔ وہ اس دنیا میں وہی کاٹیں گے جو انہوں نے اس دُنیا میں بویا ہے۔

اگر کوئی شخص مذکورہ بالا میں سے کسی ایک کو بھی نہیں مانتا تو وہ مسلمان نہیں، چاہے وہ کچھ بھی کرتا اور کہتا ہو۔ ان میں سے کسی ایک کے بارے میں ہلکا سا شک وشبہ بھی اس کے اعمال کو ختم کرسکتا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا پتہ بھی نہ چلے۔

آج کل دین کے مختلف مسائل کے بارے میں کتنے لوگوں نے حجتیں کرنا شروع کر رکھی ہیں۔ بغیر باقاعدہ چھان بین اور تحقیق کے انہوں نے بحث برائے بحث شروع کر رکھی ہے۔ بس چند لوگوں کی باتیں سُن کر جن کا خاص مقصد دین میں اُلجھن پیدا کرنا ہے۔

ان کا طریقہ بڑا پُرفریب ہے۔ وہ قرآن کے بارے میں بہت باتیں کرتے ہیں۔ وہ آیتوں کا حوالہ دیتے ہیں۔ وہ قرأت سے پڑھتے ہیں اور وہ اپنی بات کا آغاز یہ کہہ کر کرتے ہیں کہ ہمارا دین کتنا خوبصورت ہے،

Marfat.com

اور اللہ نے اپنی کتاب ان سب کے لئے نازل کی ہے، جو اُسے سمجھنا چاہتے ہیں۔ یہ بات بالکل درست ہے، لیکن ان میں سے اکثر کے ساتھ مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے، جب کوئی روحانی بات زیرِ بحث آتی ہے۔ تو یہ لوگ منفی رویّہ اختیار کرتے ہیں، اکثر لوگ تو روحانیت سے ہی انکار کرتے ہیں (بقول ان کے) قرآن میں کسی نے بھی ان مسائل کے بارے میں نہیں لکھا ہے۔

اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا کے حالات سے بخوبی آگاہ ہیں اور یہ کہ وہ جہاں کہیں چاہیں موجود ہو سکتے ہیں۔ تو پھر یہ کہتے ہیں کہ کیا آپ ہمیں وہ آیت دکھا سکتے ہیں جس میں یہ لکھا ہوا ہے؟ اگر کوئی کہے کہ نعت اور میلاد میں ذکرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے رُوح کو راحت ملتی ہے، تو یہ کہتے ہیں کہ اس کا ذکر قرآن میں کہاں ہے۔ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ اولیاء اللہ اللہ کے محبوب ہیں اور اللہ ان کی سُنتا ہے، چاہے وہ دُنیا سے پردہ کر چکے ہوں اور یہ کہ وہ ہمارے لئے دُعا کرتے ہیں، تو یہ کہتے ہیں کہ کیا قرآن سے آپ کوئی ایک آیت بھی ایسی لا سکتے ہیں جس میں یہ بات کہی گئی ہے پھر ان کا

Marfat.com

پسندیدہ جملہ سنائی دے گا کہ یہ سب شرک ہے۔
یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھڑے ہوکر ہدیۂ سلام پیش کرنا نعتیں پڑھنا، یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہنا یا مثلاً انہیں اور اللہ کے اولیاء کو پکارنا جس کے معنی انہیں یاد کرنا یہ سب شرک ہے۔ یہ لوگ کتنے نادان کتنے لاعلم اور کس قدر بدقسمت ہیں۔ کاش وہ یہ جانتے، اے کاش وہ صرف اتنا جانتے کہ وہ کس کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ وہ اللہ کے محبوب کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ اور اس بے ادبی کے ساتھ آخر انہیں یہ جرأت کیسے ہوئی! انہیں ایسا کرنے کا اختیار کس نے دے رکھا ہے۔ ان کے خیال میں کیا وہ جانتے ہیں کہ قرآن میں کیا لکھا ہے؟
حضور صلی اللہ علیہ وسلم، اُن کے اہلِ بیت اور اُن کے اولیاء کی شان میں ایک ادنیٰ سی گستاخی بھی ایسے لوگوں کے دلوں سے قرآن کے نور کو فوراً نکالنے کا باعث بنتی ہے۔ قرآن کے تمام معانی کو ان کے ذہنوں سے مٹانے کا سبب بنتی ہے۔ اور یہ صورتِ حال اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ وہ توبہ نہیں کرتے۔

Marfat.com

وہ لوگ جو ایسے حساس معاملات پر بحث کرتے ہیں، وہ قرآن کے اصل اور باطنی مفہوم تک کبھی نہیں پہنچ سکتے۔

قرآن ایسے لوگوں کے لئے بس الفاظ کا ایک مجموعہ ہے، جسے بڑے اچھے طریقے سے پڑھتے ہیں، لیکن یہ الفاظ بھی ان کے حلق سے نیچے نہیں اُتریں گے۔ یہ الفاظ ان کے دلوں تک رسائی کبھی حاصل نہ کر سکیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ بھی اپنی حیات مبارکہ میں فرمایا تھا، آپ نے جو کچھ کیا تھا، آپ کی تمام حدیثیں، آپ کی سُنّت، یہ سب اللہ کی مرضی کے عین مطابق تھا۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ قرآن کی تفسیر ہے۔

جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں قرآن کو مانتا ہوں لیکن میں حدیث یا سُنّت کی پیروی نہیں کرتا وہ منافق ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو یہ کہنے کی جسارت کرتا ہے، کہ مجھے آپ سے محبت ہے، لیکن میرے خیال میں آپ کا نبی ایک عام آدمی تھا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو یومِ میزان پر سب سے زیادہ بدقسمت ہوں گے اس دن اِتنے بدقسمت ہوں گے

Marfat.com

کہ چاہیں گے کاش ہم خاک کا ایک ذرّہ ہوتے۔ وہ چاہیں گے کہ کاش ہم اس دُنیا میں پیدا ہی نہ ہوئے ہوتے۔

وہ چاہیں گے کہ کاش اُن کے مُنہ میں زبان نہ ہوتی جو اس زمینی زندگی میں اتنی بے باکی سے چلتی تھی۔ لیکن افسوس اس وقت ان کی کوئی بھی خواہش پوری نہ ہوگی۔

اے اُمتِ محمدی! اپنے ایمان کو اپنی زندگی کا سب سے زیادہ قیمتی زیور سمجھ کر اس کی حفاظت کریں، اور ہر وقت اللہ سے امان طلب کریں۔ اس زمینی زندگی کے ہر ایک لمحہ اور ہر ایک لحظہ میں۔ میری دُعا ہے کہ اللہ آپ سب کو امان وسکون اور اپنی رحمت سے نوازے۔

آمین!

Marfat.com

صدائے عرشؒ

زیر سرپرستی:

عاشقِ رسولؐ، شاہِ شاہان، خواجۂ خواجگان، قطب العالم،

فقیرِ بے بدل، فقیرِ بے مثال، فقیرِ محمدیؐ، فقیرِ فانی فی اللہ باقی باللہ

حضرت خواجہ شاہ محمدؐ افضل

قادری چشتی (صابری نظامی)، قلندری

المعروف **افضل سرکار** رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com